

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232071**

UNIVERSAL  
LIBRARY









# خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام آخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

مستطاب

# تحفہ اسلام

مؤلفہ

مولوی ابوالحسن محمد سید صاحب بنی القادری واکچشتی

باراول

مطبع نشی نوکل گھوٹو چھا

۱۸۹۷ء



# فہرست کتاب تحفہ اسلام

صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ
۱۵	ذکر فراغت یافتن حضرت آخوند صاحب	۲	در حمد -	۱
	از تعلیم باطنی و تقریر حضرت بردکالت باستانی	۳	در نعت -	۲
۱۶	دولت و جاہ ظاہری حضرت آخوند صاحب	۴	تذکرہ مفسود کتاب و وجہ تالیف -	۳
۱۶	کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب	۵	محقق حالات والدین و گوار حضرت آخوند صاحب	۴
	و مدت تعلیم و ملقین و تعداد مریدان و خلفا	۶	چهار مکاتیب والد ماجد حضرت آخوند صاحب	۵
۱۷	ذکر مجاز بودن حضرت آخوند صاحب	۱۰	نقل اندراج تاریخ خزینۃ الاصفیاء متعلقہ	۶
	بطریق اربعہ شوبہ ہای نسبت ایشان -		حالات حضرت آخوند صاحب -	
۱۹	تذکرہ توجہ حضرت آخوند صاحب نسبت	۱۰	ذکر حالات حضرت حافظ عبد الغفور	۷
	تعلیم اشخاص و عام حالت ایشان -		قدس سرہ مرشد حضرت آخوند صاحب -	
۱۹	منجملہ مکاتیب حضرت آخوند صاحب	۱۲	بشارت ولایت قبل از ولادت	۸
	و وارثہ مکاتیب کہ ہم رسیدند -		حضرت آخوند صاحب -	
۲۵	کیفیت استغراق حضرت آخوند صاحب	۱۳	اجابت دعای مرصعہ حضرت آخوند صاحب	۹
۲۶	بیان اثر توجہ حضرت آخوند صاحب	۱۳	بشارت ولایت بزمانہ صغریٰ	۱۰
	نسبت شاہ محمود صاحب رحمہ اللہ -		حضرت آخوند صاحب -	
۲۹	خدمت آخوند صاحب مشرف شدن شیخ	۱۳	احوال طفلی حضرت آخوند صاحب	۱۱
	شرف الدین محمد زبیر از زیارت	۱۳	ذکر تعلیم حضرت آخوند صاحب و اخلاق	۱۲
	سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم -		ایشان و عقیدت ایشان از حضرت	
۳۰	ذکر واقعہ کہ از ان ازاہل خدمت باطنی		حافظ حسن بصیر صاحب قدس سرہ -	
	بودن حضرت آخوند صاحب پیدا است -	۱۴	ذکر سفر خواجہ مراد الدین خان صاحب	۱۳
۳۰	بر مقام بعید از کشمیر از بلای برن ہلک		برادر کلان حضرت آخوند صاحب از	
	بزد و درون آخوند صاحب چند کس را		کشمیر و از خدمات پادشاہی مشرف	
	بہ تصرف باطنی -		شدن -	

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین
۳۵	واقعہ سلام گفتہ فرستادن بحضرت آخوند صاحب نسبت پیشین گوئی حضرت آخوند صاحب نسبت شیعہ فطووران حسب فرمودہ حضرت۔	۳۱	واقعہ سلام گفتہ فرستادن بحضرت آخوند صاحب نسبت پیشین گوئی حضرت آخوند صاحب نسبت شیعہ فطووران حسب فرمودہ حضرت۔
۳۶	مشترک شدن شیعہ بزیارت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ آخون صاحب۔	۳۱	مشترک شدن شیعہ بزیارت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ آخون صاحب۔
۳۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب۔	۴۱	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب۔
۳۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب۔	۴۲	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب۔
۳۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت نسبت نیادن عبداللہ خان شاہ کاسی بہ کشمیر۔	۴۳	واقعہ متعلقہ کشف حضرت نسبت نیادن عبداللہ خان شاہ کاسی بہ کشمیر۔
۳۹	بتوجہ حضرت آخون صاحب از زیارت حضرت محمد دوم مشرک شدن شیعہ۔	۴۴	بتوجہ حضرت آخون صاحب از زیارت حضرت محمد دوم مشرک شدن شیعہ۔
۳۹	واقعہ متعلقہ تاثیر توجہ حضرت آخوند صاحب۔	۴۵	واقعہ متعلقہ تاثیر توجہ حضرت آخوند صاحب۔
۳۹	واقعہ زندہ شدن مرغ مرده بتوجہ حضرت آخون صاحب۔	۴۶	واقعہ زندہ شدن مرغ مرده بتوجہ حضرت آخون صاحب۔
۴۰	واقعہ سلامتی عاقلہ از مملکت حبس لادت بتوجہ حضرت۔	۴۷	واقعہ سلامتی عاقلہ از مملکت حبس لادت بتوجہ حضرت۔
۴۰	مطلع شدن حضرت آخون صاحب بخاطر خواجہ رسول وجواب آن۔	۴۸	مطلع شدن حضرت آخون صاحب بخاطر خواجہ رسول وجواب آن۔
۴۰	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب در ہائی مجبوس بتوجہ حضرت۔	۴۹	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب در ہائی مجبوس بتوجہ حضرت۔
۴۱	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت سخی بابا۔	۵۰	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت سخی بابا۔
۴۱	تعبیر خواب محمد طایر کہ حضرت آخوند صاحب ارشاد فرمودند۔	۵۱	تعبیر خواب محمد طایر کہ حضرت آخوند صاحب ارشاد فرمودند۔
۴۱	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت شیعہ۔	۵۲	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت شیعہ۔
۲۵	واقعہ سلام گفتہ فرستادن بحضرت آخوند صاحب نسبت پیشین گوئی حضرت آخوند صاحب نسبت شیعہ فطووران حسب فرمودہ حضرت۔	۳۱	واقعہ سلام گفتہ فرستادن بحضرت آخوند صاحب نسبت پیشین گوئی حضرت آخوند صاحب نسبت شیعہ فطووران حسب فرمودہ حضرت۔
۲۶	مشترک شدن شیعہ بزیارت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ آخون صاحب۔	۳۱	مشترک شدن شیعہ بزیارت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ آخون صاحب۔
۲۷	واقعہ ضیانت آخوند صاحب بہ بارگاہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ تقرق حضرت آخون صاحب در علی مسافت۔	۳۲	واقعہ تقرق حضرت آخون صاحب در علی مسافت۔
۲۹	بعد وفات حضرت آخون صاحب دیدن محمد کرجب حضرت راجات حیات و گفتار ایشان بہ تقرق حضرت آخون صاحب مکہ کفرق عے شد از ان برآمد۔	۳۳	بعد وفات حضرت آخون صاحب دیدن محمد کرجب حضرت راجات حیات و گفتار ایشان بہ تقرق حضرت آخون صاحب مکہ کفرق عے شد از ان برآمد۔
۳۱	واقعہ فریاد درخت نر و آخون صاحب و تنبیه باغبان۔	۳۴	واقعہ فریاد درخت نر و آخون صاحب و تنبیه باغبان۔
۳۲	واقعہ متعلقہ علم آخوند صاحب بخطورات خواطر۔	۳۵	واقعہ متعلقہ علم آخوند صاحب بخطورات خواطر۔
۳۳	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب۔	۳۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب۔
۳۴	واقعہ متعلقہ قوت باطنی و تقرق آخون صاحب۔	۳۵	واقعہ متعلقہ قوت باطنی و تقرق آخون صاحب۔
۳۵	واقعات متعلقہ تقرق آخون صاحب در اعانت مریدان بہ قوت باطنی۔	۳۵	واقعات متعلقہ تقرق آخون صاحب در اعانت مریدان بہ قوت باطنی۔
۳۶	واقعہ متعلقہ اثر توجہ باطنی آخوند صاحب۔	۳۶	واقعہ متعلقہ اثر توجہ باطنی آخوند صاحب۔
۳۷	واقعات متعلقہ کشف حضرت آخوند صاحب۔	۳۷	واقعات متعلقہ کشف حضرت آخوند صاحب۔
۳۸	واقعہ تقرق حضرت آخوند صاحب نسبت بطنی۔	۳۷	واقعہ تقرق حضرت آخوند صاحب نسبت بطنی۔

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین
۴۴	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۴۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۵۳	اثر نظر جلالت اثر حضرت آخون صاحب
۴۵	زن عقیقہ بتوجہ حضرت آخون صاحب و پیرانہ	۴۶	زن عقیقہ بتوجہ حضرت آخون صاحب و پیرانہ	۵۴	بر ملازم صوبہ واکرشمیر
۴۵	بتوجہ حضرت آخون صاحب از آوندے	۴۶	واقعہ متعلقہ کاملیت حضرت آخون صاحب	۵۴	واقعہ متعلقہ کاملیت حضرت آخون صاحب
۴۵	۳۱ دوازده سال غلہ روزانہ یک خانہ برآمد	۴۸	صحت آسیب زدہ بتوجہ حضرت آخون صاحب	۵۶	از اولیای زمانہ خود زبانی روح حضرت
۴۶	حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ	۴۹	حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ	۵۷	شیخ نور الدین صاحب قدس سرہ کہ از اولیائے کرام اند۔
۴۶	محمد شاہ بہ خلیفہ خود پیامی دادند۔	۵۰	واقعہ خواب شیخ شرف الدین محمد کہ از ان ترقی حضرت آخون صاحب ظاہر میشود۔	۵۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب
۴۶	بعد وفات حضرت آخون صاحب از مرض۔	۵۱	بیان فرمودن حضرت آخون صاحب خدمت العالم در خواب بشیخ محمد صدیقی۔	۵۶	از توجہ حضرت آخون صاحب مرض زمین خواجہ محمد بنی بطرفہ العین رنج شد۔
۴۶	بعد وفات حضرت آخون صاحب از مرض۔	۵۲	بعد وفات حضرت آخون صاحب از مرض۔	۵۷	بقصر حضرت آخون صاحب عبدالوہاب جویش نویس گردید۔
۴۶	بعد وفات حضرت آخون صاحب از مرض۔	۵۳	بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب در خواب بر اکبر شاہ صاحب۔	۵۸	تقریر حضرت آخون صاحب نسبت تعمیر مقبرہ۔
۴۶	واقعہ گردانیدن روی اکبر شاہ صاحب از طرف قبلہ بطرف مقبرہ آخون صاحب	۵۴	واقعہ گردانیدن روی اکبر شاہ صاحب از طرف قبلہ بطرف مقبرہ آخون صاحب	۵۹	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت بیماری۔
۴۶	حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ محمد زمان گلذیب بیان غلط فرمودند۔	۵۵	حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ محمد زمان گلذیب بیان غلط فرمودند۔	۶۰	تقریر حضرت آخون صاحب نسبت مرینح وصحت او۔
۴۸	مریدی داد اعتقاد حضرت بوجہ موت عزیز می شبہ پیدا شدن از گفتگوے متونی در خواب بنح شبہ۔	۵۶	مریدی داد اعتقاد حضرت بوجہ موت عزیز می شبہ پیدا شدن از گفتگوے متونی در خواب بنح شبہ۔	۶۱	رنج جنون محمد اسماعیل شاعر بتوجہ حضرت آخون صاحب۔
۴۸	در خواب خواجہ امان اللہ را خبر دادون واقعہ ہدایت نمودن حضرت۔	۵۷	در خواب خواجہ امان اللہ را خبر دادون واقعہ ہدایت نمودن حضرت۔	۶۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین زبانی غلام شاہ بوقت مراقبہ حضرت آخون صاحب قبل از اظہار و بیان آن زبانی حضرت۔
۴۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۵۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۶۳	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب
۴۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۵۹	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۶۴	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب

ردیف	خلاصه مضامین	ردیف	خلاصه مضامین
۴۸	واقعہ انتقال حضرت آخون صاحب - ۴۸	۸۸	واولاد و وعدہ السلاک شجرہ کامل و نقشہ مشتمل بر احوال مختصر تمامی نسل حضرت آخون صاحب - ۵۰
۴۹	تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب - ۵۰	۸۹	تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴
۸۰	تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴	۹۰	ذکر کدخدائی خواجہ مویہ الدین خان صاحب - ۶۸
۸۱	ویرادمان الیشان و ازدواج اولاد - ۵۵	۹۱	واولاد ایشان - ۶۹
۸۲	مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی ہر دو فرزند ان حضرت و قائم مقامی آنها بعد وفات حضرت و تذکرہ اولاد و انتقال بنیاد - ۵۵	۹۲	تذکرہ وفات مولوی خواجہ مویہ الدین خان صاحب - ۶۹
۸۳	تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت آخون صاحب - ۵۷	۹۳	تذکرہ حالات خواجہ امین الدین خان - ۷۰
۸۴	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ امین الدین خان و خواجہ مفتی معین الدین خان - ۵۸	۹۴	تذکرہ خواجہ معین الدین خان صاحب - ۷۳
۸۵	تذکرہ نسل خواجہ حبیب الدین خان صاحب - ۵۹	۹۵	تذکرہ شجرہ حضرت آخون صاحب - ۸۷
۸۶	تذکرہ حالات اولاد خواجہ مجید الدین خان و خواجہ محی الدین خان - ۶۰	۹۶	از حضرت آدم علیہ السلام تا اینوقت و تفصیل افراد طبقات از حضرت آخون صاحب و مختصر حالات افراد - ۸۷
۸۷	تذکرہ اولاد خواجہ رشید الدین خان صاحب - ۶۱	۹۷	بیان احتیاط مولف در تالیف کتاب و خاتمہ - ۱۰۴
۸۸	ذکر کدخدائی خواجہ سید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب - ۶۸		

# خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

میں سے بہ

## تحفہ اسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن محمد سید صاحب حسنی القادری واکچشتی

بار اول

مطبع نقشبندی نوکل شکر گنجیون چھا

۱۸۹۷ء



بسم الله الرحمن الرحيم

حکمه منزه اور حمد و ثنا آن ذات موجود مطلق است که ازلی و قدیم یگانه بی همتا و ابدی است - بذات خود موجود و معین حقیقت وجود است بحیثیت اطلاق و تجرد یکتا و نهایت بی نام و بی نشان است و بدین حیثیت حق است و بحیثیت تلبس اعراض و تشخصات نامحدود و کثیر که مینماید خلق است - ذات و الاصفات ازلی الحقا و ابدی الظهور است همیشه بعد ظهور خفا و بعد خفا ظهور فرمایند و بدو وقت ظهور ظاهر حق عالم می نماید و باطن عالم حق می باشد -

بجز اغیر خدا در دو جهان غیر می نیست | بی نشان است که از نام و نشان چیزی نیست

تمامی عوالم مع افراد موجودات که اجناس و انواع آنها لایقند و شخصی و صفات آنها از شمار بیرون همه ممکن الوجود اند - و تمامی ممکنات در وجود خود محتاج ذات واجب الوجود اند - بنحیر ذات واجب الوجود وجود ممکنات ناممکن است پس بدو ممکنات و مرجع آنها صرف ذات واجب الوجود است و حقیقت ممکنات نیز ذات واجب الوجود است پس ازین ظاهر است که وجود ممکنات وجود حقیقی نیست بلکه وجود اعتباری است - و وجود ذات واجب الوجود وجود حقیقی است و ممکنات گویا اعراض آن جوهر الجواهر و حقیقت الحقایق اند - که صفت ظاهری او وجود و صفت باطنی او امکان است و انیمه تشخصات و لغینات و خواص مخصوصه باهالات نیاز همه شیون ذاتیه واجب الوجود اند - که در وحدت ذات او مندرج و مندرج بودند - و ازین ثابت است که فی الخارج ما سوا ی حقیقت واحده چیزی نیست و همان حقیقت واحده بنظر عوام بچو شیون و البسه و تشخصات و لغینات و صفات نامحدود و کثیر مینماید - و ذات واجب الوجود در مظاهر ممکنه جلوه فرماست ازین هویداست که در حقیقت موصوف صفات مظاهر ممکنه آن ذات موجود مطلق است که از اطلاقی و مظاهر ممکنه جلوه فرما شده است نه مظاهر ممکنه -

از جهان واجب تا امکان | هر چه از پیش از خفا و عیان | او بهار است این جهان رنگش | اوست قانون جمله آهنگش

اگر در صفات و حالات و تکوین افراد موجودات عالم غور کرده شود فردی نیست که ظهور آن بر حکمت باشد آن



حکیم مطلق مبنی باشد و حالات عجیبہ صفات غریبہ و کمالات نامحدود و ندارد۔ و بالا نفرد فہم امور مذکورہ نیست  
فردی و دشوار بلکہ ناممکن است۔ و مجموعاً بما لحاظ جملہ حالات مستحق چندین محامد شمر دن ممکن است کہ شمار آن از معلومات  
انسانی بیرون است چون نیست فردی انسان از محامد کاملہ قاصر است۔ کجا جملہ افراد موجودات عالم کہ علم از انواع و  
اقسام آن از علم بشری خارج است و کجا موجودات عوالم کہ از انواع و اقسام آنها و از اوصاف و کمالات آنها  
غریبہ آنها بجز ذات باری احدی مطلع نیست چون عجز انسان بحدیست کہ از مظاهر ممکنہ نسبت منطری ادا رک  
حالات بالا نفرد او را دشوار بلکہ ناممکن است پس چنان اوست نسبت صفات و کمالات آن اندازہ محامد کردن نمیتواند  
و کجا در علم انسان وسعت معلومات محاسن جمیع مظاهر ممکنہ ازین ثابت است کہ علم انسان از معلومات محاسن  
ظہور آن ذات محض قاصر است بر محاسن ظہور حمد و ثنا چندین کہ باید کی کردن میتواند و کجا محامد و محاسن خفا۔ پس  
ازین ثابت شد کہ حمد و ثنائی باری چندانکہ واقعی است از ان شملہ انسان ادا کردن نمیتواند و در حقیقت آن  
ذات محترم شایان چندین حمد و ثناست کہ حد آن در علم اوست۔

یا ابدی الظہور یا از لے الخفا	اؤر کہ فوق النظر حسنک فوق الثنا
-------------------------------	---------------------------------

حقیقت آن ذات والا صفات بوجہ اطلاقی در ذات موجودات چنان ساری است کہ گویا او عین ذات  
است چنانکہ آن ذات در ذات عین بود و علی ہذا صفات کاملہ او در جمیع صفات موجودات چنان ساری  
اند کہ گویا آنها عین صفات اند چنانکہ آن صفات در ضمن صفات کاملہ عین صفات بودند۔ گو صفات غیر ذات  
می نمایند لیکن بحیثیت تحقق و حصول عین ذات اند بچہ کہ صفات بحسب مفهوم بذات منتفی می شوند و همچنین  
بحسب تحقق بحقیقت منتفی میشوند و بدین معنی عین ذات موجود اند کہ وجود تعدد و تمیز دارد بلکہ ذات موجود  
یکی است گویا و صفات و اعتبارات کثیر باشند۔

چشم حدت کبشا سجد منجا کیست	کفر و اسلام کی کتبہ بنجا کیست	جہد چون ہر ہر خانہ تمام چکنم	صاحب پر ورم منجا کیست
پیش سرکش خمیائے فیض توحید	میکشش ساقی وینامی وینا کیست	گاہ از کسوت شاہ گوی ذوق گدا	میکند جلوہ ولی پیکر بانا کیست
	و در حرف محکمہ نظر دارم و بس	پیش من شمع گل و بلبل پرا کیست	

ای آفتاب انور ظہور و شمع شبستان خفا سہا ہند و طہیدن است با آنکہ صبح پرودہ خود نمائی بر خود نہ دریدہ و نفوذ حق اندھا  
در سوزن است با آنکہ نقابی از چہرہ دلربائی باز نہ فرمودہ۔

بی نقاب آن جمال نتوان دید	در رخش جز قتال نتوان دید	آفتاب است در ظلال نہان	از بغیر از ظلال نتوان دید
---------------------------	--------------------------	------------------------	---------------------------

ذات والا صفات بچندین اسما موسوم است کہ تعداد آن از علم انسان بیرون است و بجز ذات  
مقدس صفات از تعداد آن کسی واقع نیست و ظہور آن ذات در مظاهر ممکنہ بحیثیت اسمائی است

و اسما با هم متقابل و متضاد اند لهذا مظاهر هم متضاد اند و این نامناسب بود - که اهتمام اضداد از چند متعلق  
 میشود لهذا سبده فیاض از قدرت کامله خود در منظر بی جمیع اسما و صفات ظهور فرمود و او را در عالم ظهور بخلافت خود  
 ممتاز ساخت که آن انسان است - لیکن در افراد انسان هم تفاوت در ارجح و صفات مختلف ظهور فرمود - بعضی  
 افراد ظهور صفات بطور غیر معمولی زاید و زاید تر و کامل و کامل تر بطور آمد - و اینها بدین تبار از شرف و اشراف ترین  
 بنی نوع انسان شدند و موسوم به اولیا و مرسلین و انبیا علیهم السلام گردیدند و بالاخر منظر اکمل اتم یعنی حضرت  
 خاتم الانبیا سیدنا و مولانا محمد المصطفی صلی الله علیه و آله و سلم ظهور فرما شدند که بجا ظاهر و بجا کمالیت بر تمامی مظاهر  
 کامله شرف کامل میدارند - و بدین وجه در مظاهر ممکنه بی همتا و بی مثال اند و وجه شرف آنحضرت صرف همینست  
 بلکه کامل تر و وجه شرف آنست که در تجلی علمی غیبی آن ذات موجود مطلق اولاً از اطلاق درین تعین جلوه فرما شده است  
 بدین وجه در تجلی شهادت وجود و بعد تمامی مظاهر کامله ظهور این منظر اکمل و اتم شده است و چون این امر ثابت است  
 که در تجلی علمی غیبی ابتدائی ظهور این منظر است پس ازین ظاهر است که بلا واسطه این منظر اتم افاضه وجود دیگر  
 مظاهر شده است درین صورت بغیر تسلیم این امر چاره نیست که کدامی منظر از مظاهر ممکنه از نور این منظر اتم  
 خالی نیست و در موجودات عوالم موجودی نیست که در نور این منظر اتم ساری نباشد - بدین اسباب نسبت  
 آنحضرت ارشاد ذات و الاصفات آنست که لولاک لما خلقت الافلاک - و بدین تخصیص سرور کائنات منصوب القاب -  
 ما رسلناک الا بشرا و نذیرا - و مخصوص بخطاب - ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی - شدند ازین شرف  
 سرور عالم بر جمیع انبیا ثابت است پس در حقیقت خلیفه اکمل الحقیقت صرف ذات سرور کائنات بود -  
 که در محامد و محاسن آنحضرت انسان بوجوه و معلومات محض قاصرست و ذات آنحضرت چند آنکه مستحق محامد است -  
 از ان هیچ ادا کردن نمیتواند - پس بر جناب رسالت آید محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بدو نام محدود  
 اختصار میکنم چه که آن تحفه کجا میسرست که لایق پیشکش خدام ذوی الاحترام باشد و آن هدیه کجا هم بدی که  
 لایق شان بندگان عالی مقام باشد جز آنکه در نعمت آن سرور عالم و بان بجز کشتاییم و اعتراف بقصود مغذوری نایم -  
 چاره نیست -

مفلسم تحفه ندارم بیش ازین	بجز صلوة و خیر سلامی شاه دین	از کرم بکشتایم سوی من نظر	لطیف کن بر حال این مسکین مگر
یا شفیع المذنبین عالم بین	بر درت نامید و یا یوسم بین	ای حبیب حق بحق شوق منم بین	تا ز بطلان دوی آیم بیرون
تا تا بدور دلم خورشید بود	و بر همه ذرات بنم روی و	تا با بکلی محو گردم سوئے حق	تا بچشم حق به بنیم روی حق
اللهم صل علی آله مقبوسین شوارق کماله و بوارق جماله و اصحابه اجمعین بر حتمک یا ارحم الراحمین	بعد ازین هر چه مقصود بیان است - تذکره منظر ذوی شان است -		

که در سنه یک هزار و هشتاد و شش هجری جلوه فرمای عالم ناسوت شده - مخاطب بخطاب قدوة الاولیاء  
پیشوای اکابر اهل یقین جامع کمالات شریعت و طریقت محقق ولایت و حقیقت برگزیده اولیای  
زمان ممتاز اتقیای دوران مآتباب فلک هدایت آفتاب آسمان ولایت شیخ الاسلام سید الانام  
حضرت آخون خواجہ عبدالسلام حسنی النقشبندی گردید - از فیضان علوم ظاہریہ و باطنیہ لایبشمار تہمین  
بدرجہ کمال رسیدند و کاملین ہم فیضیاب شدند و ہمہ کسان منافع اقسام و انواع حاصل نموده خوشحال گردیدند  
گو حالات آنجناب که نہایت عجیب و غریب بودند - بشمار اہل عصر آنجناب بحسب معلومات خود طبقہ کرده بودند  
و تدوین مکاتیب آنجناب ہم بعض اصحاب نموده بودند - و تصانیف آنجناب ہم دران زمان بسا شایع و مقبول  
خاص و عام بودند لیکن چونکہ دران زمان کدामी طریقہ اشاعت کتب نبود عموماً بقول قلمی مستعمل بودند - کہ از  
تغیرات زمان و تاخت و تاراج سلاطین و دران و تباہی بلاد و اہل بلاد در و دو صد سال ہمہ تلف گردیدند  
و الحال چیزی ازان ہم رسیدن دشوارست - و در نسل آنجناب ہم بدوہ مذکورہ ہمہ کتب باقی نمانده لیکن  
تا ہم یادداشت انسب و بعض تحریرات و مکاتیب و بعض کتب چنین موجود اند کہ ازان بالا بحال از حالات  
و از بزرگان و اولاد آنجناب آگاہی ممکنست - و چونکہ عادت زمانست کہ از عروج بد نزول میرسانند و از  
تنزل بہ ترقی می برو و این مدو جزر و ریزہ نمایانست پس بحسب عادت زمان و در نسل آنجناب ہم تغیرات  
پیدا شدہ ہمہ کسان متفرق شدہ بر سکونت بلاد مختلفہ مجبور گردیدند و از تغیرات نوبت بعدی رسید کہ در بیان  
اکثرین تغیرات پیدا گردید - و بیشتر کسان اقربای خود را نمیدانند و بیشتر کسان از قلت معلومات این ہم نمیدانند  
کہ از کدام نسل اند و اسمای بزرگان اینہا چیست - و حالات بزرگان اینہا چہ - پس ضرورت این داعی  
است کہ ہرچہ در نسل آنجناب موجودست آن ہمہ در کتابی منضبط کردہ شود - و بذریعہ الطباع شایع  
کردہ آید کہ از تغیرات زمان از تلف محفوظ ماند - و ہمہ پس ماندگان و واراد نمودن ازان مجتمع فیضیاب  
شوند و ساکنان بلاد مختلفہ از یگانگت باہمی خود ہا مطلع شوند و آنہا کہ از قلت معلومات نمیدانند کہ از  
کدام نسل اند مطلع شوند و از بزرگان خود آگاہ گردند - لہذا بدین وجہ من متوجہ این مرشد م و ہر آنچہ  
بہم رسید بدین کتاب منضبط نمودم و این کتاب را موسوم بہ تحفۃ الاسلام نمودم -

مختصر حالات والد بزرگوار | والد بزرگوار جناب آخون صاحب سرور ارباب توحید پیشوای اصحاب تجرید  
حضرت آخون صاحب | مجمع علوم شریعت منبع معلومات حقیقت معدن جواہر ہدایت مخزن کمالات  
زبدۃ العلماء الراستخین قدوة الفضلاء المتبحرین عمدة السالکین فخر الاولیاء سید الانام حضرت  
خواجہ شاہ مسعود حسنی النقشبندی رحمہ اللہ بودند کہ ولی مادر زاد و معزوب سالک و از اکابر

خلفای حضرت حافظ عبدالغفور پشاورى رحمه الله و از اکابر علما و اولیاى س وقت خود بودند - جناب ممدوح در پشاور سکونت میداشتند و تعلیم علوم ظاهرى و باطنی میفرمودند - و به تعلیم حضرت بیشمار اشخاص در علوم ظاهرى و باطنی کامیاب شدند و بمنافع بیشمار از جناب موصوف مستفید گردیدند - گویشتر از حضرت ممدوح واقعات غوارق عادات بظهور آمدند لیکن یادداشت تلف شد ازین جهت در تذکره تفصیل آن معذوریست از حضرت ممدوح جناب حافظ عبدالغفور پشاورى از حد محبت داشتند حضرت ممدوح جناب رادر فرزندی خواستند و نیز خواهرش این امر کردند - که بجلعت قائم مقامی خود مفخر و ممتاز سازند لیکن جناب موصوف قبول نکردند - ازین واقعه اندازه علوم مرتبت آنجناب تواند شد حضرت ممدوح چهار فرزند میداشتند - نام نامی فرزند کلان - سید مراد الدین خان صاحب بود - که برادر کلان حضرت آخون صاحب بودند - و نام برادر خرد حضرت آخون صاحب ملا خواجہ عبدالکریم صاحب بود و فرزند اصغر آنجناب خواجہ محمد ابراهیم صاحب بودند - جناب ممدوح بعمر طویل در پشاور از جهان فانی بعالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره مرشد خود (یعنی حضرت حافظ عبدالغفور صاحب پشاورى رحمه الله) مدفون گردید -

چهارمکاتیب والد ماجد | چهارمکاتیب حضرت خواجہ شاه مسعود حسنی نقشبندی رحمه الله موسوم به جناب حضرت آخون صاحب | خواجہ مراد الدین خان صاحب مرحوم فرزند اکبر که با سنا و غیر هم رسیده اند در ذیل مندرج اند

### مکاتیب (۱)

نور ابصار من سید مراد الدین خان سلمکم الله تعالی -  
زبان میر عنایت الله صاحب دریافت شد که در قلب شما گرانی ذکر است و طبیعت شما گران از ذکر یعنی از ذکر چهار ضرب و خلوه و متخیله و مدر که تکاملی و تساهلی میفرمایند جان من دور افتاده قریب به افتاد رسید و در چهار ضرب کمالت نمیکند پس عجب است که ایشان طبع خود را بر خود غالب کردند خیر مضی یعنی استقبال را ذکر چهار ضرب موقوف ندسازند و صحبت مرزا جمیل بیگ صاحب غنیمت شمارند و صبح و شام مع هر دو فرزند ان نرینه به تخلیه شسته باشند و تکاسلی بکار نبرند که خوب نیست -

### مکاتیب (۲)

نور ابصار من سلمکم الله تعالی -  
در وقت نوشتن خط برای شما معلوم شد که در قلب شما گرانی ذکر است - شاید در فکر فناء و فنا و انفس افاق و قنار لطایف و عناصر بدنی و خلوه و لطایف و خلوه و متخیله و مدر که دل نمیدهند هر دو کار

باید کرد- یعنی فکر و روزی و فکر ترقی سلوک ابن کلمه حضرت پشاور می ست که برای عنایت الله نوشتند از پشاور در کشمیر-

مکاتیب (۳)

نور البصار من سلک الله سبحانه-

و دو فرزند نرینه سلامت باشند مبارکباد- متکلم الله تعالی بطول الاعمار و حسن الاعمال- از میرزا صاحب دعای خیر کنانید بشری لقا بنجر الاقبال ما و عدا به و کوب المجد من افق العلی صعدا- تربیت اولاد و اتباع سنت لازم بگیرند و آدم بهما ز گنج مقصود نشان به از حقیقت ارشاد زبانی میسرزا جمیل بیگ سلهم الله سبحانه مفصل نوشتید خوب کردید- خاطر خوش شد صحبت ایشان را از نعمتهای غیر مترقبه و از منتقامت بدانید و شکر بجا بیاورید که شمارا به پشاور و لاهور رسیدن نمیشد حق تعالی ایشانرا بدار اخلافت رسانید و اذک علی الله بجزیره- این بعینه آن می ماند که جناب حضرت خواجہ یوسف همدانی که سر حلقه خواجها اند روزی خطرہ شد که جائے باید رفت مقصد معین نشد بعد استیلا می آن سوار شدند و عنان مرکب همون طور گذاشتند بویران رسیدند مسجدی بود پیش قبر آن مسجد مرکب استاده فرود آمد و بمسجد درآمد جوانی در آن مسجد مراقب بود چون سر برداشت سلام علیک گفته جوان مشکل که در طریق داشت ازان از جناب حضرت سوال کرد حل شد بعد حضرت گفتند که ای جوان وقتی که شمارا در طریقت مشکلی افتد ما آنجا می توان آمد- جوان گفت که هرگاه مشکلی پیش می آید هر سنگی برای من خواجہ یوسف همدانی خواهد شد- لیکن این نصیب مرا و آن ست که مریدان را بدو بر بدست می آید-

کار آسان نیست با درگاه او	خاک می باید شدن در راه او
---------------------------	---------------------------

مصرع آری دهند لیک بخون جگر دهند

طریقه حضرات که رویه مشقت دارد که ازین سه چهار بیت معلوم میشود-

سالکادانی طریق راه چیست	و اما بانفس خود بودن بحرب	تو خود از خون دل کردن مدام
ترک کردن لقمه شیرین و چرب	خانه تاریک و بیداری شب	معدۀ خالی و ذکر چار ضرب

و طرق دیگر مشقت بین بین دارند- طریقه نقشبندیہ اسهل است خصوصاً آنچه باین فقیر رسید صاحب رخصات خواست که بعزم ملازمت حضرت خواجہ احرار مسافر شود از خدمت مولانا عبد الرحمن حاجی استیذان کرد ایشان گفتند که شما آداب ملازمت و صحبت حضرت خواجہ نمیدانید مار قعہ می نویسم

برای یکی از دوستان خود مولانا قاسم نام ایشانرا اول دریابید و تعلیم آداب محبت کنید بعد از آن ملتزمت خواهید گشت  
مولانا قاسم رقعہ را بر چشم مالیدند و آداب گفتند از انجمله همین بود کہ حضرت ایشانرا سبب دولت دنیا بسیار  
روی داد و پرداخت طالبان بظاہر محبت و تعلیم و تعلیم نمی شود حالاً ہر کہ خواهد کہ از ایشان استفادہ و متفاضلہ کند  
جز طریق رابطہ صورت ندارد و کہ دل بدل ایشان بند و طالبان از اطراف عالم آمدند۔ چون زین فائق آگاہ نشدند  
محروم رفتند و ما دین شصت سال ازین اسرار پیش کسے لبث کشودیم مگر امروز کہ با شما گفتیم کہ رقعہ مولانا  
غرض است در شجاعت پہنید کہ این نقل را دیدیم ہر حافظہ اعتماد نیست خطا شدہ باشد غرض از تمہید این مقدمہ  
آنست کہ ابتدای نسبت میرزا صاحب غلو و تخیل بود کہ در قدما اکثر بود یک آئی می بود و در ایشان دایم و  
اوسط ایشان بخوبی بود کہ محض نیافت ست از نہایت ایشان چہ و نمودہ آید الحال در افادہ و استفادہ بطور  
مسدودست آنرا بابتدای التفات از ایشان حاصل باید کرد و طریق افادہ و متفاضلہ ہم از ایشان متفسار باید کرد  
بروجہی کہ از ان شائبہ جدال ظاہر نشود کہ ایشان با کتاب آشنائی ندارند در سجتہ الابرار مولوی حاجت سی  
فاصلی دادے بر ہمان پیاپی | دریابان جدل جان فرسائے | از روشنی پر سپید کرد خدرا بچہ شناختہ۔  
گفت من غرق شنا ساویم | نیست کاری بشنا ساویم | کار من نیست کہ کس را بجدال  
رو غایم بحد اسے متعال | ہر کہ پے پر پے من بشتابد | ہر چہ من یافتہ ام وہم باید  
در پیش آداب قدرت و آداب دل رعایت آداب مزورست اگر چہ بنا بر محبت من شمارا دوست میدانند  
لیکن حفظ آداب ضرورست کہ نور علی نورست۔

آداب انفس ایہا الاصحاب | طرق العشق کلمہ آداب |  
این نقل را باین رنگ اظہار نخواہید کرد کہ مباد ازین تنصیص بزرگی مفہوم شود و اگر ضرور باشد انہار  
این مطلب بزرگ دیگر باید کرد کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدینہ رسیدند۔ بر اسے اہل مدینہ منورہ  
والا کل اہل مدینہ کجا بکہ میر رسیدند قال اللہ تعالی (لایسأل عما یفعل وہم یسألون) حضرت مایکنند  
ای پسر چون ترقی باطن شود ترقی ظاہر شود۔

مکاتیب (۴)

سکرم اللہ سبحانہ و لا قاکم۔

بعد سلام مسنون احوال فقیر بخرست۔ میر عنایت اللہ صاحب بعد دو ماہ رسیدند۔ اکثر امور  
بزرگان گفتند۔ سلامت ہمہ معلوم شد حضرت مایگفتند کہ با کسی نیستیم مگر کسی با ما بد باشد او داند۔  
این سخن چہ در آقاربست و چہ در مصاحبان جواب آنست۔ از مبدای گویم حق تعالی بود کنز مخفی



و از مخلوقات چیزے نبود۔ از عدم عالم را بیرون آورد و مخلوق کرد یعنی عالم را نسبت به وجود او کان آمد و کمین معشای۔ بی آنکه عالم را در آن اختیار می باشد که اختیار فرع وجود نبود اختیار را زکجا باشد جامه ندامت و امن از کجا آدم از نیت حضرت آدم ذریات را بر آورد و بی گفتند۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ مَا رَاَیَا دَنَانِد و شادان بران منصوب کردند۔ بعد آن در کشتی حضرت نوح محمول کرد و بار ما معلوم نیست۔ از کتاب سنت یقین شد این از پیغمبران است علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات و در امت مرحومه۔ گنیم خیر اُمّیہ در شان ایشان است در هر زمانی اولیا را شرف کرد علماء و اہل کانی بنی اسرائیل۔ و از منکران در پرده داشت اولیا فی تحت قبائی لا یرفہم غیرے۔ غرض ازین نوشته آنکه فضیلت حضرات انبیا و اولیا ثابت است حضرت حافظ عبدالغفور صاحب مرشد کاتب حروف ولی مادر زاد و از حاجی حرمین شریفین حاجی محمد اسمعیل صاحب بچد بات احرار یہ مشرف شدند و از حضرت سعدی صاحب لاہوری آن یافتند کہ ما فوق آن تصور نیست و از سینه های حضرات ہمہ یافتند و طرق حضرت شاه نقشبند و حضرت خواجہ احرار و حضرت مجدد در ضمن کلام و ذکر طرق بیان میفرمودند و این فقیر را بغلامی قبول کردند و بنفزندگی خواسته بودند و فقیر نخواست بلکه حضرت مرحوم و غیر ہم الحال گویا فقیر را بجای خود گذاشتند کہ محبت فقیر بسیار داشتند و زیارت و حج میخواستند و بجای خود نایب منابی میخواستند۔

ما کلاماً ستیمنے المرید پر کہ | انجری الریح بالما تشتی السیفن |

در باب حج الہام شد کہ (ست آیو راہ سین قصد یح پاؤنگے) بزبان ہندی شنیدہ ام و نایب شتاب ہم نشدم و آمدن مکہ بشیر ہم نشد و لیکن مسجد کلان ساخته آمد در محلہ خود بلوچ پورہ از زرنیا میان منظور کہ ناظر عمرہ بود۔ و فقیر در ہیج امرے دل نداده نہ در مطالعہ و حفظ کتب از تفسیر و حدیث و قراءت و فقہ و تصوف و عربیت و نہ ریاضت گویا مجذوب مادر زاد بودہ ام۔ چہ توان کرد مرا چنین آفریدند آن ایشان اند و من چنینم۔ یارب۔ و حضرت مرشدی کشف کوئی و کشف قلوب را مضروا ستہ اند و این راہ بند کردہ منع کردہ اند این احوال کہ نوشتہ ام برای آنست کہ ما از کشمیر کہ برآمدہ بودیم بقصد ملک کن برآمدہ بودیم بار سلطان خان کہ جغتائی خان شدہ بامید مدد معاش کہ از دکن حاصل شود۔ بہ پشاور و کابل آمدیم۔ در پشاور از مردم لکھا بودند فقیر را نظری از فضل الہی از نظر بای حضرت مرشدی نصیب شد کہ قطعی منجی ست احوال خود را ہیچ نمیدانم چون تولد شدیم ہمیشہ بعض بودم و چون کلان شدم و بالغ شدم۔ بچنین بودم۔ حضرت مرحوم کلان کسب بای بسیار کردند از نوکری و تجارت و کسب علوم کردند۔ و مرا تابع خود کردند و الدین مرا بر لے خواندن گذاشتند۔ و تابع برابر کلان کردند تا آنکہ بار سلطان خان سفر بہ نیت و قصد دکن اتفاق افتاد و روانہ کابل شدیم و نظری از حضرت مرشدی نصیب شد کہ غفل آن از ہزاران ہزار بہ کسے کم نصیب شدہ باشد و از فقیر ہیج کار درست نہ شد چہ فقہ و چہ حدیث و چہ قراءت

و چه تفسیر و تصوف و چه ریاضت حضرت مرشدی سلوک مرا آسان فرمود و عمر و نسبت تزویج فقیر در خانه مرشدی شد  
والله شاکر خواهرزوجه میرزا جمیل بیگ صاحب صوفی بود که از قبیله عرب بود یکی از یاران مرشدی مرا گفت که این  
نصیب شماست و در این خرفاء عرب بربادشان بندگان و دختر نمیدهند حضرت سلوک تسلیم مرا آسان فرمود  
و مشکل همه آموختند و فقیر را گفتند که از اصطلاح هر کسی واقف باید شد تا اجازت بجمع طرق و سلاسلست بجز آن  
بکشمیر هم همین طور مجزوب بودم - و جاذب را ندانستم که کیست اگر جاذب فقیر حضرت مرشدی است پس رساننده  
فقیر پیش مرشدی کیست اگر الله تعالی است پس مرشدی چرا اینهمه تربیت کردند و آنکه شوق چیزی عنایت نشد  
اگر چه سینه منشرح شد کشف پیش آن چه اعتبار دارد -

مدتی شد که بدیدار تو دارم هوسی	جگرم خون شد و این از نه لغتم به کسی
آن نور چشمیان را با همه خیال و اطفال مع نعمتها که حق تعالی بایشان داد در ضمن خود و ضمن حضرت خود گرفتیم والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم -	
تقل اندراج تاریخ خزینة الاصفیا متعلقه حالات آخون صاحب	و تاریخ خزینة الاصفیا - جلد اول مخزن چهارم بصفت (۶۷۶) و (۶۷۷) مطبوعه مطبعه منشی نو لکشور مفتی غلام سرور صاحب مؤلف کتاب حسب میل می نگارند
خواجہ عبدالسلام کشمیری مجددی قدس سره از اکابر خلفای حافظ عبدالغفور صاحب پشاور است جامع علوم ظاہری و باطنی بود و با وجود دولت ظاہری که واسطه و کالت شاهی و کشمیر داشت و جایگاه و منصب او بود لحمہ از یاد خدا غافل نمی ماند و خلقی کثیر از اهل حاجات و نیی و دنیوی بر دروازه فیض اندازده وی انجم می آورد و وی بجا جت روانی هر یک می پرداخت و احدی را نا امید باز نمیگردانید - و برادر بزرگ وی ملا مراد الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرائی داشت و بعد از قاضی القضاات ممتاز بود و اما در ویش دل بود سلسله نسبت خود بخواجه حافظ حسن بصیر خلیفه ملا محمد نازک نقشبندی کشمیری داشت علی بن القیاس برادر خرد وی ملا عبدالکریم جامع کمالات صوری و معنوی بود -	
در کمالات حضرت حافظ عبدالغفور صاحب   از تاریخ خزینة الاصفیا و از مکاتیب چهارم و الدما جده حضرت آخون صاحب قدس سره مرشد حضرت آخون صاحب   ثابت است که پدر و پسر هر دو از خلفای مخدوم حافظ عبدالغفور صاحب پشاور است قدس سره بودند پس مناسب است که بالا اختصار حالات حافظ صاحب بیان کرده شوند - صاحب تاریخ خزینة الاصفیا می نگارند که حضرت مخدوم از خلفای ارشد و اصحاب اکمل شیخ اسماعیل غوری است و از حضرت شیخ سعدی لاهوری نیز فایده کامل و بهره وافر یافت شکیستکی نفس و فروتنی بر وجود مصدق بود وی غلبه تمام داشت و دلی مادر زاد بود - چنانچه سیفر مود که در ایام طفولیت با پدر عالی قدر خود	



بکشمیر میر فتح پڑا شیخ بابا عبدالکریم کہ در محلہ فتحکدل ست میر سیدیم در اینجا ناز و ناول میگذارد و بعد ہر رکتے کہ میخواند ملوس ہای سکہ کراچ الوقت پیش خود از مغیب موجودی یافتیم و آنرا میگزفتم و با طفال ہم عمر صرف میکردم و سید محمد غوث قادری گیلانی در سالہ خود تحریری فرماید کہ حافظ عبدالغفور پشاوری تمام شب بچس دم و مراقبہ میکرد انید و التفات بنیا و اہل دنیا نداشت و دہام در خدمت مساکین و مسافرین مشغول می ماند و قریب پانصد کس ہر روز در مطبخ وی طعام میخورند و دیگران وی گاہی سر نہیشت و خدام از صبح تا شام در بخت طعام و تقسیم آن مصروف می ماندند و شیخ سوای طعام بجاہتمندان نقد و لباس ہم مرحمت میفرمود و این ہمہ خرجش سوای دخل ظاہری صرف از خزائنہ غیب بود و در عشق آہی بدین آگاہی میگزرا نید کہ اگر کسی آیتی از آیات قرآنی رو بروی وی میخواند و یا لفظ اللہ ہر زبان می آورد و گریہ و اضطراب بر حضرت حافظ طاری میشد شیخ محمد عمر پشاوری صاحب جواہر السرائر میفرماید کہ حضرت حافظ صاحب اول در پشاورد باروت حافظ محمد اسماعیل غوری پشاوری مستفید شد و بہرہ وافر حاصل نمود بعد از ان لاہور تشریف آورد و مشرف بشرف بیعت شیخ سعدی لاہوری گردید و خرقة خلافت و اجازت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ یافت و از کاہلان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر باش خدمت اشرف ماند۔

شیخ شرف الدین صاحب روضۃ السلام میفرماید کہ حضرت حافظ وقتیکہ یاران او جہ سید او از لزلہ عظیم ہر زمین محلہ بر پامی شد و او ایل حال اہل محلہ را خوف و ہراس و انگیزہ حال می شد بعد از ان چون معلوم کردند بروقت حرکت زمین میدانستند کہ حضرت بتوجہ طلبا مصروف اند صاحب روضۃ السلام می نگار د کہ سید ابوالمعالی کشمیری میفرماید کہ روزی حضرت حافظ در بازار پشاورد میرفت و بندہ ہمراہ بود ناگاہ آنحضرت دست مرا بدست خود گرفت چون چند قدم بر فتم خود را با جناب و کشمیر یافتیم کہ از پل زینہ کدل کہ در کشمیر ست میگزیم رفته رفته تا برنگین مسجد کہ در بازار کاغذ فروشان ست رسیدیم و از انجا رجعت کردہ باز بر پل زینہ کدل رسیدیم و آنحضرت دست مرا از دست خود جدا کرد و دیدم کہ باز بہ بازار پشاورد میرویم بجا نیکو میرفتیم۔

و نیز درج کتاب روضۃ السلام ست کہ روزی حضرت حافظ بطرف دیہات پشاورد بہ تقریب سیر و تفرج گیری مریدان خود تشریف برودہ بود وقت عصر در دیہی از دیہات مضافات در نخبہ سبر فرو آمدہ و در مسجدی قیام کرد و یاران بزرگ و شغل و مراقبہ مشغول شدند بچہر داین حالت جماعتی از ہر نان و دزدان بار اوہ غارت اسباب درویشان متوجہ سمت مسجد شدند بعضی یاران کہ ہنوز نہ نجیب مراقبہ

نینداخته بودند از مشاهده اینحال مضطرب الحال گشتند و شور و غوغا برداشتند حضرت حافظ با ستمع شور و صدای خدام سر از مراقبه برداشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است نبشینید و بجا مشغول باشید چنانچه هم یاران مراقب شدند و بجا مشغول گشتند و حضرت حافظ هم مشغول مراقبه گردیدند چون آنکه در مراقبه دست یافتند همه یاران خود را با پیروشن ضمیر و پشاور بخانه مسکونه وی یافتند همه خدام از ظهور این خوارق عظمی حیران ماندند و هیچ معلوم کردن نتوانستند که بچه طور از آن ویه که بفاصله چند کرده از پشاور بود باز در پشاور بخانه حضرت رسیدند -

و نیز در رج روضه السلام است که شیخ احمد علی که از یاران صداقت کیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایام که سلطان محمد معظم بهادر شاه ابن عالمگیر اورنگ پب در کابل مدتی بانی عظیم و طاعون نبون نایب حال سکنا می کابل و پشاور گردید و من هم بهمان بیماری سخت علیل شدم و بحالت نزع رسیدم و از حیات خود مایوس گشتم همه آن حالت حال بیوشی و یخیزی بر من طاری شد و واقعه دیدم که حضرت حافظ عبدالغفور تشریف فرما شدند و مرا همراه خود بخدمت سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم بردند و عرض نمودند که محمد علی یکی از مدبران من است امید دارم که از بلای بیماری خلاص یابد ارشاد شد که صحت خواهد یافت - حضرت حافظ باز جرأت نموده بعضی پرداخت که یا رسول الله اگر همین ساعت بیماری وی بصحت مبدل نشود او را از حاضر خود بخدمت جناب چه نفع حاصل شد حضرت بنیبر علیه الصلوٰه و السلام لاکبر متبسم شدند و فرمودند که حافظ شما میخواهید که در تقدیر بقادر حقیقی متصرف شویم - و این امکان ندارد باز عرض کرد که آنچه صعوبت و شدت مرض طایر حال بن بیمار است همین وقت دور گردد - و قدری از آن اگر تا بوقت معهود باقی ماند مضایقه نیست حضرت فرمودند که بسیار خوب بپاس خاطر شما همین طور بنظر خواهد آمد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقع آمد که همان روز از شدت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی ماند در چند روز زایل شد - عرض حالات خوارق عادات که از حضرت مدوح بنور آمده اند بشمارا ند که انضباط آن در اینجا خالی از تلویل نیست - عرض همین شک نیست که حضرت موصوف ممتاز اولیایه وقت خود بودند - و صفات و کمالات عجیبه میداشتند - در ساله هجری بتاریخ چهارم ماه شعبان در عهد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی در شهر پشاور ازین جهان فانی بعالم جاودانی رحلت فرمودند - قطعه تاریخ وفات آنجناب در ذیل مندرج است -

شیخ عبدالغفور حافظ دین	چون جدا گرد جان بنام آلا	حافظ واصل است تاریخش	هم بخوان حافظ کلام الله
بشارت ولایت قبل از	شیخ خورشید الدین محمد زبیر در احوال	آخو نصاحب در کتاب خودی نگار که هرگاه آخو نصاحب	
ولادت حضرت آخو نصاحب	در بطن والدۀ ماجده خود بودند شبی از شبهای ماه والدۀ ماجده ایشان بر روی چهره خود		

نشسته بودند و در بیداری دیدند که ماهتاب از آسمان فرود می آید و تا دیوار خانه رسیده ایستاد و گفت که فرزند زنی خود را که در بطن دارد - بخوبی نگه دارید و محافظت کنید که یکی از اکابر کلان و واصلان خواهد شد -

(۹) اجابت دعای مرضه  
شیخ مذکور می نگارند که مرضه حضرت آخوند صاحب خواست که بعد مدت رضاعت حضرت آخون صاحب بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شده دعای ترقی درجات آخوند صاحب و کامیابی ایشان تا مقام اولیا بکنند و این دعای مرضه مقبول گردید و بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شد و تمنای دعائی که آن داشت کرد حال آنکه در آن زمان زیارت حرمین شریفین از وقت راهم بسیار دشوار بود - و نیز مرضه را بعد مقرر شد و شواری دیگر هم بود مگر بغایت مسبب اسباب همه آسان گردید -  
(۱۰) بشارت ولایت بزمانه  
شیخ شرف الدین محمد در کتاب خود مینویسد که حضرت آخوند صاحب بزمانه طفولیت صغری حضرت آخون صاحب بعمر سه سالگی با برادر کلان خود در بازار میرفتند و در انشای راه حضرت شاه صادق قلندر که خلیفه حضرت سرمد قدس سره بودند و از اکابر قلندران و مجذوبان سالک و ولی کامل بودند - بچوبکی که در دست داشتند بطرف برادر کلان ایشان اشارت کردند و فرمودند که ای آخون قدر و حرمت برادر خود بخوبی نگاه دارید که یکی از اولیاست -

(۱۱) احوال طفل حضرت  
شیخ مذکور در کتاب خود می نگارند که میان خواجه عبدالکریم میفرمودند که برادرم حضرت آخون صاحب آخون صاحب را از خرد سالی آثار نیک هویدا بود و از ناصیه ایشان آثار بزرگی ظاهر می شد با همگی پس از اطفال محله بازی نمی کردند و برادر بچانه خود با هم می باختیم - ایشاق طاق خانه را محراب مسجد قرار داده سنگها پائین طاق گذاشته زینها ساخته چوبی بدست خود گرفته بساغ خطیب بالارفته خطبه میخواندند بی آنکه بیرون خانه برآمده باشند یا طریق خواندن خطبه دیده باشند و اضلاع و اطوار ایشان همه بدین دستور بود -

(۱۲) ذکر تعلیم حضرت آخون  
چون عمر آخون صاحب ترقی میکرد و در اخلاق حمیده و صفات جمیله روز بروز صاحب اخلاق ایشان افزونی بطور می آمد از عهد طفولیت پابند صوم و صلوة بودند و نیز انقاد و مزاج ایشان بود و حقوق حصول علم و در تعلیم از صغری توجیه بود - غرض تا سن شعور علاوه از اخلاق حسنه در علوم مروج دستگامی کافی بهم رسید - چونکه از صغری توجیه آخون صاحب بطرف سلوک هم مایل بود - و محبت اهل قدس بسیار دوست میداشتند لهذا اکثر بخدمت حافظ حسن بصیر قدس سره که در محله علی کدل متصل آستانه حضرت پیر بابائی ادیسی قدس سره آسوده اند و از خلفا و مریدان آخون

طالنازک نقشبندی بودند - اکثر حاضر میشدند حضرت ممدوح ایشانرا تعلیم اسم ذات نمودند برین بنیاد  
ایمان خود را مرید حضرت ممدوح می شمردند -

ذکر سفر خواجه مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت | برادر کلان حضرت آخوند صاحب نیز نسبت ارادت  
آخون صاحب از کشمیر و بخدمت پادشاهی مشرف شدن | بحضرت حافظ حسن بصیر از مدت دراز میداشتند -  
حضرت ممدوح بالاخر چند مرتبه ارشاد فرمودند که وقت آن رسید که ترا کشایش ظاهر می هم خواهد شد -  
این زمانه سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی بود - و نواب ابراهیم خان صوبه دار کشمیر بودند  
و برای اعانت و امداد بساق قره تبت ارسلان خان از شا بهمان آبا رسیدند تا چندی در کشمیر  
مقیم ماند امیر مذکور امید تعیین خود ملک و کن داشت و نیز از والد بزرگوار حضرت آخون صاحب وعده  
اجرا می نمود و معاش در دکن کرده بود - چون بعد چند می امیر مذکور قصد مراجعت کرد و خواست  
که بحضرت بادشاه رود و همراه خود عالمی متبحر از کشمیر ببرد - تمامی علماء می امیر مذکور رجوع شدند لیکن امیر  
مذکور از آنها یکی را انتخاب نکرد - تا آنکه از ملا خواجه مراد الدین خان صاحب که عالم متبحر بودند - ملاقات  
کرد و ایشانرا بلحاظ علوی خاندان ایشان و بتجر علوم و دیگر صفات مستحسنه منتخب کرد - و خواست کرد که  
همراه او بشا بهمان آبا و تکلیف فرمایند - جناب ممدوح قبول فرمودند - او گفت که فزوار وزیر و انگلی مترست  
علی الصبح تشریف آرند - جناب ممدوح حسب خواهش او علی الصبح معه والد بزرگوار خود تشریف  
بردند - امیر مذکور بوجه واجب التظیم بودن حضرت موصوف - سواری خاصه که انبار می فیل بود بحضرت  
ممدوح داد و خود بسواری دیگر را بی شد - همچنین تا بکجرات رسیدند بودند که از پیشگاه بادشاه تعیین  
ارسلان خان نزد بهادر شاه شاهزاده صوبه دار کابل و پشادر شد - لہذا روانگی پشادر و ضرور افتاد -  
آنحضرت ہم بمرای او به پشادر رسیدند - و چون نکه مولد حضرت حافظ عبدالغفور صاحب قدس سره  
هم کشمیر بود - و حضرت ممدوح اهل کشمیر را بسیار دوست میداشتند - ملاقات این حضرات از حضرت  
حافظ صاحب شد و ایشان را عقیدت و ارادت از حضرت ممدوح پیدا شد و از بیعت حضرت ممدوح  
مشرف شدند بعد چندی این حضرات آخوند صاحب را طلبیدند - و حضرت ممدوح معه والد و برادر خود -  
ملا عبدالکریم صاحب از کشمیر به پشادر رسیدند - پس آنحضرات ایشانرا تفویض مرشد بزرگوار خود نمودند -  
و حضرت آخوند صاحب و برادر خود ایشان ملا عبدالکریم صاحب از بیعت حضرت حافظ صاحب مشرف شدند -  
و چون که دستان زمان صوبه دار کابل و پشادر در دستان به پشادر و در تابستان به کابل قیام  
میکرد - پس بوقت روانگی کابل این حضرات همراه ارسلان خان و بهادر شاه شاهزاده صوبه دار

کابل به کابل روانه شدند - و حضرت آخون صاحب معہ برادر خرد و والدہ ماجدہ در پشاور مقیم ماندند - حضرت عبدالغفور صاحب قدس سرہ را با آخون صاحب بجد التفات پیدا شد - در روز تکمیل تعلیم علوم ظاہری میفرمودند و در شب تعلیم باطنی میفرمودند و شب و روز پیش خود میداشتند - و سرگرم تعلیم ظاہری و باطنی بودند - تا آنکہ در عرصہ دو و نیم سال تعلیم ظاہری و باطنی ختم نموده بجلالت خود ممتاز فرمودند و ملا مراد الدین خان صاحب بعد چندی بہ شاہجہان آبا و رسیدہ از باریابی خدمت اورنگ بہ شاہ غازی شرف شدند و بعدہ مفتی سرفراز گردیدند - و بعد چندی مقبول نظر بادشاہ گردیدند - و مستحق ترقی اعلیٰ قرار یافتند - و بعدہ جلیہ قاضی القضاات مشرف شدند - و بعد چندی در کشمیر بہ برگشتہ لازم موضع شرفہ خاص بہار مواضع دیگر بطور جاگیر بہ ایشان عطا شد -

و کمر فراغت یافتن حضرت آخون صاحب | محمد مقصود کہ شیخ معمر و از مخلصان خالص العقیدت حضرت آخون صاحب از تعلیم باطنی و تقرر حضرت بروکالت بادشاہی | بود از شیخ شرف الدین محمد زگیر اکثر احوال و کرامات و خوارق عادت حضرت آخون صاحب بیان نمود - و کیفیت شفقت جناب مدوح نسبت طالبان و خصوصاً نسبت خود با تفصیل ظاہر کرد - اذان جملہ اینست کہ گفت روزی از جناب مدوح استفسار کردم کہ حضرت تا چند زمان بخدمت پیروم شد خود حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ حاضر ماندند - و منازل سلوک طی فرمودند - و چنان خدمت کالت منصب یافتند از کمال غریب نوازی و بندہ پروری فرمودند کہ منازل و مقامات سلوک بتوجہ حضرت پیروم شد خود در دو نیم سال تمام و کمال طی نمودم - بعد از آن شبی در خواب دیدم کہ یک نانی بمن دادند - صبح آن بخدمت حضرت خود عرض کردم فرمودند - بی واقیست شمارا نانی دادند - بعد چندی روز حضرت مدوح را ہفت صدر و پیرہ بفتوح رسید فرمودند کہ این را پیش خود نگہدار بعد چندی دیگر عزیز سے یک اسپ نذر کرد آنرا ہم حوالہ فقیر نمودند و فرمودند کہ این سوار نیست و آن خرچست بر خیز و پیش برادر خود ملا مراد الدین خان برو کہ صورت تان تو خواہد شد تمیہ نمودہ را ہی شاہجہان آبا و شدم و در آنجا رسیدہ پیش برادر بزرگ خود چند روز گزارانیدم روزی ایشان را مغموم و محزون دیدم و وجہ آن از ایشان پرسیدم فرمودند کہ فلان امیری کہ بادشاہ اورا بسیار میخواست نسبت او قسم افتادہ است ازین وجہ او بدر بار آمدن نمیتواند ظل الکی علاج قسم او میخواستند لیکن از روی شرح شریف آنرا علاج نیست علما و فضلا ہمہ در غیاب در مانده اند - ازین سبب مغموم - جواب دادم کہ این را علاجی هست مرا پیش بادشاہ بر نہ تا علاج آن کنم - بساعت این جواب برادرم خوش و خرم شدند و پریشانی او شان رفع گردید - فردا مرا ہمراہ بردند و عرض کردند کہ برادر من ملا عبدالسلام میگوید کہ من علاج این قسم میدانم - بساعت این اورنگ زیب بادشاہ غازی خوش شدند و فرمودند

که او شان را پیش من آرند چون مرا طلبیده پیش بادشاه بروند بادشاه از من فرمود که تدارک این قسم  
کجا مرقوم است عرض کردم که در فلان کتاب مرقوم است - فرمودند آن کتاب پیش شما موجود است عرض کردم  
که پیش من موجود نیست در کتب خانه شاهي موجود خواهد بود - فوراً بدار و غده کتب خانه حکم شد که آنحضرت  
را همراه خود ببرند و کتاب را از کتب خانه ببر آرند من همراه دار و غده کتب خانه رفته کتاب برآورد و هر جا که  
مسئله مابه البعث نوشته بود - نشان نهاده پیش بادشاه آوردم و بنظر انور اعلی حضرت گزرا نیدم -  
بلاحظه آن بسیار خوشنود شدند و فوراً حکم صادر فرمودند که ایشانرا از طرف خود وکیل و کاتب کشمیر مقرر کردیم  
و بر بنای حکم ظل آلهی کشمیر روانه شدیم سبب یافتن خدمت وکالت بادشاهی همین است و هر چه شد  
بتوجه و عنایت پیرو مرشد شد -

(۱۵) دولت و جاه ظاهری | چونکه عنایت ظل سبحانی روز بروز بر حال حضرت آخوند صاحبافزون می شد بوجهیک  
حضرت آخوند صاحب منصب جاری شد و بعد چندی از خدمت مفتی سرفراز فرموده شدند و بوجهیک  
از ان ترقی یافته بخدمت قاضی القضاات ممتاز شدند و بعد چندی شیخ الاسلام گردیدند - و در کشمیر چهار  
مواضع جاگیر هم محنت شدند - و در زمانیکه شیخ الاسلام شدند اجازت قیام کشمیر هم حاصل شد و  
خدمت وکالت هم بجال داشته شد و به کامیابی تمام به کشمیر مراجعت فرمودند و تا آخر عمر در کشمیر فرما ماندند -  
در حقیقت در سلطنت اسلامیه اعزاز و اختیارات شیخ الاسلام نظیر نداشت و با آن وکالت بادشاهی که  
اعزاز آن هم در آن زمان بیحد بود - و منصب و جاگیر گویند ترقی ظاهری بحد کمال و دولت و دنیا نایز از کافی  
حاصل شده بود - این حالت ظاهری شیخ الاسلام بود - و حالت باطنی آخوند صاحب ازین بسیار ترست  
که چیزی از ان آینده بیان کرده خواهد شد -

(۱۶) کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب | چون حضرت آخوند صاحب بعد کامیابی از خدمت حضرت حافظ  
و درت تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و خلفا | عبدالغفور صاحب قدس سره رخصت شده راهی شاهجهان آباد  
شدند در آن وقت عمر آخوند صاحب زاید از بیست و پنج سال نبود - و بعد از خلافت و اجازت حضرت آخوند صاحب  
رهبنائی در ماندگان و بهایت گمراهان آغاز فرموده بودند و مرید میکرد و تعلیم باطنی میفرمودند و قریب  
اختتام سال هشتاد و پنجم ازین جهان فانی رحلت فرمودند ازین ظاهرست که تقریباً شصت سال حضرت  
مدوح مسند آرای ارشاد ماندند و مریدان حضرت مدوح همه سالکان و طالبان وقت بودند - و تعداد مریدان  
از ذکر و انانیت از حضرت متجاوزست همچنین خلفای جناب مدوح بیشمار اند - صاحب خزینة الاصفیائی نگارد  
که اگر چه خلفای خواجیه بیشمار اند اما خواجیه محمد عابد کاوسی و شرف الدین محمد زکیر و محمد عثمان زنگوجی



و شیخ عبدالرزاق رسول پوریه و خواجہ امان اللہ و حاجی تیمور خٹنی و خواجہ محمد فخر الدین و عبدالرحمن یارکندی و ابوالبقا کشمیری و محمد رضا بن عبدالکرم برادرزادہ آنحضرت و محمد ابراہیم و اکبر شاہ و شیخ عبداللہ و شیخ حمید الدین ابن محمد نظام از اشہر ترین خلفای خواجہ اند۔

ذکر مجاز بودن حضرت آخون صاحب حضرت آخون صاحب بطرق مندرجہ ذیل مجاز و مازون بودند۔

بھرق اربعہ و شجرہ النسبت ایشان (۱) طریقہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ ارواحہم

(۲) طریقہ عالیہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم

(۳) طریقہ شریفہ کبریہ قدس اللہ سرہم الغرہم

(۴) طریقہ سننہ سہروردیہ قدس اللہ سرہم

در طریقہ اول الذکر از حضرت حافظ عبدالغفور صاحب قدس سرہ اجازت داشتند و در طریقہ ثانیہ از حضرت شاہ فی الحال صاحب کہ از اولاد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ بودند اجازت یافتند و در طریقہ ثانیہ از خواجہ محمد بادشاہ قدس اللہ سرہ کہ از اولاد حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی بودند اجازت حاصل کردند و در طریقہ رابعہ از بابا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ مجاز گردیدند۔ لہذا در چهار طرق مذکورہ مریدان و سالکان سلوک آن طرق را تعلیم فرمودہ بحق میرسانیدند طریقہ حسنہ فضلہ آدمیہ بنوریہ ایشان کشمیر آوردند و مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ و رسائل دیگر بزرگان خاندان نقشبندیہ اولاً در کشمیر ایشان رسانیدند و شایع فرمودند۔

(سلسلہ نقشبندیہ) در طریقہ عالیہ نقشبندیہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت حافظ عبدالغفور پشاور سی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت حاجی اسمعیل غوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ سعدی لاهوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ گل اکملی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ محمد درویش قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا زاہد وحشی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا یعقوب چرخچی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت سید کلال قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت بابا سیما سی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت علی رامیتنی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان خواجہ محمود النیر قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت عارف دیوگرمی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبدالخالق قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ

یوسف محمدانی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالعلی فارسی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت سلمان فارسی قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بودند که از جناب خواجہ پیر دوسر حضرت احمد محبتی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله و اصحاب و سلم فیضیاب گردیده بودند۔

(سلسلہ قادریہ) و در طریقہ عالیہ قادریہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت شاہ فی الحال صاحب قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد اشرف صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت معصوم صاحب قدس الله سره و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاہ سکندر قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاہ کمال قدس سره و مرشد ایشان شاہ فضل الله قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید گدا قدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین عارف قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالرحمن قدس سره و مرشد ایشان حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین صحرائی قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عقیل قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید بہا الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالوہاب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شرف الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ عبدالرزاق قدس سره و مرشد ایشان قطب لائطاب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوسمید مخزومی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سره و مرشد ایشان شیخ عبدالواحد قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ شبلی قدس سره و مرشد ایشان حضرت جنید بغدادی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ سری سقطی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف گرخی قدس سره و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رضا رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام موسی کاظم رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام حسین شہید رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت علی مرتضی کرم الله وجہہ اند کہ از حضرت سرور کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فیضیاب شدہ بودند۔



تذکرہ لوح حضرت آخون صاحب نسبت حضرت آخون صاحب باوصف تعلقات خدمات شاہی و جاگیر داری و عیال داری تعلیم اشخاص و عام حالت ایشان و قبیلہ داری تعلیم علوم فقہ و حدیث و تفسیر و دیگر علوم ظاہری و تعلیم علوم باطنی و تشبیک سلوک سالکان بر کار ہائی دینی مقدم میداشتند و طالبان علوم ظاہری و باطنی را بنایت شفقت و مہربانی و دلجوئی و نرمی تعلیم علوم ظاہری باطنی میفرمودند۔ ہر چند حضرت مدح تعلقات دنیا را بظاہر پرورده باطن خود ساختہ بودند۔ لیکن عباد را بکتابداری پوشیدن میتواند آثار و ولایت بخونی انجمن حضرت ظاہر نمودند۔ ہر گاہ ہر پاکی یا بسواری دیگر از راہ بانابد ربا محکمہ میرفتند اہل بازار و دربار بر روی مبارک ایشان نظر کردہ این آیت کریمہ۔ ما بذلک ان هذا الا ملک کریم میخواندند و چنانچہ اندک کہ ایشان ہر وقت غلے از خود باقی بحق می بودند۔

منجملہ کاتب حضرت آخون صاحب ملا خواجہ محمد عابد کا موسی کہ بر تمامی خلقای حضرت بزرگی میداشتند و اعظم ترین دوازده مکاتب کہ ہم رسیدند۔ خلفاے حضرت بودند بعض عنایت نامجات حضرت جمع کردہ بودند۔ کہ از ان دوازده خطوط جمع کردہ ایشان تا این وقت باقی اند کہ بطور تبرک در ذیل درج کردہ می شوند۔

### مکاتب (۱)

محمد و اسمعیل کشندہ شیر کے گرد روان ہند لیکن جذبہ کہ لطیف باشد ادراک ہم لطیف میشود۔ القبض والبسط فی الولی کالوحی فی النبی۔ و قتیکہ آدمی در زانیافت می افتد خود بے مناسبت باین فضیلت می افتد دولت رہبر ارجمہ باد بود و رسی آنجا کہ یاد باد بود و العجز عن درک الادراک ادراک۔ سالک را وقتی می آید کہ ہر خطرہ اش زینہ میشود برای مطالب فوق و فوق الفوق ہر مرتبہ از وجود و حکمی دارد۔ بہر حال صحبت خیل ترست و بعد آن رابطہ و کاتب لی توجہ را متوجہ احوال خود دانند کہ تربیت بر چہار شتم است نوع اول آنست کہ چون ہاکیان کہ در زیر پر ہای خود بیضہ را از ہیئت بیضیگہ بہ ہیئت جانوری رسانند۔ دوم چون مرغ آبی ہر چند خود در آب است و چہایش در غیبت باز تربیت میکند۔ سوم چون کلنگ کہ بچہ ہای خود را ذہنا تربیت میکند۔ چہارم آلت تربیت محض بیچون است بہر حال تربیت منقطع نیست علی ما نقلنا ما مصرع کہ ہند از راہ بہمان بحر مافلہ راہ و السلام علیکم و علی من لدیکم۔

### مکاتب (۲)

محمد اللہ العلی و علیہ علی النبی الامی و علی کل التقی و التقی و سلم علیہم۔ بعد سلام برادران عزیز القدر ملا محمد حسن و ملا محمد عابد سلم اللہ تعالیٰ۔ محفوظ بودہ بدانند کہ خط رسید فرحت بخشیت تا سہ ہر دم گرفتن رخصت خلوت ستہ ماہہ نوشتہ نمودند۔ طریقہ حضرات ما نیست خوب شدہ از دل سالک رہ جائزہ صحبت شان۔

میسر و دوسو سه خلوت و فکر حله را به اعتکاف مسنون ده اخیر رمضان است نقشه بندیه زواید نمی بردا زند-  
مگر آنکه این سه ماه را زده قرار دهند و عوض اعتکاف قضا شده ادا کنند که راهی نیست پیدا کنند بالجمله استقفا  
غنیست است دیگر نوشتند تحشر بر فوت صحبت هم فائده صحبت می بخشد چنانکه پیغمبر مصلی الله علیه وسلم-  
وقت احتضار حضرت خدیجه رضی الله عنها گفته اند که مرا در دنیا و در جنت از وراج نصیب است گونه ایشان  
متغیر شد- حضرت ابرگفتند رضی الله عنه که یا رسول الله این وقت چه وقت این سخن بود نمودند که ایشان  
جهاد نکردند این سخن حسرت خیز تا مقام جهاد بشود و سبق دیگر خواسته بودند سبق محمد حسن با اختیار شما مفوض است  
ترقیه که گفتیم بگویند و سبق شما آنست که همیشه خالی نشینید و هر چه پیش آید از آن نفی کنید و آنرا بپست دابند  
و روی با فوق آن کنید بر رعایت شرایط و آداب که از حضرت بار سیده است و این عاصی آنها را در یک  
بیت جمع کردم-

خلوت و نفی و ربط و محو و سنت | فنا می رو و خلوص سر غنیمت

می باید که مردم را بر ترغیب سومی اقامت شریعت مشرب دارند و اسلام والا کرام-

### مکاتب (۳)

محمد و فضلی علی النبی الا انی العزیز و علی کل التقی و التقی و نسلم - بعد سلام مسنون برادر عزیز القدر طاهر محمد عابد  
ابن فضیلت پناه محمد یوسف معلوم نمایند که خدا اشتیاق نامه رسید فرحت بخشید اشتیاق نتیجه بعد صورتی است  
و تر بل بدان فقدان شوق است که (الاطال شوقی الابرار الی لقاء) و اما لیم الله شوقاً حدیث قدسی است  
مالا الله شوقاً باشد شوقاً و در ابرار است و در مقربین شوق مفقود است - زیرا که شوق مشعر از بعد و فقدان  
است و در مقربین بعد نیست و این صفات بعدیه در سالک نمیانند بعد از آن که از مقربین شود و اگر مومنی  
در میان حجاب باقی ماند از مقربین نیست بلکه از ابرار است - حسنات الابرار استیاتی المقربین و ان  
است - اکتفا و بجز و قرب قلوب درجه ثانیه است - ضبط اوقات شبانه روز طلبیده اند و محقق نیست  
که چون از خواب بیدار شود و موافق سنت بچل آرد و ادعیه ماثوره را در هر عملی و کاری بخواند و نماز  
تجید را دو از ده رکعت بقرات طویل یا بر چه میسر آید ادا کند بعد آن تا فجر بسبق باطن مشغول شود و اگر فرصت با پنجیا  
که تجید بین النومین شود و سنت بابد بود خانه ادا کند بعد آن در مسجد و بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب مراقبه نشیند بعد  
اشراق ادا کند و دوگاه شکر گفت شب و روز و دوگاه اشتیاق و دوگاه استعاذه شسته گذارد و اگر  
فایز باشد باز نشیند تا چاشت و ضحوة کبری بسبق باطن مشغول شود و اگر سالک فایز است بمراقبه  
مشغول شود و اگر طالب العلم است بدرسی و اگر کاسب است بکسب بعد از آن نماز نوافل ادا کرده

بعد خوردن طعام قیلو که سنت است نماید. و چهارگانه فی زوال بطول قرات مشغول نماز پیشین شود و بعد از پیشین بتلاوت بحضور تمام مشغول شود و بعد از آن بکار مباحات که فکر خوردن و پختن و فکر خانه و بسخن بامردم شغل کند و بعد آن نماز عصر و بعد نماز عصر باز بر اقبه مشغول شود که بایه قبل طلوع و قبل الغروب بایه بکره و اصبلا عمل نماید و بعد آن نماز شام با نماز اذان و احیاء و امین العشاءین قیام نماید و بعد نماز عشا اگر توانم سخن دنیا نکند و باز بعد خوردن سبق باطن مشغول شود تا در همان شغل خواب غلبه کند و چون بیدار شود در آن هنگام همدران بیدار خواهد شد مصرع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد.

طریق سلوک این است و مجذوب سالک را نمیکند از آنکه باین افکار و این اشتغال فرصت یابد که گشتن ایشان اورا می برند من نه با اختیار خود میردم از تقای دوست و آن دو کند عنبرین س می بردم ایشان گشتن و گر میردی بچماصلی و میریزدت و اصلی در رفتن کجا بردن کجا این سیر سیر راه نیست و از تا غیر صحبت چو نویسد - مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اذان نشان میدهد رزقکم الله وایانا بفضلہ و اگر میرد و تصدق حبیبہ علیہ افضل الصلوات و اکمل التسلیات و علی آله و اصحابه و اخوانه من النبیین و المرسلین و علی کل من التابعین و تابع التابعین -

### مکاتب (۴)

نور ابصار فقیر سلیمان الله تعالی سبحانه - بعد سلام خط فرحت منظر رسید فرحت بخشید خط اول پسیده بود - جواب نوشته بودیم صحت ایشان معلوم شد رسید خط نوشته بودند محمد اسلم رسانید چون ز فقر خط میخوانید و همان خط نسبت را باید نمید که حضرت خواجہ احرار فرموده اند قدس سره که کلام را جمالی است ازین جهت کلام نازل شده تصرف و جذب - از حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه و اوست که او تعالی در کلام خود متجلی است چرا نباشد که صفات لا بود و لا غیر هو است چون کلام فقر است و از مردان است بسخن مردان جان دارد - التقا و افواج طرفین روز جمعه پیش روی در خانه فقیر بود ازین نقلی و انتقاعی شده بود و بعد آن موقوف در انهم امید خیر است شما هم دعای خیر نمودن و خصوصاً بکنید که ضرر درست دعای خیر کرده شد و س می شود - و باعث جذب به رعایت را بطه است که بجز به میرساند و هر قدم در راه جذب و دیگر میخواند آن قدم چنانچه در سلوک است از خدا خواسته امیدوار باشند و در هر قدم مجذوب را جذب دیگر ضرر درست چنانچه سالک را در هر قدم حساسیتی قطع باید کرد - (من استوی یواہ کفو مقبوض) شنیده باشند گفتند - از کسی که یک نفس فوت شود تدارک آن تا با بختیواند کرد و طریق ارسال خطوط را و ایم مسلوک و اید یک لحظه از دوری نشاید که از نزدیک بودن همزاید بیاوران سلام رسانیده شد عبد اللطیف و محمد صالح بتلویع سلام مشتغل اند و السلام و الاکرام

## مکاتب (۵)

دوستان را ن فقر اسلکما اللہ تعالیٰ - بعد سلام شکر را برادر عزیز شمار رسانیده در باب فاتحه خواندن و اجازت دادن ختم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشته بودند - فقیر را اجازتی از شاه فی الحال هست اگر همان قدر فاتحه میخوانند چه مضایقه فاتحه خوانندیم بحضور برادر شما و اجازت هم هست خوانده باشید - دیگر نوشته بودید که توجه فائبانہ کہ با محمد عابد مراقبه کرده باشم و جمعیت شده باشد خطه دفع شود و سبق جاری شود و دوستان را خاصیت صحبت خصوصاً درین طریقہ نقشبندیہ خصوصاً در طریقہ احمدیہ خصوصاً از ان در طریقہ احسنیہ الفضلیہ خصوصاً از ان طریقہ سعدیہ لاہوریہ خصوصاً از ان پیشادوری صاحب مافضو صلاً از یاران ایشان از صحبت یاران این عاصی تاخیر معنی کافیست می باید کہ نصیب باشد آنکہ نصیب داشته باشد قدر این نعمت عظمی میدانستہ باشد - اگر بخوانستی دادند او و دہر کہ خواست با ما است اگر چه با ما کمتر شنید لیکن کجا میرود اثر آن مصرع اول و آخر ہر ہستی استقامت ضرورت مصرع چون تو بکج باختی کسی چه کند - ہنوز پنج حرفہ است مدار این طریقہ بر صحبت است صحبت بار باب جمعیت بشرط فی دیگر و رابطہ مرشد و شرایط دیگر مرغی باید داشت اثر از کمال فضل و کرم لازم آن کردند قال اللہ تعالیٰ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ غلو و نفی در ربط و صحت بدینای ر و غلو ص سر غرمت : این بیت ازین عاصی است در دعای خیر مقصر نیستہ شام ہم در دعای من باشید والسلام علیکم وعلیٰ من لدکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

## مکاتب (۶)

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات و بعد السلام المسنون نگاشته میشود کہ دو خط شما برادر محمد سلم رسانید مشعر از صحت شما و استدعا و شما مصون بودن ما را بعد ختم ہر روز از در گاہ میخوانید - ہل جزاء الاحسان الا الاحسان - حق تعالی شما را از طرف ما قاصر ان جزای خیر آن دہاد - دیگر مکتوب بود کہ جواب ہر دو خط ہر دو برادر سید در ذکر قلب در ذکر افزود - و پو اکرون خط می افزاید و تعظیم خط کردید صاحبان من کلام بسخن مردان جان دارد فقیر از مردان خدای تعالی میگویم البتہ تاثیر تم باذن اللہ خواہد داشت کہ مصرع ہر چہ استادزل گفت همان میگویم با جواب خطوط میخوانید ہر گاہ خط می آمدہ باشد جواب ارسال کردہ می شدہ باشد حسرت فوت اوقات نوشتید ہنوز وقت است توجه فائبانہ مہذول است رابطہ نگاہ دارید - برای شفا شکم فاتحہ خواندہ شد و بجاے تعویذ بسم اللہ الرحمن الرحیم خواندہ بدست دم کردہ بر شکم مالیدہ باشید کہ خیر شود بپایان سلام رسانیدہ شود والسلام -

## مکاتب (۷)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَوَعَدَ نَفْسَكَ مِنْ مَحَابِبِ الْغُفُورِ - برادران عزیزان من سلکما اللہ تعالیٰ سبحانہ - بعد سلام خط شما بدو رسید محمد اسلم رسانید محظوظ شدیم - سخن همان است که گفتیم که سلوک را تا آنجا که محمد عابد داند استعمال کنید و آئینده اگر زنده ماندیم با تمام آن شاید موفق شویم بالفعل صورت آنست که بیاد کردن شما ما فقر را جمعیت فیضان می شود خطا با و کثرت با و غلط از ناظر او حاضر و غائباً و محمد عابد را همان سبق است که هر چه پیش آید بآن متاثر و متلذذ شده پیش رفته باشد و دعا محمد عابد خوب است و ما را هم بدعاے ظہر الغیب یاد کرده باشند و السلام -

## مکاتب (۸)

فرزندان گرامی سلامت باشند - بعد سلام خطی که بر خورداری محمد اسلم نوشته بودید - خواندیم خوش شدیم دعا خیر کردیم از خانه و سوا سن نموده باشید روز جمعه در حوالی مسجد جامع شورش شده بود در شهر مورچه بندی شد حقیقت محمد اسلم خواهد نوشت

که بر ناید ز جانت بی خداوم

ترا یک پند به از هر دو عالم

و این فقیر را هم یاد کرده باشید و السلام -

## مکاتب (۹)

بعد الحمد لله تعالیٰ والصلوة والسلام علی رسول الله و تبلیغ الدعوات نگاشته می آید - که خطر رسید سخن همانست که سلوک خود را تا سلوک محمد عابد رسانید و بعد نماز فجر و مغرب می نشینید متوجه من جانب الله سبحانہ جمعیت شود خاصیت این طریقه علیہ است و سبقهای ابتدا را هم تکرار کنید و پیش هم بروید غرض از تکرار سلوک که بمنزله تقنین قوانین علمیہ است حصول ملکہ است و استحضار قواعد مقدمہ آنست رفع خطرات هم از همین می شود لیکن بتدریج ۱ - گرچه عاریت است اول کار - ملک گردد بکثرت تکرار - محمد عابد بداند که جهان سبق باشد و از آخر آن خبر دهد ۲ - اول او آخر هر شنبی به ز آخر او حبیب نمنا می - بنده چنان شود که گویا بنده موجود و معلوم هم نشده است تا فعلی و صفاتی و ذاتی داشته باشد از خود حیلوله قائمست بکایک این را نمیتوان فهمید ۳ - اوجدی شخصت سال سختی دید ۴ - تاشی روی نیک بختی دید ۵ - تا جان کنی خون نخوری پنجه سال ۶ - از قال تراره نمایند بحال - شمار که تربیت محمد حسن و گفتیم این اجازت خاصه است اگر نصیب باشد بعد آن اجازت عامه شود در رابطه باعث توجہ غائبانه است و دعا خیر البته کرده باشند

و از اعتکاف و ضبط نوشته بودید - هر دو مبارک باد - در نوافل نیت مطلق صلوة و نفل مخصوص - کفایت کند - و در قرأت مختار اند - اگر چه در حدیث و نصوص است بآن خجک باید زد و الا با اختیار مصلی است هر قدر فرصت و ذوق دست دهد در از تر و الا بمقتضای - قضای نماز و این هم همین دستور قتلش شش رکعت است و بست هم آمده است حضرت مرشدی رضی الله عنه رکعات بسیار میگذاردند فقیر در آنوقت با نظر میل نداشت که بهیچ همت مشغول دیدار ایشان بودم - الحمد لله علی ذلک و نماز فی الزوال چهار رکعت بیک سلام بعد از وال آفتاب قبل از ظهر الطول قرأت بهتر و کسی که جذب او مقدم بر سلوک او باشد مجذوب سالک است و عکس آن سالک مجذوب این هر دو بزرگ صلاحیت ارشاد دارند اول اولست و دوم دوم و در طریقه حضرات ما اول معمول است و از مجذوب نقطه و سالک فقط تکمیل مقصود است که کمال ندارند و تکمیل فرع کمال است اصلاح انشاء عمده مطلب نیست - بیار آن جنقه سلام رسانیده می شود جواب این خط نوشتم - بسم الله الرحمن الرحیم برای هر مطلب و هر مرض نوشته باشند به نیت مخصوص المرض که این کلمه جامع خیرات است رالبطی باعث توجبه این طرف و باعث ترقی و رفی و فناست - نوشتن مکاتیب این نابکار چه احتیاج از سلف بس است و اگر نیت صالحه در آن باشد اجازت است و اهل را باید نمودند تا اهل را - من منع الجمال علما فقد اضاءه من منع المستوحین فقد ظلم - با هر کس بقدر حوصله او و طلب او سخن باید کرد و الا اسرار که و داوای است اگر بدست نا اهل افتد اگر نه فحشاء قائل را بدنام کند و اگر بفهمد منسوب بخود میکند شما تجربه ندارید - اصلاح دیباچه آن بروقتی دیگر موقوف ماند و السلام علیکم -

### مکاتیب (۱۰)

دوستان سلکم الله تعالی سبحانه - بعد سلام رفته شما رسید فرحت بخشید شما بنام حضرت امام زین العابدین عسمی هستید نام سپهر موافق آن باشد محمد باقر یا محمد جعفر و اگر بنام جد خود عبد الله مختار آید - جواب مطلب دوم آنست که هر چه بتدریج شود بقا دارد و مصرع بچهل سال شود پخته کاسه چینی به معجزه اهرام موقوف بروقتی است سوای آن کدام روز است که شما را ترقی نیشود و شکر نعمت سبب زیاده آنست و حال شما کم از استاد عا و شما نیست مصرع نگه دانی سهل باشد قدرانی مشکل است علاوه مذکور آنست که ما را نسبت به شما تجلی نیست حرص در علم محمود است و السلام علیکم و علی من لدیکم -

### مکاتیب (۱۱)

السلام علیکم و علی خیکم و علی من لدیکم - هر که در اینجا از شما ارادت طریقه علیه میکند کائنات من کان او را



بگوئید بعد از آن انجامیاید اگر اجازت هم خواهند این هم خواهد شد -

### مکاتیب (۱۲)

محب الفقر اخوی فی اللہ سلامت از آفات باشند - رقعہ شریفہ رسید و خبر سند ساخت بعد  
 صورتی هم مقدر است چون فواید طریقہ میسر است شکر بجا باید آورد و امیدوار مزید باید بود -  
 و آنچه در واقعہ دیدند بطور پیوست مشعر از استعداد است که رویای صالحہ جز نیست از نبوت شکر  
 باید کرد که بخیر گذشت و در آن ترقیات نصیب شود که در پیشاور فقیر را آزاری روی داد و معتد و مشتند  
 بعد صحت حضرت فرمودند که ملا عبد السلام ما و شما در میدان مرض سب تا ختم شما که جوان بودید پیشتر  
 قصد بیع دادند و با پیریم مارا بقدر بس است و این مرض شما کار بست سالہ سلوک شما که دفعہ اثم حمد اله  
 و آنچه نوشتند که ازین بنده کلام جنابت بظہور آید بود که بر حقیقت این امر آگاه ساخته متنبہ سازند -  
 عزیز من در قرآنست الصابرین والصادقین والقانین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار امام  
 زاهدی در تفسیر زاهدی تعجب کرده که این جماعت را که باین صفات موصوف اند چه حاجت استغفارت  
 و در پیش حضرات جایی تعجب نیست که ترقی ایشان نسبت بملایکہ بہمن معاصی است که تو بکنند -  
 و ناوہم شود و بر تو بہ و نہامت در جات قرب کہ مترتب شود کہ ملایکہ را از آن نصیب نیست کہ با معاصی  
 کار ندارند و نتایج آنہم نیایند و چون ملایکہ ازین آگاہ نبودند گفتند کہ - استجبل فیہا من یفسد فیہا و یسفل لہا  
 و حق تعالی در جواب گفت اتی اعلم بالاعلمون و چون کلمہ اعلم بالاعلمون مفید استمرار است تا ابد الا بدین شرافت  
 انسان در بہشت جاودان جدید بر ملایکہ ظہور کند و ملایکہ می بینند حق تعالی ایشان را بر وضعی آفریدہ  
 کہ تا قیامت در جات و تا ابد الا بدین باید پیغام بر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یک روز و مجلس قریب صد بار  
 استغفار میکردند و ازین بزرگتر چه گناہ از انسان است کہ - و جودک و ثوب لا یقاس بہ و ثوب  
 و حکمت درین است کہ خدای تعالی منزہ است و بندہ حادث و از عدم منجرج سیدہ رودی و ممکن  
 در دو عالم ہرگز نشد و اشدا اعلم کہ حق تعالی بیکار نیست و رحمت دایم باز است و بندہ ہمیشہ  
 محتاج پس دوام استغفار ضرورت و صحبت نصیب شود - و درین جزو زمان وجود آن برادر  
 قیمت است مصدر فیض عالمی شوند اگر چه ہمہ اہل روزگار قدر آن ندانند کہ دنیا دار الحجاب است  
 کہ درستان از دشمنان ممتاز نیستند و نصیحت نیست و المسترحون فی ذکر اللہ یضع الذکر عنہم اثم اللہ  
 فیاتون یوم القیمۃ خفا و متابعت سنت -

کیفیت استغراق حضرت آخون صاحب | حضرت آخون صاحب ہمیشہ در ذات حق محوی ماندند و متغراق

برایشان چندان غالب بود که اکثر اوقات از اکثر یاران می پرسیدند که شما از کجا میاید و نام شما چیست حاضران وقت ازین حالت سخت تعجب میشدند و متحیر می ماندند شیخ شرف الدین محمد زکریا میگویی که ما را دارم که روزی حاکم شهر شخصی را بدعوی قتل حکم قصاص کرد و فرمود که قاتل را بجهنم ببرد - اگر قتل و بموجب شرع شریف درست باشد بچوب تره کو تو الی برده گردن بزنند والا خیر - مدعیان بر قتل او اصرار داشتند عرض که هنگامی که من بپاشیده بودم من این روز بشوق شرف ملازمت پدر و تاجاه حضرت آخوند صاحب رفته بودم در استیجاران و برادران جمع بودند - و همین مقال غم بود خبر معتبر از نتیجه آن فرسیده بود - اتفاق حضار مجلس برین شد که الحال حضرت آخون صاحب از محکمه می آیند از جناب ممدوح حقیقت اقصی معلوم خواهد شد و همه در انتظار تشریف آدمی حضرت بودند چون حضرت تشریف آوردند و نشستند محمد ابراهیم و میان عبدالکریم برادران ایشان از ایشان حقیقت آن مقدمه دریافت کردند تا در مسئله سوال از جناب هیچ جواب ندادند آنها ساکت شدند بعد از آن از جناب فرمودند که سجده ای که مرا آفریدم را ازین مذکورات هیچ خبری نیست که چه شد و چه نشد - اکبر صاحب نواسته آخوند صاحب میگفتند که بعد از وفات آخون صاحب روزی پیش ملا محمد قاضی مفتی مرحوم رفته بودم بر سبیل تذکره احوال استغراق حضرت آخون صاحب گفتند که در یک محکمه مقدمه سترگ و مباحث عالیه بود - و گفتگو و شور و در محکمه بسیار شد بعد از آن که مقدمه مذکور فیصل شد از باب عدالت همه برخاستند و از محکمه رفتند شیخ الاسلام همچنان نشسته ماند چند بار دست بر زانوی ایشان زدیم تا که از حالت استغراق برآید چنانچه بعد از آن که از حالت استغراق آفاقه شد گفتند که همه رفتند الحال ما هم میرویم -

و نیز اکبر صاحب میگفتند که اکثر اوقات در طعام چاشت حضرت آخون صاحب دیر میشد و الله ام برای تقاضا و طلب ایشان مرا میفرستادند که برای خوردن طعام زود بیارند - که دیر شد اکثر جناب ممدوح به بیت و لعل میگزرا نیند تا آنکه نماز هم از مسجد گزارده می آمدند بعضی اوقات برای تقاضا که می آمدیم اکثر بسبب غلبه حال جواب میدادند که چه هنوز من طعام نخورده ام - از خوردن و نا خوردن طعام هم خبر نداشتند احوال ایشان چه در سفر و چه در حضر و چه در خانه و چه در شهر بدین منوال بود -

بعضی میدان حضرت بیان کردند که برای زیارت حضرت آخون صاحب از راه دور و دراز می آمدیم و اتفاقا ایشان در آنوقت در محکمه می بودند از افراط اشتیاق برای دیدار ایشان در محکمه فرستیم که از دور دیدار کنیم ما را استیجار هم ایشان را مستغرق حال خود میدیدیم -

بیان اثر توبه حضرت آخون صاحب نسبت شاه محمد و صاحب رحمه الله شاه محمد و صاحب رحمه الله که از خلفای حضرت



آخون صاحب بودند در رساله خود حسب ذیل می نگارند -

کیفیت تو جودام علی بنجاب مولانا و مرشدنا و یا دینا محبوب یزدان قطب زمان سید عبدالسلام قدس سره نسبت فقیرانیست که این فقیر سراسر تقصیر از صغیرین شوق صحبت سراسر سعادت اهل الله داشته که بگو و در بدر میگردید و از هر جا که بوئی بمشام میرسید بے اختیار خود را در آن محفل میرسانید شده شده در خدمت یک صاحب رسید که طریقه ایشان یسوی بود و لیل و نهار مشغول بجهر میبودند و چون که فقیر ذوق طرق طریقه علیه نقشبندیه میداشت و در آن طریقه علیه جبر بالکل مفقودست لهذا سوسه و خطر و بر خاطر خطور میکرد لاجرم از خدمت ایشان بهره برنداشتم و در خود اصلا اثری از صفائی و تزکیه ندیدم ازین معنی بسیار دل تنگ شده و بجان آمده متفکر و محزون می بودم که جده و والده معظمه که ازین طریقه علیه نقشبندیه بهره داشت و شب و روز در یاد آئی میگذرانید بر حال این فقیر مطلع گردیده فرمودند با پدر و بزرگواران هستند و نعم و اندوه میگذرانند - فقیر حقیقت و رواد تمام و کمال در خدمت ایشان ظاهر نموده و نکات قف شده فرمودند اگر میخواهید که ازین طایفه مقدسه شریفه بهره مند شوند و مشرف گردند - درین زمان از شهر کشمیر بایقین سن حضرت آخون ملا عبدالسلام قدس سره بوده اند - و مثل و مانند و درین طریقه علیه کسمی میباشد یقین است که اگر در خدمت ملازمان ایشان برسید محفوظ خواهید شد و در نیاب سعی بلیغ نمایند شاید که حق سبحانه جل شانده بواسطه ایشان هدایت نماید چون بر این ماجرا مطلع شدم - عاشق و دیوانه و منقاد حضرت ایشان گردیدم و در پی سراغ ایشان بی آرام میبودم و وسیله میخوانستم هزار تردد وسیله بهرسانید و خود از خدمت شریف ایشان مشرف گردانیدم - در مجلس اول بهمین فرمودند که پسر نام شما چیست و کدام کار مشغول هستید و کجا سکونت دارند فقیر در جواب حضرت ایشان انچه راست بود - اظهار نموده چون نام شریف جد بزرگوار فقیر قدس سره معلوم شد بسیار بسیار التفات نمودند و عنایات و تفضلات مبذول نمودند اندر آن اثنا فقیر مافی الضمیر خود معروض داشت - فرمودند که در طریق با استخاره مقدم است از یک روز تا هفت روز هر چند فقیر موقوف بر استخاره نگذاشته بود و اظهار اعتقاد خود ظاهر نمود قبول نداشتند - و فرمودند که امشب استخاره نمایند هر چه رو میدهند فردا صبح در نیجا بیایند و اظهار بکنند - چون فقیر شب استخاره نمود و دید که گویا حلقه آراسته اند و صاحبان مراقبه کرده در میان ایشان چون چهاردهم حضرت ایشان نشست سر مبارک برداشتند و بخادمی فرمودند - که محمود شاه را در میان حلقه نشانید چون تنگی بسیار بود خادم گفت که در حلقه جایی نیست عقب بنشینید این سخن مفهومی نموده خود برخاستند و فقیر را در میان حلقه نشانیدند و مراقبه فرمودند چون صبح شد فقیر خوش و خرم و خدمت ایشان آمده تمام

رو بای شب ظاهر نمود - فرمودند که از درگاه اقدس شمار قبول نمودند و شکر حضرت حق تعالی جلشانه بجا آید  
 و بعد نماز عشا حاضر شوید که با شما را داخل طریقه نقشبندیه علییه بنیامیم حسب الامر چنان کرده شد چون بوقت نماز  
 عشا حاضر شد داخل طریقه نمودند بوقوف قلبی مشغول ساختند - بگرم حضرت حق سبحانه فی الفور قلب  
 جاری شد و ذوق محبت سجد و داد و در روز برین نگذشته بود که فرمودند که محمود استعداد شما بلند است  
 به جمعیت بالطنی خواهید رسید فقیر آنچه لوازم آداب بود بجا آورد و بطبیقه روح سر فراز ساختند برین چند روز  
 گذشت بعد از آن بطبیقه سر مسرور گردانیده بعد از آن بعد چند روز فرمودند که ذکر کعبس کرده باشید  
 فقیر چند روز عمل نمود کشایشها دید - چون قاعده حضرت ایشان آن بود که یوم پنجشنبه و یوم دوشنبه  
 حلقه خستم حضرات مینمودند و هم مجبان و مخلصان حاضر می شدند - روزی پنجشنبه بود - بعد ختم حضرت  
 طرف فقیر متوجه شدند فقیر احوالی خاص روی داد و دید که سقف خانه شق شد و حضرت سرور کائنات  
 علیه الصلوٰۃ والسلام فرود آمدند و جناب سرور عالم صلی الله علیه و سلم جای که حضرت ایشان می نشستند نشین  
 فرمائید و صحابه کبار و حضرات چهارده خاواده عظام نیز حاضر شدند و حلقه کرده نشستند و حضرت ایشان  
 از جای خود برخاسته متصل فقیر نشستند عرض که جد فقیر مغفرت پناه رضوان و دستگاه جناب حضرت آخون  
 ملا محمد نازک صاحب قدس الله سره بر خاسته عرض کردند که این فرزند امیدوار خلعت ست جناب سرور کائنات  
 علیه الصلوٰۃ والسلام قبول نموده ملازمی را فرمودند که صند و قیچ که در آن خلعتهاست بیاورد - خدا و حم حسب الامر  
 عالی فی الفور صند و قیچ چناری حاضر نموده از میان آن ردائی سفید بردارده و بطن قطب عالم غوث الاعظم  
 مرهم دلها می دردمندان حضرت شاه نقشبند مشکل کشار ضعی الله تعالی عنه داد ایشان بحضرت جبرئیل  
 فقیر سپردند ایشان مصحوب بابا محمد معروف نبیره خود نزد حضرت آخون صاحب فرستاده فرمودند که شاه  
 محمود را بپوشانید ایشان آن ردای مبارک گرفته در خدمت حضرت سرور کائنات علیه الصلوٰۃ والسلام  
 آوردند و پیش نظر مبارک آن حضرت فقیر از سر تا پا پوشانیدند - و همه حضرات مبارکباد نمودند - الحمد لله  
 رب العالمین چون فقیر با فافت آمد و سر از مراقبه برداشت و حضرت ایشان نیز سر از مراقبه برداشته در محراب  
 رفتند از درون دروازه رازنجیر دادند - فقیر عقب ایشان رفته حلقه دروازه زد و فرمودند که کیستید فقیر نام  
 خود بر زبان آورد و گفتند که بروید حقیقت معلوم است چون فقیر خوش بسیار بود - چیزی نادیده دید و در  
 پی پایان یافت دست بردار نشد تا آنکه حضرت زنجیر را کردند و فقیر را درون محراب طلبیدند - فقیر واقعه خود  
 اظهار نمود و فرمودند که مبارکباد شما را که دولتی یافتید بروید و کس نگویید بعد از آن فقیر تا مدت درانیات  
 بود گاهی بی هوشی دست میداد و گاهی بی هوشی لیکن در مراقبه در مجلس شریف آن سرور عالم علیه الصلوٰۃ والسلام

میرسیدم و مغفرت بدیدار برانوار میشدم و کشف قبور نیز دست داده بود. در هر مقبره متبرک که میرنتم و بالمجاهد ایشانرا  
 میدیدم - و حالتی میگذاشت که کس نمی تواند نوشت تا اینکه بدیدار انگلی کشیدم و مدتی دیوانه ماندم  
 چنان از خود رفته که اصلاً هوش دنیا نداشتم به اکل و شرب هم نمی پرداختم حتی که آشنایان دست بردار شده بودند  
 و توقع افاقه نداشتند تا که غره ماه رمضان المبارک المعظم شد حضرت ایشان کسی را مدغانه فقیر فرستادند  
 و فرمودند که محمود شاه را اینجا بفرستند - که درین ماه پیش بابا شد فقیر قبول نموده و فقیر را در خدمت حضرت ایشان  
 فرستادند و فقیر پیش حضرت ایشان رسید آن شب شب قدر بود - و همه یاران حاضر بودند حضرت ایشان به فقیر  
 فرمودند که بطرف ما خالی بنشینید در آن حالت خاص رود او و بدیدار گو یا یک حویلی از یک تخت جواهر ساخته ماهی  
 مروارید در آن آویزان کرده اند و در آن حویلی صرف فقیر بود و در دل میگذاشت که این حویلی از حویلی های مثل  
 بهشت است و فقیر را غایت نمودند و درین فکر بود که دو شخص بدشکل و میب پیداشدند و فقیر اگر نتوانست بافتند  
 و چندان سختی نمودند که دست از جان برداشت در آن اثنا حضرت ایشان حاضر شدند و آن دو کس را فرمودند که ایشان  
 پسر دست بردار شوید آنها قبول نکردند و قصد بیه افزودند - بعد از آن مجبور شده خود را محض فقیر در پیش آن  
 دو کس گذاشتند و فقیر را رخصت کنانیدند و گفتند که زود بچانه خود میرید و فقیر دوان دوان از آنجا بیرون آمده  
 در شالی زار رسید و دید که حضرت ایشان هم از عقب تشریف شریف می آرند و فقیر را میفرمایند که زود بچاهم  
 خلاص شده آدمیم چون فقیر افاقه رسید و سر از مراقبه برداشت حضرت ایشان هم سر از مراقبه برداشتند و فقیر خواست  
 که حقیقت واقعه خود را بعضی ساند جناب ایشان سبقت نموده فرمودند که مبارک باد و هم یاران را فرمودند که همگی  
 مبارک باد نمایند غرض از آن شب فقیر آهسته آهسته از دیوانگی بهوش آمده بصحت پیوست بعد از آن حوال خود  
 بزرگ غفلت مشاهده میکرد و اصلاً آگاهی در خود نمیدید - این معنی بجناب حضرت ایشان عرض نمود فرمودند که  
 سه مقام است معلوم الکلیف - و مجهول الکلیف - و معدوم الکلیف و از هر سه عالی تر مقام معدوم الکلیف است  
 شما را این مقام دست داده است شکر الهی بجا آرند و توجه به نوسه که بوده است هست خاطر جمع دارید  
 بر فقیر این قسم چیزها هزاران هزار گذشت از آن دو حرفی بقلم آمد -

(۳۳) در خدمت آنون صاحب | شیخ شرف الدین زبگیر بیان میکنند که وقتی که حضرت آخوند صاحب در حویلی محله گوجواره  
 مشرف شدن شیخ شرف الدین | سکونت میداشتند بتاریخ دوازدهم برج الاول که عرس مبارک حضرت رسالت پناه  
 محمد زبگیر از زیارت سرور عالم | صلی الله علیه و سلم میشد اراوه کردم که در خدمت حضرت بروم و نیز شیخ محمد باقر کادوسی  
 صلی الله علیه و سلم | بهمین خیال در خدمت حاضر شدند بعد از نماز عشا که از مسجد آمدند حضرت آخون  
 صاحب فرمودند که ما پیریم ما را لطافت نشستن نیست شما با خواهند بنشینند و شغل باطنی مشغول باشند

ایشان دراز کشیدند بایان قریب با پای ایشان شستیم و یک پای مبارک عابد کاوسی برزانوی خود گرفتند و پای دیگر ایشان فقیر برزانوی خود گرفت و پای ایشان میمالیدیم و مشغول خود مشغول بودیم تا آنکه نصف شب گذشت محمد عابد کاوسی بفقیر گفت که شمار خواست نسبت فیصل این شب از حضرت کنند من گفتم که شما بگوئید ایشان تکرار کردند و گفتند که بر شما مهربان ترند شما بگوئید و همین مکالمه بودیم فجوای دلش بیدار و چشمش در سکر خواب فرمودند که چه مکالمه و این دراز نشغل غفلت نه کنید باز خواب رفتند بعد یک گترے باز همین ندکد با هم شد باز فرمودند که چه مکالمه دارید و روزی در حوض مکان گوجاره مشغول شغل باطنی باشید فقیر گفت آرزوی فیصل است فرمودند که از شب چه قدر گذشته باشد گفتم که نصف شبی گذشته باشد فرمودند که بروید و تجدید وضو کنید و بمواجه نشینید فقیر سر اسیمه بر خاسته تجدید وضو نموده نماز تجدید او کرده متوجه بمواجه نشست که درین اثنا معاینه نمود که پهلوی راست حجره از طرف قبله شق شده جناب رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بالباس فاخره تشریف می آرند و زیاده از نصف حجره برابر فقیر رسیدند بلا حظه این واقعه مهیت و در هشت بر فقیر مستولی شد و بهوش گردید -

(۳۳) و در آنکه که از ان اهل خدمت باطنی محمد شاه صاحب که همشیره زاده حاجی عبدالسلام صاحب قدس سره که بودند حضرت آخوند صاحب پیدا است | همسر حضرت آخون صاحب قدس سره بودند - فرمودند که عبدالستار میر پدر رصاعی من بودند - از حضرت آخون صاحب عقیدت میداشتند و در خدمت حضرت مدوح شبی روز حاضر می ماندند و شب و روز خدمت گزاری میکردند و روزی من نزد عبدالستار میر رفتم و دیدن و جزا زیادت حضرت آخون صاحب هم مشرف شدم - درین اثنا دیدم که صاحبی رسیدند و آخون صاحب ایشان را به نیم قامت تعظیم دادند و ایشان پیش روی آخون صاحب نشستند و با هم آهسته آهسته گفتگو کردند - بعد چند گھری چون رخص میشدند و شان و آخون صاحب گریه نمودند - و بوقت رخصت هم آخون صاحب به نیم قیام تعظیم کردند - من بمشاهده این احوال متعجب شدم و پرسیدم که این چه واقعه بود فرمودند که این عزیز ازل خدمت بودند احوال ازین عالم میروند بر اے و دایر و رخصت آمده بودند - ازین وجه تعظیم و تکریم او شان کردم - از ان روز معلوم شد که حضرت آخوند صاحب قدس سره هم از اهل خدمت بودند - اهل خدمت پیش از اهل خدمت برای وداع و رخصت آمده بود -

(۳۴) بر مقام بیدار کشید از بلا ی برون عبدالصبور صاحب مرید حضرت بیان کردند که سالے در ایام زمستان ملک بر آمدن آخوند صاحب از جنون کشمیرے آمدیم و چند کس دیگر همراه بودند - و خواجہ عبدالوهاب چند کس را به تصرف باطنی هم همراه بودند چون بمنزل پانچال رسیدیم معلوم شد که برفت و با و بسیار است و از خوف برفت ملک کسی قصد عبور نمیکرد و همه پس پا بودند - اتفاقاً من پیش قدمی نمودم و بهینکه بر سر کوه

رسیدیم باد شدت بر خاست برف ملک باریدن گرفت راه عبور مسدود شد تا یکی در چشمهای مایان افتاد و یقین شد که از هلاکت نجات نیست و رهان حالت یاس پیر و مرشد خود آخون صاحب را بخاطر آورد و مدد ایشان خواستم و ران آشنا دیدم که ایشان تشریف آوردند و چند گام پیش من رفتن گرفتند عقب ایشان من رفتن آغاز نمودم عقب من خواجہ عبدالوہاب و مسافران دیگر میرفتند و ہمہ مایان ہیچ اثر برف و باد نمیشد تا آنکہ بر نقیب و پستی کوہ رسیدیم - و از تاریکی خلاص یافتیم و راه نمودار شد و حضرت از نظر غایب شدند - و مایان از آفت عظیم نجات یافتیم -

(۲۵) واقعہ اسلام گفته فرستادن حضرت عمرؓ بابا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان میکنند کہ در اربعین ششستہ بودم و حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم شبی در واقعہ دیدم کہ مکان کلان بہفت طبقہ است - بر طبقہ بر آخون صاحب و ایشان را برادر خود خواندن | بالا جناب سرور کائنات تشریف فرما اند و دو بزرگ طرف راست و دو بزرگ طرف چپ نشسته اند - بزرگی کہ طرف راست بودند یمن گفتند کہ ملا عبد السلام را سلام من بگویند چونکہ من آنوقت ملا عبد السلام را نمی شناختم لہذا مرتبہ دوم فرمودند کہ ملا عبد السلام کہ بجلہ گوچارہ می مانند و کیل بادشاہ اند او شان برادر من اند شما سلام من برسانند - بزرگ دوم کہ بطرف راست بودند فرمودند کہ ملا عبد السلام کہ در محلہ گوچارہ می مانند برادر من اند شما سلام من برسانند - مگر با وجود این تاکیدات تا مدتی انفاق رفتن بخدمت جناب آخون صاحب نقدین بجا نرفتہ ہمہ حال واقعہ بیان کردم گفتند کہ آنحضرت کہ شما اولاً ارشاد فرمودند حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودند و آنحضرت کہ ہار دیگر ارشاد فرمودند حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودند -

(۲۶) حضرت سعد بن شخصہ بزیارت درویشی عمر از فرزندان سید حاجی مراد بیان کرد کہ من بعد جستجو سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ بسیار از حضرت آخون صاحب معیت کردم - بعد پانزدہ سال درخواست و سلم توجہ آخون صاحب دیدار جمال مبارک سرور کائنات نمودم - حضرت مہدیج مرا تعلیم حصول این سعادت فرمودند - چون متوجہ شدم یک مرتبہ سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شد بجز و مشاہدہ این امر بزرگ بے اختیار شدہ از زبان من ہر آنکہ حضرت سلامت سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شد فرمودند کہ ہر گاہ سر مبارک آنحضرت ظاہر شدہ بود جسم مبارک ہم ظاہر ہی شدہ - اضطراب چہ بود -

(۲۷) واقعہ ضیافت آخون صاحب بہار گاہ شاہ عبد السلام صاحب رحمہ اللہ کہ صاحب باطن بودند حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از پیر و مرشد خود شیخ شرف الدین محمد زکیر بیان کردند کہ



شب در واقع یک باغ دیدم که هر چهار طرف آن جو بهای بودند و دیدم شخصی از طرف خانه رسید پرسیدم که این باغ کیست گفت این باغ پیغمبر خداست گفتم ایشان کجا هستند گفت در همین حویلی و همین جانیفات ملا عبد السلام کرده اند گفتم آخون صاحب کجا هستند گفت ایشان هم در همین جا هستند گفتم پیر من خرف صاحب کجا هستند گفت او شان هم همین جا اند فرمود تو هم همین جا برو گفتم چگونه بروم که در اذن و اجازت نیست مبادا ناراض شوند باز گفتم که شمارا چه قرب است فرمودند که من سلمان فارسی ام در همان نام ترا هم نوشته ام چنانچه خود فرست بر آوردند و نمودند و گفتند که این اسم تو هم در جاست پس همراه ایشان در خانه رفتم دیدم که جناب سرور کائنات صلی الله علیه و سلم تشریف فرما هستند هر چهار طرف صحابا گرداگرد نشسته اند سلام عرض کردم جواب دادند بعد از آن بطرف حضرت آخون صاحب شمام سلام کردم حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودند بنشین بموجب بر شاد بجائی در پهلوی شام نشسته شد گفتند که کجا بودی گفتم درین باغ در آمده بودم - حضرت سلمان فارسی مرا در اینجا آوردند گفتند خوب شد گفتم حضرت صدیق اکبر که هستند مرا نمایند حضرت آخون صاحب و شما با اشاره نمودند پیش جناب مدح و رثم بود و صافه با نامه بجای خود نوشتم درین اثنا خوانها آوردند و نزد هر کس خوانی بردند - و در هر خوان پنج پنج پیاله گران بودند و در هر پیاله شربت بود و در یک پیاله برنج ننگ بود - همه شربت خوردند من نیز خوردم بعد از آن خوانها برداشته سفره چیدند - بعد از آن بعد فراغ طعام برخاستم و رخصت گرفتم - حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم از آخون صاحب نسبت فقیر چیزی فرمودند و آخون صاحب آن امر از شما ظاهرا هر نمودند - شما بمن گفتند - بعد پوش آن امر فراموش نمودم - شیخ شرف الدین گفتند شما مبارک است شما را تسلی دادند - و آنچه در کفرت حضرت آتون محمد بنی عرف ملک که فرزند آتون دختران حضرت آخون صاحب بود بیان کرد صاحب مدعی مسافت که بارش بسیار شد راه آمد و رفت و بیات بند شد مردان بر لایه حیدر سیلاب میرفتند حضرت بمن فرمودند که برخیز هم برای دیدن سیلاب میر ویم هر گاه که بر پای شرف کدل رسیدم راه از طغیان آب مسدود بود - حضرت بطرف من نگاه کرده فرمودند که چشمان خود را ببند - بند کردم باز فرمودند که چشم واکن چون واکردم حضرت و خود را در زمین پائین باغ بهشت با فتم از مشاهده این حال براندام من رفته افتاد - چونکه از هر طرف سیلاب عظیم بود - و صدا های مهیب مسموع میشدند نمیدانم واقعی آن صدا های چه بود - مگر خیال میکنم - که آن صدا های افتادن مکان بود بر من سخت آثار خوف پیدا شدند - حضرت فرمودند که مترس به طرف قبله متوجه بنشین و بخیل باطنی خود مشغول باش در تنه گری بدین منط استجانت قسم باز فرمودند که اگر میخواهی که از اینجا برویم باز چنان

خود پوش بوجوب امر ایشان چشمان خود بند نکردم باز فرمودند که واکن چون واکرم براه مرور موضع کند رپور که طرف عیدگاه است خود را یا فتم ایشان پیش پیش فقیر طرف عیدگاه میفرستند چون نظر بر عیدگاه افتاد آن هم پرازا آب بود - چون متصل درختان چند رسیدیم دیدم که بالای درختی از چند شخصی است که بدست خود اشاره مینمایند که از همان طرفی که آمدید - واپس بروید راه مسدود است - از مشاهدۀ این واقعه حضرت فرمودند - که چشم از پوش چشمان را پوشیدیم باز فرمودند که واکن چون واکردم - دیدم که بسرا راه محله مزوره که این طرف عیدگاه است رسیدیم - از اینجا آهسته آهسته همراه حضرت بجانه آمدم -

(۲۹)

بعد وفات حضرت آخون صاحب

شیخ شرف الدین محمد زکیری نگارنده که محمد رجب که از مخلصان خاص دیدن محمد رجب حضرت را بحالت العقیدت حضرت آخون صاحب است و از مدتی حواله فقیر کرده بودند حیات و گفتگو از ایشان پیش از چندین سال آمد رفت میکرد بعد از حال حضرت هم باز رجوع بجای کرده و گفت که بخاطرم گذشته بود که باستانه حضرت مخدوم بروم - شب در واقع دیدم که گویا بیرون مقبره حضرت خود که راه مرور آستانه حضرت مخدوم است رسیده ام شما هم از همان راه از آستانه مراجعت کردید گفتم کجا بودید گفتند در آستانه بودم شما هم بروید بعد از آن حضرت آخون صاحب را هم دیدم فرمودند که مادر آستانه حضرت مخدوم بودیم شما هم بروید که شمارا هم می طلبند و خود درون مقبره خود رفتند و همان اشنا بیدار شدم قصد کرده بودم که بروم جمعۀ بر آستانه حضرت آخون صاحب برای فاتحه بروم اتفاق نشد امروز یوم دوشنبه است علی الصبح بر آستانه حضرت رفتم بیرون حجره بدستور ساده شروع بغافه نمودم - بگو ششم آواز آمد که از راه درون بیا از راه درون رفتم چون اندرون در آمدم از خود رفتم دیدم که سرا پرده ایست چون پرده برداشتم حضرت آخون صاحب را نشسته دیدم سلام کردم - جواب دادند - و بعد از آن اشارت و بشارت نسبت رفتن پیش محمد را هم پد رسن نمودند و فرمودند که در اینجا رفتن خوب است و نیز ارشاد شد که هر چه از جناب حضرت مخدوم می طلبی ما شمارا بجای حضرت مخدوم هستیم لیکن چونکه ما ازین عالم رحلت نمودیم لهذا الحال از یاران ما شما - آن خواهید یافت مشارالیه که طالب صادق است تسلیم کرد و تمهیل نمود -

(۳۰)

بر حضرت آخون صاحب

بعد از آنکه صاحب بیان میکردند که روزی حضرت آخون صاحب مرگی که غرق می شد از آن برآمد نشسته بودند حجام اصلاح مو سرور و میگرد که یکایک بر ایشان



حالت دیگر طاری شد و فرمودند که بجزار و بر خاسته در حجره رفتند و حجره بستند و تا ساعتی درون حجره نشستند بعد از آن در واکرده برآمدند و دیدم که بسیار پر عرق بودند - در پشت ایشان دو جازخم بود که از آن خون جاری بود - بعد ما لحجه آن باز اصلاح تمام کنانیدند - همه ما ازین واقعه سخت متحیر شدیم - لیکن جرأت هیچ کس نشد که از حضرت ماجرایی آن پرسیم این واقعه را بقیه تاریخ در روز وقت قلمبند کردم - تا که اگر گاهی موقعه شود از کیفیت این واقعه اطلاع شود - بعد چندی اندرون یکسال شخصی از سوداگران حاضر شد - و اقدام حضرت بوسید و چند کیسه با پر از زر نذر گزرا نید - و عرض کرد بتوجه حضرت معه مال از هلاکت نجات یافتیم حسب وعده این نذر حاضرست حضرت قبول فرمودند - بعد از آن چند روزی مانده مختلف گفتگو کرده اجازت خواست و رفت - روزی از درم اتفاق ملاقات افتاد و من از او پرسیدم که این چه واقعه بود که شما میگفتند که بتوجه حضرت از هلاکت نجات یافتیم حسب وعده نذر حاضرست او گفت که من از راه بحر قلزم در مرکب با اموال تجارتی بغرض تجارت به ممالک مختلفه رفتم بودم چون این اموال در ممالک مختلفه فروخت نموده مختلف اموال آن ممالک بوقت واپسی می آوردم در راه مرکب من در بحر قلزم بوجه طوفان در میان دو سر کوهی افتاد و قریب بود که از تلاطم امواج پاره پاره شود و ما همه اموال غرق شویم - چون که من مرید حضرت بودم دل خود سوسوی حضرت متوجه کردم - و عرض نمودم که این وقت توجه حضرت ست بتوجه مرا ازین مملکت به نجات رسانند و اگر ازین بلا معه مال سلامت برسم - چندان که مال دارم عشر آن نذر خواهم گذاشت - لکن چند برین نگذشته بود - که کسی از پائین مرکب را برداشته از زمینیان هر دو سر کوهی که برآورده در آب روان کرد - و از تلاطم امواج آئینه گزندی بمرکب و را کبان نرسید - تا آنکه بکناره رسیدیم - و سفر بحری با ختام رسید پس حسب وعده زر عشر قیمت مال حاضر نموده نذر گذرانیدم - چون تا صبح در روز وقت این واقعه دریافت کردم او گفت که در یادداشت خود نوشته ام شمارا خواهم نمود - بعد از آن روزی در بیاض خود یادداشتی که نوشته بود بمن نمود من نوشته گذارتم چون بتاریخ در روز وقت آن واقعه مقابله نمودم - که حضرت در حجره رسته نشسته بودند و چون از حجره برآمده بودند بر پشت دوزخم داشتند یکی برآمد و متحقق شد که آن روز حضرت بدین ضرورت در رسته نشسته بودند و بر آوردن مرکب زخم خورده بودند -

واقعه نذر دخت نزد شاه محمد علیم در ویش بیان کردند - حضرت آخون صاحب روزی یکی را از فقرای آخون صاحب و تنبیه باغبان خود نزد باغبان خود فرستاده او را طلبیده فرمودند که شاخ درخت کیلاک را از متصل درخت با دام بود - چربی و شکستگی و از خدا ترسیدی او انکار کرد و قسمها خورد و فرمودند که دخت

پیش مانالش کرده است و شخصی را فرستادند که اصل حال دریافت کند چون آن شخص فتنه تحقیق کو ثابت شد که فی الواقع باغبان شاخ آن درخت شکسته بود.

واقعه (۳۳) متعلقه علم آخون صاحب بابا محمد صدیق خلف بابا محمد رفیع همدانی بیان کردند که همی در پیش دایم برای طلب بر خطرات خواطر

بمجرد خطرات این خطره فرمودند - که طعام موجود است اما سر دست گفتم که مرا بخانه رفتن ضرورت دارد حضرت رخصت شده بخانه رسیدم چون بار دیگر رفتم نیز گرسنه شدم فرمودند که نان خانگی و پاره شکر بطریق متوجع رسید است و موجود است و پیش من آوردند و تا کید خوراندند - و پاره خود هم تناول فرمودند - و هنگام مرض اخیر آخون صاحب بخواب گفتم که از بدتی براسے زیارت آخون صاحب زرفته ام - رفتن ضرورت در همان خواب دیدم که عزیزم گفت که جنید وقت بیمارست و ازین عالم خواهد رفت برو از زیارت ایشان شرف بر خاستم و زیارت ایشان شرف حاصل نمودم و باز گاهی ترک زیارت نکردم -

واقعه (۳۴) متعلقه کشف شیخ رحمت الله بیان کردند که روزی برای قلم دروستانی بیاد دار رفتم و از انجا زیارت حضرت آخون صاحب

جناب چیزی نابایستی گفتند چون چیرے حاضر بود سایلان به بد زبان پیش آمدند در خاطر ام آمد که این خلوس که برای قلم دروستانی است بد هم لابد و ن اجازت مبادرت کردن نتوانستم ناگاه به خطاب فرمودند که در جیب شما یک پیسه که برای قلم و دوا هست بد بخت فکر چیست آنها کی دست بردار خواهند شد بی آرام خواهند کرد زود دادم و روزیکه برای بعیت رفته بودم - هر چه برای نذر برده بودم مخفی زیر مصلاناده بودم جناب را از مکاشفه معلوم شد و به اکبر شاه صاحب بنیره خود فرمودند که از زیر مصلان ز نذر بردارید - شیخ مذکور نیز بیان کردند که دزے محصله نایب جاگیر بجهت طلب شدت نمود و در دل فقیر گذشت که ایشان را باین همه عاوسه حال تعرض این چنین بی اوبان چیست - سراد استغراق برداشته باین فقیر خطاب کردند که پیش من بیا - قریب انوی جناب رفتم فرمودند که ترا با مورما چه کار در کارهای ما از آینده دخل نداده باشند -

واقعه (۳۵) متعلقه قوت شرف الدین محمد زکیر بیان کردند که در ایام اعتکاف پسر حراف را از اهل محله باطنی آخون صاحب بخواهش و برای تلقین اسلام بخدمت حضرت آخون صاحب آوردند - حضرت او را مشرف باسلام کرده نامش شیخ رسول گذاشته در حلقه نشاندید و توجیه دادند و با قلب و بلکه قلب تمامی اشخاص که موجود بودند جاری شد -

واقعات متعلقه تصرف حضرت آخون صاحب در اعانت مریدان بقوت باطنی ابی بی سوده نلیه با حرمه بنت عزیزی کار

مردان حضرت آخون صاحب بود بیان کرد که دختری از آشنایان من بیمار شده قریب بمرگ رسیده بود بر سر عیادت او رفتم - والدین او مرا مرید حضرت آخون صاحب دانسته تغذیه کردند و بخانه خود رفتند - چون بوقت شب در آن مکان خواب کردم - خواب های مهیب دیدم تصرف بلای بیمار را تنگ کرد - در همان شب آخون صاحب را مشاهده کردم - که میفرمایند چیکینی گفتم حیران ام که تصرف بلای بیمار را تنگ آورده است فرمودند خیرست غم نخور سوره اخلاص بخوان - سوره اخلاص خواندم - مرتبه دوم باز همان طور دیدم مرتبه سوم بصورت و شکل طفل خردسال نمود گریتمش هر دو دست بخلق وی زدم - و او را کشتم - بظمت سوره اخلاص و بعد حضرت آخون صاحب ازان مملکه نجات یافتیم - و بیمار را نیز هانوفت صحت شد -

و نیز بیان کرد که دختر دیگر اشد بیمار شد و من برای عیادت او رفتم مادر و پدرش مرا بگذشت در انجا مانده بخواب رفتم دیدم که چاراقی متوجه بیمار اند جزأت و فیه احدی نداشتم - حیران بودم که حضرت آخون صاحب بیرون آوردند فرمودند که سوره چیکینی گفتم حیرانم که باین بیمار چاراقی متوجه اند و میخواهند که بکشتن فرمودند که اسم اعظم بخوان و برو - و آنها را بکشت - بفرموده ایشان هست پیدا شد و با اسم اعظم مشغول شدم و رفتم و شتم - از مشاهده این حال افعی سویمین راه سوراخی گرفت - و افعی چهارم راه بیرون گرفته گریخت - ببرکت اسم اعظم و بعد حضرت آخون صاحب من از شر آنها و بیمار از بیماری نجات یافت افعی چهارم که گریخته بود بخانه ام رفتم بر زنی که در خانه من بود و بر دخترم متصرف شد هر دو بهوش شدند - درویشی در هم سایه بود او دریافته بخانه ام رسیده بود و وظایف مشغول شد که تصرف آن رفت و هر دو بهوش آمدند - و نیز بی سوره علیها الرحمة بیان کرد که بدیده خود دو کان بقالی میگردم - مردمان دیده از دست مقدم ظالم بجان آمده بودند بمن گفتند که شما مقدم - و دیده قبول کرده ازین ظلم بایان را خلاصی دهید حسب مشوره با اعباد الوهاب قبول کردم و زمینی گرفته کشت و کار نمودم - بعد چندی بیمار شده تا بمرگ رسیدم - و در روز تنفس بهم نماند و جسم همه سرد شد و مردان مرا مرده پنداشتند بعد ازان دیدم که از آسمان نردبانی فرود آمد - و حضرت آخون صاحب ازان فرود آمدند چند پایه باقی بود که عصا بطرز خطیب بدست گرفته بطرف من فرمودند که سوره بی بی خوار گیر گفتم آزار دارم گفتند که خیرست مقام تشویش نیست بر خیز و خود بهر طور که فرود آمده بودند باز همان نردبان با آسمان رفتند و من از بخودی هوشیار شدم خود را چاق و تندرست یافتیم -

و انکه متعلق اثر توبه افعی آخون صاحب | اباج محمد صالح بیان کرد و بخانه ام و دختره تولد شد حضرت آخون صاحب شریف آورده انگشت شصت بر قلبش نهاده توبه دادند - از آنوقت تا حال که بهر پیچیده سالگی رسیده است قلبش با اسم ذات بدستور آب دریا جاریست الحال

آن دختر در نکاح محمد شاه است او هم همین نقل کرد که قلبش بهمان منط جار است۔

دائیات متعلقه کشفه شیخ محمد عابد کاوسی که خلیفہ اول حضرت آخون صاحب بودند میفرمایند کہ محمد جعفر و مرتبه حضرت آخون صاحب از من گفت کہ بہ پشاور براسے دریافت صحت مرزا جمیل بیگ خواہم رفت شما نیز رفاقت کنید انکار کردم۔ روز دیگر کہ بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم جناب محمد جعفر را مخاطب ساختہ فرمودند کہ اگر بہ پشاور میروند سیر خواہد شد و صحبت مرزا جمیل بیگ ہم بسیار خوب است و نیز بیان فرمود کہ مدعی شعر مولانا و روم۔

علم حق در علم صونے کم شود | این سخن کے باور مردم شود

گفتگوئی داشتم روز دوم در دل خطر گذشت کہ معنی این بیت از حضرت استفسار کنم در اثنا آن فقیر را مکرر این خطر ہے آرام ساخت روی مبارک بجانب عاصی کردہ فرمودند کہ یکے را معنی بیت باید گفت دیگرے را چنین و چنان فقیر را این مکاشفہ اندیشہ شد۔ خطرہ از دل دور کردہ متوجہ مراقبہ شدم و اثنہ حضرت حضرت خواجہ معز اللہ کاوسی بیان کردند کہ حضرت فقیر را نائب جاگیر قاضی القضاات جناب آخون صاحب نسبت مسلکین خواجہ ملا مراد الدین خان صاحب کہ برادر اکبر حضرت بودند بہ سکہ صدر روپیہ تنخواہ مقرر عنودہ بہمراہی فقیر خانہ نواب ابوالبرکات خان تشریف بردند و درخواستی در باب معافی مبلغ مذکور خود داشتند نواب در خلوت بود اطلاع کردم حضرت را طلبید بعد از ملاقات درخواست بدست نواب صاحب دادند بعد مطالعہ نواب گفت کہ حضرت اولاً علاج مرض من فرمایند و بعد از ان کار حضرت خواہم کرد۔ از چند روز دست راست من بیکار شدہ و بالکل از حس و حرکت رفتہ است حتی کہ برابر سر برائے جواب سلام ہم نمی جنبید۔ حضرت دست خود را بالائے دست نواب صاحب گذاشتہ سر ہمراہی انداختہ متوجہ برداشتن مرض ایشان شدند قریب یک گھڑی گذشتہ بود کہ بعد آن ہمین کہ بلزعی خود از بازوی نواب صاحب جدا کردند نواب سکہ بار سلام بہمان دست از زمین برداشتہ جناب ایشان نمود و بہ ہمین ساعت بہ محمد موسیٰ تحصیلدار کہ در علاقہ اوشان جاگیر بود طلبانیدہ خود عرضی ایشان حوالہ فرمود کہ مبلغ سکہ صدر روپیہ معاف باید کرد ہر چند مشارالیعرض کرد کہ عالمی خواہد شنید و درخواست خواہد کرد کہ ما را ہم معاف کنند نواب صاحب فرمودند کہ نمی بینی ایشان اینوقت مرا زندہ کردند دست بیکار شدہ را بحال خود آوردند زود در ضامی ایشان باید کرد۔

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب عثمان صاحب بیان کردند کہ میر محمد مقیم ہیچکس از فقر اعتقاد نسبت شخصی و غمور آن چہ فرمودہ نہ داشتند مگر از یک و نیم کس یک آخون صاحب و نیم حاجے

عبد السلام صاحب و نسبت آخون صاحب گفتند که مرا افلاس بسیار بود تقاضای چند هزار درم جاگرم بر من بود از حضرت آخون صاحب احوال خود عرض کردم ارشاد فرمودند ترا دولت دنیا و عقبی میخوانند بعد از هر نماز صد و سیصد مرتبه خواه پانصد مرتبه اسم یا و اب هب بشه و طیفه خوانده باشند بهیچگاه این وظیفه را از دست ندهند میر صاحب چنین کردند بعد چندی بعد پیشکاری نایز شدند و شهید شده دولت عقیقه بهم یافتند

عثمان صاحب بیان کردند که میر فقیر الله فرزند میر محمد مقیم صاحب بیمار شد و شفای بیمار به اقرت قریب المرگ گزید میر صاحب هزار روپیه نذر خدا قبول کردند و برای تعویذ بخدمت آخون صاحب مرافرت کردند بخدمت حضرت رسیده درخواست تعویذ کردم فرمودند که میر صاحب بگویند که آنچه نذر قبول کرده اند بزودی ادا سازند همین تعویذ است میر صاحب فوراً نذر را کردند فرزند فوراً صحت یافت

خواجه محمد زمان عرف زبکی مرید حضرات سهر و رویه بودند بیان کردند که میلان طرغ و ائمه متعلقه کشف حضرت آخون صاحب نقشبندی داشتند در آنوقت خواجه محمد آفتاب صاحب در اهل نقشبندی مشهور بودند مگر از او نشان من اعتقاد نداشتم محمد اسلم تعریف و توصیف حضرت آخون صاحب پیر و مرشد کردند بنا بر آن دل من بهم بطرف ایشان رغبت کرد در همان ایام شبی در واقعه دیدم که حضرت شاه نقشبندی بصورت شاه جمال قلندر که زنده بودند در دیوانخانه تشریف میدادند همه مریدان حضرت و من هم مودب نشسته ام از من فرمودند که خانه خواجه محمد آفتاب خواهیم رفت من بهم گفتم ایشان رفتم درین اثنا بیدار شدم و از بے اعتقاد می خود از خواجه محمد آفتاب صاحب استفسار نم نمودم و بخدمت حضرت آخون صاحب رفتم از محمد اسلم عمومی من عالم و نامم پرسیده طرغ یاران خود متوجه شده تاحی واقعات خواب بعینه از من فرمودند و بجهت ملقین فرموده بملقه خود آوردند

خواجه محمد ابراهیم بیان کردند که از مدت دراز از رومن ملاقات آخون صاحب حضرت آخون صاحب بودم روزی معرفت شیخ احسن الله ملازمت حاصل شد اهل مجلس استدعای دعا نمودند جناب دست برداشته و عا فرمودند بدل من خطر گذشته که اگر برای من هم دعای خیر کنند خدای تعالی بتوسل ایشان فضیله کند بجز داین خطر طرغ نقیر متوجه شده خود بخود حق من دعا فرمودند

خواجه محمد اکرم بیان کردند که مرتبه دوم خبر رسیدن عبداللہ عبداللہ خان شاه کاسه کشمیر خان شاه کاسه عالم شنیده مع خواجه عنایت الله در

بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم تا راجه فرار خود مع وابستگان ظاهر نمود مشوره طلب کردم ارشاد فرمودند که آنچه من خواهم گفت بفهم شما نخواهد آمد هرگاه که بسیار پرسیدم فرمودند که آنچه در خرچ کشتی و غیره کردن میخواهند نذر خدا تعالی کنند - خاری در پایی شما خواهد خلید - و عبد شفقان این مرتبه نخواهد رسید من بخیاال نیاوردم - و مع قبایل کشتی کرده فرار شدند عبد الستار میر که خدمت گزار حضرت بود حضرت از دوبرپ نصف شب فرمودند که رسیدن شاه کاسی در شهر موقوف شد - این مرتبه نخواهد رسید و فرمودند که این سراز کسی نباید گفت چنانچه شاه کاسی و ظفر آباد رسیده بسبب مقابله خواه ابو الحسن خان شکست خورده از ان سوکه آمده بود در تخت -

بتوجه حضرت آخون صاحب از زیارت عادل شاه بیان کردند که مرستی پیش آمده بود در آستانه حضرت حضرت مخدوم مشرف شدن شخصی حسن مخدوم رفته ختم بخواندم روزی اتفاق ملازمت حضرت آخون صاحب شد - حال خواندن ختم دریافت فرمودند که زیارت حضرت مخدوم صاحب شد یا نه ختم نه فرمودند که امر ختم بخوانند و خاموش نشسته باشند زیارت خواهد شد آچنان کردم بتوجه جناب آخون صاحب زیارت حضرت مخدوم صاحب شد -

واقعه مشعلقه تاثیر توجیه شیخ مشرف الدین محمد زبگیر بیان میکنند که روزی محمد رفیع سوداگرازا کاشغر حضرت آخون صاحب - با چند اشخاص دیگر خدمت حضرت آخون صاحب حاضر نشده بود منجمله همراهیانش یک مغل بخاری بود که توجیه حضرت آخون صاحب در واثر کرد و وقت شب باز رسید چون دروازه مسجد مسدود بود در شب تاریک منج نشسته ماند و بخیاال به ادبی دروازه وانگناید چونکه آن شب بستان و هفتم رمضان بود حضرت مع تمامی یاران درین شب بیدار بودند - ناگاه دروازه مسجد و اشدر - مغل اندرون مسجد آمد حضرت فرمودند که شما این وقت در شب تاریک چه طور آمدید - حال ارادت خود بیان نمود و حال دل خود اظهار نموده مرید حضرت شد بعد از ان محمد رفیع با جمیع یاران از مشرف بیعت حضرت مشرف شدند -

واقعه زنده شدن مرغ مرده اکبر شاه صاحب بنیره حضرت آخون صاحب بیان کردند که از زبان خواجه بتوجه حضرت آخون صاحب خیر الله صاحب عرف صح که خویش صاحبزادی خمر و حضرت آخون صاحب بودند شنیدم که میگفتند اهلایه فقیر خود سال بود در خان خانگی بسیار داشت روزی که بر معنی را چنان پنجه زد که رودهای او از شکم بیرون آمدند - اهلایه من گریستن آغاز کرد و هر چند دلاسا میداد تسلی نمیشد و مرغ بجان گردید - درین اثنا حضرت آخون صاحب از بیرون آمدند چون اضطراب



او بنایت دیدند فرمودند که مرغ پیش من بیارند - آوردند در هر دو دست خود گرفته متوجه او شدند  
بعد ساعتی بر زمین گذاشته را که دند چنان صحیح و سالم شد که رفتن آغاز کرد - اثری از آن ورنجی  
بر وجود وی باقی نماند -

واقعۀ سگالته حاطه از مملکت  
اگر شاه صاحب بنیره حضرت آخون صاحب زبانی والده خود یعنی صاحب  
حبس ولادت بتوجه حضرت  
حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بزمانه ولادت صبیۀ بوجه حبس ولادت  
برای تعوید مریضه خود را بخدمت حضرت فرستادم - ارشاد فرمودند که حاجت تعوید  
نیست مطلب حاصل شد - فی الحقیقت من از آن مملکت پیش از رسیدنش مخلص یافته بودم -  
مطلع شدن حضرت آخون صاحب بخطرہ خواجہ رسول عن اگسر بیان کردند که روزی بخدمت  
خواجہ عبدالرسول وجواب گفتن آن - آخون صاحب ششمنه بودم که خطی بفرزندان خود نوشته  
برای لغاف فقیر دادند چون خواندم نوشته بودند که درزش اینطریقہ انقبہ بسیار باید کرد به پادشاهان  
و پادشاهان را دکان و امرا و امرا را دکان باید رسانید ازین معنی در دل فقیر خطرہ پیدا شد که ارادہ  
حضرت آخون صاحب نیست که پادشاهان و پادشاهان را دکان را داخل مریدان نمایند لغاف خطیار  
کرده - پیش حضرت نهادم - حضرت بطرف دیگر شخص متوجه شده جواب خطرہ ام این دادند  
که متقدمین از صحبت پادشاهان و امرا اجتناب میکردند و صحبت ایشان سم قاتل میدانستند  
مگر متاخرین این را جایزدانستند بدین نظر که هر چند پادشاهان بصحبت درویشان و پیش  
نمی شوند الا از برکت صحبت ایشان از ظلم باز میمانند و طرف انصاف متوجہ  
می شوند -

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب شیخ نورالله کشمیری که مرید حضرت آخون صاحب و بیان کرد  
ورهای محبوس بتوجه حضرت - که در عهد حکومت نواب افراسیاب بیگ خان پسر او  
علی رضایک ظالم بود و وی مسمی هدایت الله خاوی مرا به تهمت ناحق در حبس کرده  
با انواع عذاب معذب ساخته آخر هزار روز پیچیده مانده گرفته از قید را که درخواستم که بیاد  
وی بروم و همین نیست از مسکن خود روانه شدم در راه شوق زیارت خواجہ دامگیر حال  
شماره اول بخدمت خواجہ رفتم بعد دو ساعت رخصت گرفتم رخصت عنایت نکردند و فرمودند  
که جائیکه قصد رفتن دارید در اینجا رفتن صلاح وقت نیست بخانه خود بروید آری و بلی گفته  
روانہ شدم و بخانه هدایت الله رسیدم بمجر در رسیدن کو تو ال شہر رسید و با دیگر هدایت الله



لا با متعلقانش محبوس کرده برود - و مرا هم یکی از متعلقانش تصوریده مقید ساخت چون به محبس رسیدیم بر نوافه میدگی خود نشویند و پناه به حضرت خواجه بردیم - بعد چند ساعت دیدیم که محافظان محبس از حفاظت من غافل اند فرصت و وقت غنیمت انگاشته از آنجا برآمدم - و احدی پرسسان حال من نشد و بتوجه خواجهازان بلای من ناگهانی ربائی یافتیم -

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت سخی بابا - محمد ابراهیم صاحب داماد سخی بابا که سرگروه مجاوران خانقاه حضرت امیر کبیر سخی بابا را قید کرده و من بسبب تربت که با اهل خانه حضرت آخون صاحب داشتم - از خانه و نیز از خود استدعای دعای خلاصی او گفتم و در روز شبی بعد نماز تجمیدارشاد فرمودند که آقای سخی بابا یعنی حضرت امیر کبیر سید علی بهمانی از در بنجیده اند بدینوجه راه سفارش مسدود است کسی را قدرت و طاقت سفارش نیست - بدینوجه خلاصی او ممکن نیست چنانچه بعد از آنکه زمان نواب موصوف مشاارالیه را با پسرش بقتل رسانید -

تعبیر خواب محمد طاهر که حضرت آخون صاحب ارشاد فرمودند - شیخ محمد طاهر صاحب بیان می کنند که من شبی خواب دیدم که غریبه میگوید که شما در آخر روز خواهید مرد - از حضرت آخون صاحب تعبیر خواب متوحش پرسیدم فرمودند خوب دیدی آخر روز مردن تمام عمر گذرانی است الحمد لله که فرموده ایشان بطور آمد تا حال بعمر شصت و پنج سال ام و معلوم نیست که عمرم تا کجا است -

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت شخصی - خواجه محمد عارف عرف میان میان میکنند که من و برادر من عبد الخالق بمسریازده و دوازده سالگی مبتلای مرض چیچک شدیم خواجه محمد سخی غالوی با حضور حضرت آخون صاحب رفت و دو تنی که رفتند بعد از آن دو تنی دیگر برای حبیب الله و حفیظ الله دو فرزندان دیگر خواستند - حضرت فرمودند که اول برای فرزندان خود چنانگرفته بودی و دو تنی دیگر نوشته داده فرمودند که ازین چهار یکی خواهد مرد چنانچه حفیظ الله انتقال کرد -

انظر جلالت اثر حضرت بابا محمد صدیق صاحب کشمیری بیان کردند که روزی حضرت آخون صاحب حسب آخون صاحب بر ملازم صوبه دار کشمیر درخواست و التهای بنده در باغ من تشریف فرما شدند - شخصی تباپوشش از ملازمان صوبه دار کشمیر از پیشتر در باغ درآمده بی اجازت بالای درخت توت رفته توت میخورد حضرت از من پرسیدند که این شخص کیست - عرض کردم که نمیدانم همچنین مردمان بعلبه می آیند بی اجازت بالای درخت بارفته میوه هم میخورند و نقصان شاخهای درختان هم میکنند باستماع این سخن خواجه نظر

تیرسوی اونگہریست فی الحال آن شخص از درخت بر زمین افتاد و بهوش گردید بآلتیکہ هیچ دقیقہ از مردنش باقی نماند چون چنین حال دیدم بتفریح و بازی پیش آدم نماز خون و ہراس صوبہ و اکثر شیر نر زہ بر اندام من افتاد پس حضرت خود بر فاسستہ چند قطرہ شربت نبات در وہان دی انداختند و بتوجہ حضرت از جان و قالب او عو کہ در ہوش آمد و من اورا بخانہ اورسانیدم۔

واقعہ متعلقہ کا ملیت حضرت آخون صاحب میان شعبان بیان کردند کہ مادہ تہ بتلاش مرشد کامل ماندم از اولیای زمانہ خود زبانی روح حضرت شیخ نورالدین روز می برای ہمین مطلب بر آستانہ حضرت شیخ نورالدین صاحب صاحب قدس سرہ کہ از اولیای کرام اند۔ رفتم و چنین گرسنہ نشستم دیدم کہ حضرت شیخ نورالدین صاحب التشریف آورده فرمودند کہ الحال در کشمیر مثل آخون ملا عبدالسلام صاحب وکیل بادشاہ اسلام دیگر کا طے نیست پیش او برو و استفادہ کن و سلام ما پرسان و بگو کہ بروز و شنبہ و پنجشنبہ ختم ہمہ حضرات میکنی ختم ما چرا میکنی علی الصباح افتان و خیزان بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدہ ازین واقعہ اطلاع دارم و ہیئت نمودم و جناب آخون صاحب از ان روز ختم شیخ موصوف ہم جاری فرمودند واقعہ متعلقہ کشف اکبر شاہ صاحب بنیرہ حضرت بیان می کنند کہ علاء اللہ کہ از مریدان حضرت بود بیان کرد کہ حضرت آخون صاحب روز می نزد ہندوی از ہنو کشمیر بضرورت کاری رفتہ بودم و وی چند نان بازاری بر لے من حاضر آورد و من حوالہ آدم خود کردم و از انجا برآمدہ حاضر خدمت حضرت شدم دیدم کہ سایلہ بینوا شہرنامی می نواز و حضرت را خوش نمی آید پس بمن فرمودند کہ مرا از دست این شخص خلاصی دہ و چند نانی کہ ہمراہ شما است حوالہ کنید فی الفور تعمیل حکم نمودم۔

از توجہ حضرت آخون صاحب مرض من خواجہ محمد وفا کہ از مریدان حضرت آخون صاحب است بیان کرد خواجہ محمد سخی بطرفتہ العین رنغ شد کہ من و خواجہ سخی عرف میان در خدمت حضرت آخون صاحب رفتم مشارالہ از مدت مدید بہ آنا شکم چنان مبتلا بود کہ هیچ چیز از طعام و شراب اورا ہضم نمیشد من از حضرت عرض کردم و برای شفا توجہ آنحضرت خواستم ایشان طعام چاشت بیرون طلب فرمودہ با ما ہر دو کسان تناول فرمودند و مایان را خورانیدند۔ از ان وقت مرض خواجہ محمد سخی رفت و چنان مرض اورا بصحت مبدل گردید۔ کہ گویا گاہی مرض نشدہ بود۔

بقرن حضرت آخون صاحب عبدالوہاب صاحب بیان میکنند بمر چارہ سالگی مرید حضرت شدہ بودم۔ عبدالوہاب خوش نویس گردید۔ بر لے سلام عید الفصحی بعد ہجرتین روز رسیدم جناب اناندرون خانہ تشریف آورده ستم تلم و پارہ گوشت عنایت فرمودند از دادن تلم بابی درخواست فرستم کہ خوشنویس خواہم شد چنانچہ

از توجیه ایشان بعد چند روز خوشنویس گردیدم۔

تقریر حضرت آخوند صاحب <sup>(۵۸)</sup> | البر شاه صاحب بیان میکنند که براسه شکست و ریخت مقبره بخار را طلب کردم - غیر از آن نسبت تعمیر مقبره - ایشان نموده نیامد - همچنین بدرگاه رسیده طول نشستم دیدم که بخارا فغان بخیران رسید پس رسیدم که حال چیست - تنبلیات از حد بی آورده گفت بعد انکار حضرت آخون صاحب تشریف آوردند ازین واقعہ عرشه براندام من انقاد حاضر شدم چنانچه مکان شکسته را بزودی درست کرد - و اجرت بهم کم گرفت -

پیشین کو <sup>(۵۹)</sup> | حضرت آخون نصیبت پناه ملا اعطاء الله مفتی خلیف ملا لطف الله مفتی بن ملا محمد اشرف صاحب نسبت موت بیماری مفتی شهید بیان میکنند که والد فقیر ملا لطف الله بیمار بودند چیل روزی خورد خواب بر بستر افتاد و بودند حضرت آخون صاحب برای عیادت رسیده برود دست مبارک خود بر سرش گذاشتند در دسر بالکل رفع شد حضرت آخون صاحب آنجا رسیده گفتمی خواب کردند بعد آن فرمودند که ملا لطف الله ازین عالم خواهد رفت دعا و مغفرت او و تعزیت حاضران کرده تشریف بردند ملا لطف الله بعد رفتن سفر آخرت نمودند -

تقریر حضرت آخون صاحب <sup>(۶۰)</sup> | البر شاه صاحب بیان میکنند که خواهر رحمت الله ظاهر نمود که از زمانه دراز نسبت بریفه و صحت او - بر مرض سنگ مثانه مبتلا بودم همیشه در معالجه او با کوشیدم مگر بیج نایده نیانتم چون از علاج اطباء مایوس شدم بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم حضرت تقویدی دادند از آنوقت خواب بسته خوردم - اول خواب آمد بعد آن بیدار شده چون بول کردم غلوه بمقدار سر انگشت خضر برآمد پس بعد بیهوشی بوش آدم از آنوقت چنان صحت گئی یا فتم که گویا گاهی درین مرض مبتلا نشده بودم - غلوه به اطباء نمودم و حال گفتم بالاتفاق اطباء گفتند که مایان هیچ نصیحت نمیتوانم - از طب فهم این چنین معالجات نامکن است -

رنج جنون محمد اسحاق شاعر <sup>(۶۱)</sup> | محمد اسحاق شاعر بیان کرد که مرا دیوانگی و جنون در عالم جوانی شد و الله ام بتوجه حضرت آخون صاحب - استخاره کردند معلوم شد که از دعای عبد السلام صاحب رحمه الله به خواهد شد پس مرا پیش عبد السلام صاحب رحمه الله در دلش بردند مگر تا مدت دوازدهج نایده نشد باز دوم استخاره کردند جواب یافتند که ملا عبد السلام صاحب آنکه وکیل بادشاه اسلام اند - پیش ایشان برزند چنانچه مرا پیش حضرت بردند و بتوجه حضرت معا جنون رفع شد بعد از آن ماهمه از بیعت حضرت مشرف شدیم -

واقعه کشف خوابه شریف الله زبانی غلام شاه | غلام شاه صاحب درویش بیان کردند که خواجہ شرف الله فرمودند  
 بوقت مراقبہ حضرت آخون صاحب و قبل از | خواجہ لطف الله که از مریدان حضرت آخون صاحب بود بیان کرد که  
 آنها را و بیان آن زبانی حضرت - | روزی بخدمت آخون صاحب رفتم ایشان تنها در مراقبہ بودند من

بتعالف شریعت سر بر آتیه انداخته در آن نشستم درین اثنا و حالت خاص مراد دست داد دیدم که سینه مسند فرشت  
 گسترده اند بریکه حضرت آخون صاحب بر روی دو بزرگ غلیم الشان نشسته اند ناگهان شخصی از در وارد  
 و درخواست تعویذ نمود بزرگی که بر مسند نشسته بودند از حضرت آخون صاحب فرمودند که باین عزیز تعویذ نوشته بدهند  
 حسب الارشاد ایشان تعویذ نوشته زیر زانوی مبارک خود گذاشتند چون در آن حالت افات شد حضرت بهم  
 سر از مراقبہ برداشتند من هم چشم کشودم حضرت قبل از آنکه من چیزی بگویم فرمودند آن تعویذ اینست و بدست  
 راست خود نمودند و فرمودند که بر طرف راست من جناب حضرت شاه نقشبند رحمه الله تشریف میداشتند  
 و میسند و دیگر جناب پیر و مرشد من تشریف فرما بودند - شما چرا راه سلوک اختیار نمیکنند -

واقعه متعلقه کشف | یادداشتی که نزد قاضی محمود صاحب قلمی شیخ محمد کاوسی است در آن شیخ مذکور می نگارند  
 حضرت آخون صاحب که بنا بر تاریخ ۱۴ ربیع الاول ۱۱۵۵ حضرت آخون صاحب ملا محمد حسن صاحب را علی از اعمال  
 باطنی تعلیم فرمودند فقیر آن شنیده به دل خود خطره کرد که این عمل حضرت از مرشد خود آموخته باشند بمحور این خطره  
 روی مبارک طرف نقیر کرده فرمودند که این در نکات الاسرار دیده بودیم و از حضرت مرشد خود گاهی شنیده ام

واقعه متعلقه کشف | سردار بیگ صاحب بیان می کنند که روزی باریقی که از ملا زمان صوبه دار کشمیر بود و -  
 حضرت آخون صاحب - و طلب صادق میداشت بخدمت حضرت آخون صاحب رفتم در آنجا دیدم که همه بزرگان  
 حاضر کرده با حضرت در مراقبہ نشسته اند از بس منفعیل شدم که در مجلس چنین بزرگان این شخص را چرا  
 آوردم - خواستم که آهسته آهسته بروم که درین اثنا حضرت سر خود از مراقبہ برداشته فرمودند که خوب  
 کردید که این شخص را آوردید -

واقعه متعلقه کشف | میر عبد الغفور بیان کردند که روزی من و وجیه بابا که مرید حضرت بود شب در خدمت  
 حضرت آخون صاحب | حضرت ماندیم - بعد از آنکه عشا حضرت بتلاوت قرآن مجید مشغول شدند دیدم که حضرت  
 تکرار الفاظ در قرائت میکنند - بدل خود گفتم که کلام الله ضبط ندارند ازین جهت تکرار الفاظ میکنند و  
 در اصل حضرت اقرار بودند بر قرائت هر یک حرف میخوانند و تکرار میکردند من واقف نبودم - بجز داین  
 خطره بطرف من دیدند و فرمودند که این چنین نیست که شما را خطره شده باز بتلاوت مشغول شدند -  
 حیدر بابا از من حال پرسید و مرا از حال قرائت حضرت آگاه ساخت -

(۹۹)  
زن عظیم بتوجه حضرت

شیخ محمد صابر که از فرزندان شیخ عبدالغنی ابن شیخ عبدالسلام است بیان میکنند که مادری  
آخون صاحب دوسیزاده چون عظیم نموده و فرزند نمیشد - روزی پدرم از حضرت آخون صاحب تعویذ میخواست  
فرمودند که دوسیب بیارید و دوسیب آورده حضرت بران دم فرموده دادند هر دوسیب مادرم خورد و دران  
سال بمرکت همان دوسیب من واسد الله هر دو برادر تو ام متولد شدیم هرگاه به حالت بلوغ رسیدیم -  
به خدمت ایشان میرفتیم بسبب استغراق روزی پرسیدند کیستند و کجا میباشند فنام شما چیست  
برادر صاحب حضرت میان عبدالکریم عرض کردند که محمد صابر و اسد الله اند که بسیب های آنجناب  
متولد شدند -

(۱۰۰)

بتوجه حضرت آخون صاحب انا وندی اگر شاه صاحب بیان میکنند که تا در میر ملازم میر عنایت الله بیان  
تا دوازده سال غله و نان یکخانه برآمد - میگردند که روزی میر عنایت الله صاحب دعوت حضرت کردند  
حضرت تشریف آوردند بعد ان فراغ - بوقت قیلوله چون حضرت در آن کشیدند من قریب رفته گیس را نی  
آغاز کردم - دران میان در دل من محبت و ارادتی تا هر گشت عرض کردم که خانه بنده را بقدر اهمیت لازم  
مشرف فرمایند قبول نموده تشریف آوردند سایل خانه فقیر از حضرت دعای فرید برکت کرد فرمودند که از جنس  
غله در خانه چیزی هست عرض کرد که یک آوند پراز مرغ سفید است فرمودند بیاروی آورد و حضرت  
نظر فیض اثر خود بر آن آوند کردند و ارشاد فرمودند که سر این را محکم به بند و مخرج آن از زیر آوند بگزار  
از آن مخرج هر روز بقدر حاجت برآورده باش انشاء الله تعالی کم نخواهد شد پس او همچنان کرد و  
تا دوازده سال از آن آوند خرج نمود هیچ کم نشد - روزی از راه تعجب سرشوش آوند برداشت دید که  
تمام ظرف خالی است و دانه از مرغ موجود نیست و از حرکت خود پشیمان شد -

(۱۰۱)  
صحت آستین زده بتوجه عبدالعظیم صاحب عمده دار محکم قضا بیان میکنند که در زمانه طفولیت من پدر و

حضرت آخون صاحب - ناخوانم بتلا بودم پدرم بخدمت حضرت آخون صاحب برو حضرت فرمودند که محمد مصطفی  
برای چه آمدید عرض کرد بر حضور روشن است پس مرا نزد خود نشانیدند و پدرم را فرمودند که بیرون  
نشینند و شخصی را اندرون آمدن ندهند و متوجه به بسوی بنده شدند - دران اثنا یک شخص پرمهیت  
پیدا شد و بطرف ایشان بعجز و ناز می گفت که حضرت من هم نفس میدارم کجا روم فرمودند چیزی  
میدهم بشرطیکه ازین پسر دست بردار شوی گفت قبول کردم و از نظر غایب شد - پس حضرت به پدرم  
فرمودند که صدقه بطور بدل صحت این پسر بدهند تا که صحت شود و گفت چه باید داد فرمودند که یک  
گاؤ دیک گو سفند بخته بمساکین تقسیم کنند او قبول کرد بنده را فرمودند - بر خیز گفتم بچه قوت فرمودند

قوت است بر خیزد با بر خاستم و آهسته آهسته روانه شدم و اثری از آن در و باقی نماند.

حضرت آخون صاحب بعد وفات <sup>(۹۹)</sup> محمود شاه که بهیچ حضرت آخون ملا نازک نقشبندی بود میان کرد که در <sup>۱۰۰</sup> صبح بدرجه محمود شاه به خلیفه خود پیام دادند همراه عبدالصبور برای تجارت بقصبة جمون میرفتیم شبی عبدالصبور بیان کرد

که امشب عجیب واقعه دیدم که ما و شما قصد زیارت درویشی داریم که باغ حضرت آخون صاحب در راه دوست گفتم که اگر از آن راه برویم - مبادا حضرت دروازه و اگر ده پرسند که گمایم و ندیده جواب خواهیم گفت اگر بگوئیم که پیش حضرت آمدیم دروغ خواهد بود و اگر نام درویش دیگر بگوئیم نامناسب خواهد بود دیگر کیف اتفاق رفتن شده هرگاه متصل دروازه باغ رسیدیم خود دروازه و او شد و چنان نمود که حضرت اندرون باغ استاده اند و ستار میر و بر روی حضرت استاده است و نظر حضرت بر افتاد و اشاره آمدن فرمودند و ستار میر را نیز برای طلب مایان فرستادند ازین واقعه براندام مایان رسته افتاد که الحال چه جواب خواهیم گفت نزدیک رسیده سلام عرض کردیم جواب دادند و فرمودند که گماید و گویا میردید گفتیم برای سیر آمدیم فرمودند که محمد عابد و محمد شرف بخیریت اند باز فرمودند که بهر دو کس سلام ما رسانید بعد از آن پرسیدند که محمد شرف اجازت طریقه حضرت قادریه و اجازت خرقه و کلاه از شاه ضیاء الله صاحب قادری گرفته است بنیال ملال ایشان گفتیم که ما را خبر نیست فرمودند که این امر واقعیت را خبر و اطلاع است و اسلام رسانند و بگویند که شما هر چه کردید خوب کردید.

واقعه جواب <sup>(۱۰۱)</sup> شیخ شرف الدین محمد که از آن ترقی شیخ شرف الدین محمد زگیر بیان میکنند که پیشه در اعتکاف حضرت آخون صاحب در عالم آخرت ظاهر می شود.

بعد نماز تہجد و در واقعه دیدم که گویا در آستانه حضرت مخدوم رسیدم مگر در جائیکه قبر مبارک ایشان است در همانجا قبر حضرت آخون صاحب است و در روضه

ایشان به نسبت سابق این تغییر نماید که در جای قبر ایشان آئینه فانی و روضه و درخت های انعام

خاص اند و قبر حضرت آخون صاحب از خاک است و اگر در او تخته های سنگ ماتری نهاده اند و نیز

گلکاری مس کنایه تخته های مسی درست نموده هم گذاشته اند و دروغه این اہتمام خواجہ محمد سالم

و اما حضرت آخون صاحب موجود و انداز تغییر میگویند که انتظار شما اشتیاق هر کدام که ازین شما پسند

کنند بر بالای تخته های سنگ خواهم گذاشت حدین اثنا بیدار شدم و بخاطر گذشت که حضرت پیر و تنگ

آخون صاحب را بر تہ ایشان نواختند که ادلیار بعد از حال ترقیست حضرت آخون صاحب

بر سبیل تذکره میفرمودند که ما حضرت مخدوم صاحب علیه الرحمہ مٹا از پستان حضرت رسالت پناه

صلی الله علیہ وسلم شیر خورده ایم الحال آن دولت که به حضرت مخدوم حاصل بود - بایشان ہم نصیب شد



بیان فرمودن حضرت آخون صاحب <sup>(رحمته)</sup> شیخ محمد صدیق صاحب فرزند شیخ رحمت الله صاحب بیان کردند خدمت آن عالم در خواب شیخ محمد صدیق - که شبی آخون صاحب را در واقع دیدم فرمودند که تو پسر رحمت الله هستی گفتیم بله پرسیدیم که حضرت خود در عالم دنیا صاحب خدمت بودند چون از دنیا بعالم آخرت رحلت فرمودند در اینجا هم خدمتی میدارند فرمودند بله ما را دار و غنم جنت کرده اند مشاهده بکن که کلید دروازه بالای نوشته شده است دیدم که کلمه طیبه بالای در نوشته شده بود باز فرمودند که یاران مرا بگو که محمد مقصود عزیزی کی یکی از یاران من است این طرف خواهد آمد - بعد از آن من اظهار عاجزی خود کردم - و توجه خواستم فرمودند که می باشد مگر باین جانب نروید بطرف خدا بروید چقدر وز حیات مستعار به چنین بسر باید کرد -

بعد وفات حضرت آخون صاحب بتوجه اکبر شاه صاحب بیان میکنند که در هنگام علالت فقیر شبی بسیار حضرت صحت اکبر شاه صاحب از مرض سخت تکلیف دلم داشت حضرت در آخر شب جلوه فرما شده فرمودند که با آزار داشتی بجز داین کلام تخفیف حاصل شد و حالت مبدل بصلحت گردید -

بعد وفات اشترکلام حضرت آخون صاحب محمد اکبر شاه صاحب نبیره حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بعد در خواب بمراکبر شاه صاحب - رحلت حضرت بر خدمت و کالت بادشاهی تقرر نقیر شد در هر سال در عیدین و دو شال از سرکار میر رسیدند بعد وفات حضرت در عید الفصحی از سرکار حسب دستور قدیم شال فرسیدند ازین امر بسیار مکرر بودم بوقت شب در واقع دیدم که گویا خدمت حضرت ایشان رسیدم و اظهار سعی خود عرض کردم سر مبارک بطرف دیگر گردانیده خشم گرفته فرمودند که ترا چه شد چرا چنین کردی از آن روز چنین خیالات از خاطر من محو شدند -

واقع گردانیدن روی اکبر شاه صاحب محمد اکبر شاه صاحب بیان میکنند که روزی در مقبره حضرت آخون صاحب انظار قبل بطرف مقبره حضرت آخون صاحب روی بطرف قبل و پشت به تربت شریف ایشان کرده مشغول خواندن در و د بودم - در آن حالت شخصی ظاهر شد و بهر دو دست خود بهر دو بازوی فقیر گرفتار و لبسوی تربت شریف ایشان گردانید - و گفت که شما روی خود باین سو نکنید که قبل شما ایشانند فقیر با صبر اب تمام روی بدان صوب کرد - و عذر تقصیر بجا آوردم -

حضرت آخون صاحب در خواب خواهد خواجہ محمد زمان بیان میکنند که حضرت آخون صاحب را شبی محمد زمان تکذیب بیان غلط فرمودند - در خواب دیدم فرمودند که برای فائده من به مقبره نمی آئی گفتسم حضرت من می آیم فرمودند که دروغ میگوئی اگر می آئی من چرا ترا نمی بینم بعد از آن از راه خجالت گفتسم بخدمت شیخ شرف الدین صاحب بیرونم باز فرمودند که این غلط دیگر است من خود آنجا همیشه می باشم



آنجا هم ترا گاهی نمی بینم از غلط بیانی خود شرمند شدم -

مریدی را در اعتقاد حضرت بوجه فضل الله خان فرزند راجی خان که متوطن دارالخلافه شاهجهان آباد موت غریزی شبیه پیدا شدن و از بود و قتی که به کشمیر آمده بود و بساطت خواجه محمد عظیم و خواجه محمد زمان گفتگوی متونی در خواب رنغ شده - که این مرد و مرید حضرت آخوند صاحب بودند مرید حضرت شده بود بعد چندی بیمار شد ابله او هم مرید حضرت بود برای حیات شوهر خود از حضرت دعا خواست فرمودند که ما دعا میکنیم لیکن اختیار بدست حضرت حق تعالی است امید نیست نیست چونکه در اصل عمرش تمام شده بود ازین عالم رخصت شد و وجه او را در اعتقاد حضرت شبیه پیدا شد در همان حالت شبی شوهر خود را در کمال جلال و شمت خواب دید پرسید که تو مرده بودی - این دولت از کجا یافتی او گفت بلی مرده ام حق تعالی بدعای حضرت آخوند صاحب مرا ایمان داد و باین مرتبه رسانید - علی الصباح گفت که در اعتقاد حضرت شبیه که واقع شده بود رنغ گریه و از خواب بنبه شدم -

در خواب به خواجه امان الله خواجه امان الله مرید حضرت که بعد انتقال حضرت پیش عبد الرزاق آمد و رفت خبر دادن و اتمه هدایت امیداشت سالی در عرس حضرت شاه نقشبند در مجلس ختم از شیخ شرف الدین نمودن حضرت - محمد زنگیر بیان کرد که امشب در پاس خورشید حضرت آخون صاحب را در واقعه دیدم فرمودند که فردا صبح برای ختم پیش شرف صاحب برو که ما هم همان جامی آیم عرض نمودم که فقیر را از قدیم آمد و رفت پیش عبد الرزاق است باز فرمودند که عبد الرزاق بیدیه رفته است ما هم پیش شرف صاحب میرسیم شما هم آنجا بیایید هر چند که فقیر را از شیخ عبد الرزاق خبر نبود که کجا است چون علی الصباح خبر گرفتیم معلوم شد که بیدیه رفته است بدین وجه بخدمت شما حاضر شدم -

و اتمه انتقال حضرت شیخ شرف الدین محمد زنگیر میگویند که چون وقت رحلت حضرت آخون صاحب آخون صاحب قدس سره رسید در ماه شوال ۱۰۸۸ هجری صاحب فرارش گردیدند حالت بیخوگی و فتنه برایشان غالب شد حتی که وقت نماز هم بیدار می ساختم تا آنکه در هر رکنی از ارکان نماز میگویم که حضرت الحال رکوع کنند و الحال سجده نمایند و الا در هر وقت از خود میرفتند تا چند روز در مرض الموت ماندند در حالت نزع فقیر از حضرت سوال کرد - و به آواز بلند گفت آخون صاحب - پس چشمان مبارکت و اگر دند و بزبان هندی فرمودند (جی صاحب) عرض نمودم که از مغایبات هم چیزی معلوم میشود فرمودند بلی گفتم چه فرمودند که تا سم بن محمد بن ابی بکر بن الصدیق مرا حی طلیعند من ازین وجه تکرار کردم که معلوم

شود و این گفتگو از عالم بیوشی است یا در هشیاری - باز فرمودند و ذکر اکر کردند و فرمودند که اینچنان نیست که شما گمان میکنید که من به بیوشی گفتگو میکنم من بهوشم و به قسم فرمودند که قائم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما مرا می طلبند بعد ازین در واقعیت بیان حضرت مراجعے شبک نماز غرضکه همین روز که هجدهم شوال در وقت شب بود قریب دو پهلوزین عالم فانی بعالم جاودانی حضرت مدوح رحلت فرمودند و داغ مفارقت ظاهر می دالم و هاجرت بر قلوب عقیدت مندان و مخلصان و محبان خود گذاشتند -

هر آنکه زاد به ناچار بایش نوشید | از جام وهر می کل من علیا فان

این روز بیست مخلصان و عقیدت مندان کم از روز قیامت نبود چنانکه مخلصان و محبان خبر یافتند حاضر شدند و تعداد حاضرین خارج از شمار بود - همه در سخت بیخ و الم مفارقت مبتلا بودند و غرض بعد نماز جنازه جنازه حضرت در خانقاه حضرت که متصل مکان حضرت واقع محله گوجهواره بود مدفون شد - چونکه در مخلصان و محبان حضرت اکثر علما و فضلا بودند بکثرت تواضع انتقال حضرت گفته که اندراج آن خالی از ضرورت و باعث تطویل است مگر - از آن بعض تواضع در ذیل مندرج اند -

ایم تواریخ مصنفه فضیلت پناه کمالات دستگاه خواجه محمد عمر معروف بوحید الدین خان  
قاضی القضاات هند وستان مقیم شاهجهان آباد و صاحب سجاده نشین حضرت آخوند خاجا

### قطعه تارخ

قطب عالم حضرت عبدالسلام | آمدن فیض و سعادت موهبت  
جانب دار البقا شد عاقبت | آفت تارخ و فوات اخیر  
بعد ارشاد جهانے چون روان | بود او بحر علوم و معرفت

### قطعه تارخ

درینا حضرت عبدالسلام آن مرشد کمال | که بود اندر ره حق کاروان لا اعمدا  
بدلای خدا جویان نیکو کار عموما | ز سال ز حال و نمودم حسین الازدهما  
روان شد جانب دار السلام مانند برهما | بگفتا با تفتی گو خواجه احرار عموما

### قطعه تارخ

پیر ماست سوار عرصه دین | مرکب خود ازین جهان چو بر اند  
و شفقت سیل خون ز دیده بر اند | سال فوتش الف کشیده سر و ش  
فلک از مهر زد کلاه بناک | گفت ہی نقش بند وقت نماز

### قطعه تارخ

مرشد باب قنوی شیخ دین عبدالسلام | از قضا چون در جوار رحمت اینز کففت  
هجده شوال یکشنبه دویزد گفت | سال و مه تارخ و یوم و وقت آن افغان

(۲۲) تواریخ مصنف شیخ شرن الدین محمد زکیر خلیفہ حضرت آخون صاحب قدس سرہ		
قطعة تاریخ		
آہ کہ رفت از جهان مرشد عالم مقام	مازم فردوس شد راہ نای امام	عالم نیکو شیم صاحب علم و حکم
محرّم و محشم صد نشین کرام	چون ز جهان کرد نقل سال فاش خرد	گفت ولی الہی رفت بدار سلام
قطعة تاریخ		
آن شهنشاه سفسہ اندر وطن	خواست زین دنیا می دون حلق نمود	گفتمش مولائے این تہذیب
این سوا لم از سر شفتت شنود	پس جواب اسمع فانی طلب	بالی بے سید بی نے خود
تاریخ		
سال تاریخ آن ستودہ سیرا رضی اللہ عنہ ہاتھ لکھت		
(۲۳) تاریخ مصنف محمد نعیر صاحب رحمہ اللہ		
قطعة تاریخ		
شیخ اسلام زمان عبد السلام	آنکہ لود اسرار حق بروی ایمان	زین جہان چون رفت سال طیش
	گفت ہاتھ شیخ اسلام زمان	
(۲۴) تاریخ مصنف محمد سید صاحب رحمہ اللہ		
قطعة تاریخ		
خواجہ عبد السلام ہا دے خلق	بایزید و جنید ثانی نے بود	سوی دار السلام رفت و نمود
دار کون و منسا در پد رود	سال تاریخ رحلتش ہاتھ	بود ابدال وقت خود فرمود
(۲۵) تاریخ مصنف عبد الوہاب صاحب رحمہ اللہ		
قطعة تاریخ		
سالکان را نمود راہ بحق	از جہان رفت عارت باللہ	ہاتھ سالی وصل او گفتا
	افضل و اعظم المکل و آگاہ	
(۲۶) تذکرہ نسب حضرت علی محمد خان صاحب سعید الدولہ شریف الملک انتظام جنگ بہادر دارالہمام		
آخون صاحب - شاہ اودہ کہ با حضرت آخون صاحب قرابت میدارند در کتاب خود موسوم		
بعمدۃ الانساب نسبت نسب حضرت آخون صاحب نوشته اند کہ حضرت محدوح از خاندان وزرا می		
مانندہ ان اندکہ سادات حسنہ بودند - از اسناد شاہی متعلقہ جاگیر ات نسل مفتی فرید الدین خان صاحب		

نام هر معطی که بخواب سیادت درج است و در کتاب تحفه شاهی مفتی نریه الدین خان صاحب بانام والد خود حضرت آخوند صاحب حسن نقشبندی نوشته اند ازین هم تأیید بیان صاحب عمده الانساب میشود و نیز از اندراج کتاب احسن المطالب که در آن نوشته است که شخصی ثابت نامی از اهل کشمیر بیان کرد که چون رفتم از فرزند حضرت آخون صاحب در زمانه صغری ایشان دریافت کردم که قوم ایشان چیست فرمودند که حسن گفتیم حسن چیست فرمودند که آخون صاحب میدانند مرا ازین خبری نیست و صاحب کتاب ازین نسبت نسب ایشان استدلال کرده است - و نه صرن ازین تأیید بیان صاحب عمده الانساب میشود بلکه از تحریر عبدالله صاحب بخوبی تأیید میشود که از خلفای حضرت آخون صاحب بودند و در کتاب خود موسوم بحالات الکرام نوشته اند که روزی از سرور اولیا و سید اتقیا حضرت پیر و مرشد انام آخون عبدالسلام رحمه الله علیه بمقتضای خلوص و انقیاد و در سوخ اعتقاد گستاخانه عرض کردم که قوم حضرت ایشان چیست حضرت نام نامی جد بزرگوار خود سید ابی سعید محمود الحسنی فرمودند و ارشاد نمودند که ایشان اظهار سیادت پسند نمی فرمودند چرا که در اهل اسلام قومی از اقوام اهل اسلام چندان بزرگی نمیدارند که بمقابل سادات بزرگی او و وقتی دارد از همه اقوام اهل اسلام برگزیده تر و بزرگ تر قوم سادات است که تعظیم و تکریم آن بر همه افراد جمیع اقوام اهل اسلام واجب است و بغیر از تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت ایشان احدی را گزیر نیست چه که ایشان از نسل حضرت سرور عالم خاتم الانبیا محمد المصطفی صلی الله علیه و سلم اند که برای بهترین امت خود مصائب بی شمار برداشته باعث حصول تمامی خوبیهای دنیا و عقبی آنها شدند و امت را ملقب به لقب (کنتم خیر امت) گنایند پس جمیع امتیان از زمان بعثت حضرت تا روز قیامت اگر شکر و احسان و محاکم حضرت در هر نفسی از انفس حیات به تعداد نامحدود و کنند چندان که سعی حضرت قابل شکر و واجب است شکر از آن او کردن نمیتوانند و نجات همه امتیان بر طاعت و محبت حضرت موقوف است ازین ظاهر است که هر قدر که تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت با اهل بیت کرده شود کم است و بر تمامی امتیان تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت اهل بیت واجب و لازم است نسبت مودت ایشان در قرآن مجید ارشاد جناب باری است که (قل لا اسئلكم علیه اجراً الا المودة فی القربی) و از آن ظاهر است که خود جناب باری مودت اهل بیت پذیرد این حکم واجب فرمود و نیز نسبت ایشان در فرقان محترم ارشاد حضرت باری است که (واعلموا اننا غنیمت منشی فی ان لکم خمسة للرسول ولذی القربی و الیتی و المساکین و ابن السبیل) که پذیرد آن حصه ایشان از خمس مال غنیمت معین فرموده است - غرض بزرگی سادات حدی ندارد پس اگر با وجود علم سیادت کسی آداب سیادت نگاه ندارد مستحق عذاب و عقوبت میشود - و درین زمان از ضعف عقاید و قلت اخلاق

و دیگر حالات چنین مردمان نهایت کمتر اند که کما حقہ آداب سیادت ملحوظ دارند پس علی العموم اظهار سیادت باعث محضت اکثر کسان است که با وجود علم سیادت هیچ لحاظ سیادت نمیکند و مستحق عذاب عقوبت میشوند و قبل از علم سیادت خطائی که از کسی صادر شود و بوجه بی علمی قابل عقوبت و عذاب نمیشود درین حالت بهتر همین است که بعدم اظهار سیادت اشخاص کثیر را از عقوبت و عذاب محفوظ و سیادت را از توہین نگاه داشته شود و وجه ناپسندی اظهار حضرت نه صرف همین است بلکه نیز دیگر وجوہات این امر هم بودند که بملاحظہ آن یکی آنست که اہل عجم نہ همچو اہل عرب پابند اصول حفظ النسب اند و نہ اخلاق اہل عجم همچو اخلاق اہل عرب است و نہ عقاید اہل عجم مثل اہل عرب بختہ بست حکم اند و نہ معلومات مذہبی اہل عرب علی العموم اہل عجم میدارند و نہ پابندی مذہب اہل عرب در اہل عجم یافتہ میشود و صداقت بیشتر اہل عجم بوجه قلت معلومات مذہبی و عدم عقاید سنی و صداقت تمامہ و اخلاق حسنہ نسبت خود را اظهار نسب غیر واقعی تا مل نمی کنند و بلحاظ مقاصد مختلفہ با وجود بدون خود را از اقوام مختلفہ خود را سادات ظاہر میکنند و هیچ پروای ارشاد سرور کائنات علی اللہ علیہ وسلم (لعن اللہ علی داخل النسب و علی خارج النسب) نمیکند و بغرض منافع تعظیم و تکریم و فتوحات دنیاوی اینہم میکنند و عقوبت و عذاب عاقبت کہ تا بعد از آبار خواہد ماند بران منافع چند روزہ را ترجیح میدهند و نہ هیچ شرمی از انکشاف حالات اصلی میدارند و نہ هیچ ادب نسب اعلی میکنند و چونکہ در عجم ہمچنین اشخاص بسیار اند کہ هیچ ثبوت و اقییت سیادت خود نمیدارند و بکثرت از حال توہیت واقعی خود و خونی واقف و بسامردمان از حالات ایشان نیز مطلع اند لیکن باز آنہا از دعوی سیادت باز نمی آیند پس در ہمچنین اشخاص اگر سادات واقعی اظهار سیادت کنند بوجه کثرت چنان سادات اکثر مردمان گمان خواهند برد کہ اینہا ہم از جنس ہمچنین سادات خواهند بود کہ برای اکتساب دنیا سادات گردیدہ اند پس درین حالات مناسب ہمین است کہ اظهار سیادت نہ کردہ شود و مساوی این چونکہ در اہل عجم قبیہ کیفیت نیست و بدین وجہ باختلاط اقوام دیگر در ہر نسل تغییر کہ پیدا شدہ است بسبب آن نسب واقعی ہر فردی بصحت تمام در یافتن دشوار بلکہ قریب ناممکن گردیدہ است بعد پشت ہا پشت صرت بر بنامی مسموعات کہ تا چہار پنج پشت شنیدہ میشود کہ فلان ابن فلان از نسل فلان بود چنان بطور یقینی نیست کسی کہ بعد سی و چہل پشت برادر فلان نمیتواند کہ اینہا از نسل او بودند پس ازین ظاہر است کہ نسب کہ قرار دادہ می شود بطور یقینی نیست بلکہ بر سبیل ظنیات می باشد و چونکہ حالت اہل عجم قابل طہینان نیست چنانکہ گذشت پس دران وقت انسب ہر چہ ہست ظاہر است پس درین حالات بر ظنیات بطور یقینی دعوی سیادت

هم نامناسب است - چرا که اگر نسبت واقعی است غیر واقعی نیست و این فعل خالی از  
 سواد و نخواستند بود - گو از زمان انتقال نسل ما از عرب بهجم احتیاط تمامی امور مرعی مانده است  
 و لحاظ کف نیز همچو اهل عرب داشتند تا هم بعد هزار سال گفتن این امر که از اولاد حضرت  
 امام حسن بن علی رضی الله عنهم هستیم اگر محض از ظنیات نخواهد بود و لحاظ امتداد زمان و تغییرات  
 کثیر از یقینات هم نخواهد بود پس مقتضای احتیاط همین است که بطور یقینات متحققه این را  
 بکار نبریم - و چونکه برای سادات بدتر ازین امر نیست که سیادت خود را باعث منافع دنیا  
 و فتح گردانند و غیر ازین در اظهار سیادت کداهی نفع عقبی نیست و عدم اظهار حقیقت هیچ گاه منافی  
 حقیقت واقعی نیست پس ازین ظاهرت که ضرورت اظهار سیادت علی العموم هیچ نیست -  
 و نیز موید ترین قول صاحب عمدة الانساب شجره حضرت آخوند صاحب است که در کتابی  
 مندرج است آن کتابیست که مثل بیاض در آن مختلف مسائل علوم و رسائل و خطوط  
 بزرگان و نسخجات اقسام و انواع مندرج اند - و نیز حالات حضرت آخوند صاحب مکاتیب  
 ایشان و قواعد شغل و اشغال طریقه ایشان منضبط اند - و نیز تحریرات مختلف الاقسام  
 بزرگان درج اند - و برین هر دو مواهیر جناب ملا عبد الله صاحب فرزند حضرت آخوند صاحب  
 ثبت اند یکی بنام اصلی و دیگر بخطاب مفتی فرید الدین خان صاحب که از ان ظاهرت که این کتاب  
 مفتی صاحب ممدوح است و بسلسله و نسل و شان محفوظ ماند از مفتی صاحب ممدوح مفتی  
 معین الدین خان صاحب فرزند ایشان رسید و از ایشان به مفتی مجید الدین خان صاحب  
 فرزند ایشان و از ایشان به حفیظ الدین خان صاحب فرزند ایشان و از ایشان به رفیع الدین خان صاحب  
 برادر حقیقی ایشان - چون رفیع الدین خان صاحب در مرض الموت مبتلا شدند بوجه آنکه هیچ  
 فرزند داشتند و دختر ایشان هم انتقال کرده بود - برادر می هم که اسمی باقی نبود  
 این کتاب و سند جاگیر همدست مولوی محمد نعمت الله خان صاحب خلف الصدق  
 فشی عظیم الله خان صاحب که بایشان بسیار محبت داشتند بمدرست مولوی محمد سلیم الدین خان  
 صاحب برادر هم زاده خود بدیلمی فرستادند و گفتند که این کتاب از بزرگان در خانان بامی آید -  
 و ازین اکثر حالات خاندان معلوم میشود چنانچه خود از من تصدیق این واقعیه مولوی  
 نعمت الله خان صاحب کرده اند بعد انتقال مولوی محمد سلیم الدین خان صاحب  
 از صاحبزادی صاحبیه او شان زوجه حمید الدین خان صاحب مرحوم این کتاب بمن سید

پس ازین ثابت است که این کتاب با احتیاط تمام در نسل مفتی فرید الدین خا نصاحب محفوظ مانده است

در صحت این کتاب شک نیست در ابتدای کتاب	در صحت این کتاب شک نیست در ابتدای کتاب
حضرت خا نصاحب	حضرت خا نصاحب
خطبه آن در آخر نام خود	خطبه آن در آخر نام خود
فحیه حضرت آخو نصاحب	فحیه حضرت آخو نصاحب
شان آن شجره طی	شان آن شجره طی
چنانچه نقل آن از نوکران	چنانچه نقل آن از نوکران
است و قول آنکه میشود	است و قول آنکه میشود
صاحب عمده الانساب	صاحب عمده الانساب
چرا که از بی نامی سلسله	چرا که از بی نامی سلسله

ایشان بنحوی ظاهر است	ایشان بنحوی ظاهر است
والد ماجد حضرت آخو نصاحب در شهر پشاور در	والد ماجد حضرت آخو نصاحب در شهر پشاور در
خاندان عالی و نجیب عقد حضرت آخو نصاحب کردند	خاندان عالی و نجیب عقد حضرت آخو نصاحب کردند
و از بطن آن زوج دو فرزند تولد شدند نام فرزند گلان محمد عمر نهادند و فرزند خردا محمود عید ولد کردند	و از بطن آن زوج دو فرزند تولد شدند نام فرزند گلان محمد عمر نهادند و فرزند خردا محمود عید ولد کردند
بعد ازین والدۀ فرزندان ایشان ازین عالم فانی بعالَم جاودانی رحلت نمود بدینوجه حضرت	بعد ازین والدۀ فرزندان ایشان ازین عالم فانی بعالَم جاودانی رحلت نمود بدینوجه حضرت



باز به خاندان عالی و شریف و نجیب عقد ثانی فرمودند از زوجه ثانیه و دو دختر متولد شدند کدامی فرزند زنی تولد نه شد  
 پدر بزرگوار حضرت که خدائی خواجه مراد الدین خان صاحب قاضی القضاات هندی هم در خاندان عالی  
 و نجیب فرموده بودند و از بطین آن زوجه یک فرزند و دو دختر تولد شده بودند - نام فرزند خواجه  
 جلیل الدین خان بود و عقد برادر خرد حضرت خواجه عبدالکریم صاحب نیز در خاندان نجیب شده بود  
 و یک فرزند مسمی به خواجه محمد رضا متولد شده بود - خواجه مراد الدین خان صاحب که خدائی خواجه  
 جلیل الدین خان در خاندان عالی و نجیب فرمودند حضرت آخوند صاحب میخواستند که عقد هر دو فرزندان خود  
 به هر دو صبیّه خواجه مراد الدین خان صاحب برادر کلان خود کنند و نیز برادر کلان ایشان هم میخواستند -  
 لیکن عمر ایشان اکتفانه کرد - و قبل ازین از جهان فانی تشریف فرما سے عالم جاودانی گرویدند -  
 و بعد انتقال و شان خواجه جلیل الدین خان صاحب فرزندان و شان قایم تمام پدر خود شدند ایشان هم  
 بفیوض تربیت ظاهری و باطنی پدر خود ستوده صفات بودند - در علوم ظاهری عالم متبحر و فزید عصر خود  
 بودند و در علوم باطنی هم دستگاہ کافی میداشتند لمحات خیال و الدمحوم و نیز بوجوه باریکه خیال و الدلیلیان بود  
 همین میخواستند که خدائی هر دو همشیره ایشان با برادران عم زاده ایشان شود لیکن ایشان خود بر ضدست  
 قاضی القضاات هندوستان مامور بودند - و در شاہجهان آباد قیام میداشتند و نهایت مقرب بادشاہ  
 وقت بودند و اکثر بحضور بادشاہ می ماندند - هر چند میخواستند که برخصت به کشمیر روند و ازین کار ضروری  
 فارغ شوند لیکن از بارگاہ ظل سبحانی رخصت منظور نمی شد - آخر ایشان از عم بزرگوار خود این استدعا  
 نمودند که حضرت تکلیف فرموده برادران را در شاہجهان آباد بیاورند تا ازین ضرورت انقراض شود حضرت  
 استدعای ایشان قبول فرمود و هر دو فرزندان حضرت به شاہجهان آباد رسیدند و در شاہجهان آباد  
 عقد هر دو فرزندان حضرت با هر دو صبیّه خواجه مراد الدین خان صاحب مرحوم گردید - غرض حضرت بدین طور  
 آنکه خدائی فرزندان فارغ شدند و صورت که خدائی دختران حضرت این شد که دختر کلان را  
 حضرت به سید خواجه افضل صاحب خلف الصدق بنجابت پناه خواجه قابل خان صاحب  
 ابن سیادت پناه حضرت سید باقی صاحب کاشغری منسوب فرمودند - که از خاندان عالی و اکابر کشمیر  
 بودند - و دختر خرد را خواجه محمد سالم صاحب منسوب کردند که اینهم از خاندان عالی سلوات و اکابر کشمیر بودند -  
 خواجه عبدالکریم صاحب برادر خرد حضرت عقد خواجه محمد رضا فرزند خود هم در خاندان شریف و نجیب فرمودند -  
 مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی هر دو فرزندان حضرت  
 و قایم مقامی آنها بودند حضرت و تذکرہ اولاد و انتقال آنها  
 شیخ شرف الدین محمد زکریا گیر و کتاب خود می نگارند که  
 هر دو فرزندان حضرت آخوند صاحب از خرد و سال

مقرب پادشاه هندوستان و منظور نظر و زرا و امار بودند. و خواجه محمد عمر به خطاب و حید الدین خان و خواجه  
عبدالله بن خطاب فرید الدین خان از پیشگاه پادشاه هندوستان سرفراز شدند. و به خواجه محمد عمر ابتدا  
خدمت قاضی القضاات هند بطحا اعزاز خان دانی و علم و فضل و شان عطا شده و خواجه عبدالله بن خطاب ابتدا بر خدمت  
صفی اعلی شاه جهان آباد سرفراز شدند حضرت آخوند صاحب تعلیم علوم ظاهری باطنی هر دو فرزندان خود نمودند  
و توجیه ظاهری باطنی حضرت هر دو فرزندان عالم متبحر و فاضل جل گردیدند. و در علوم باطنی هم بهره وافر برداشتند تا آنکه  
در کشمیر بودند حضرت از تربیت ظاهری و باطنی ایشان تغافل میکردند بلکه هر وقت متوجه تربیت باطنی و  
ظاهری میماندند. و هر دو فرزندان بر دست پدر بزرگوار خود بیعت نمودند. و بعد اتمام سلوک هر دو برادر  
از حضرت اجازت تسلیم سالکان حاصل کردند. و بعد رفتن شاه جهان آباد هم حضرت گاهی از توجیه  
باطنی ایشان را فراموش کردند. حضرت همیشه توجیه باطنی متوجه حال ایشان ماندند. و با وجود اجازت  
تسلیم سالکان مکرراً هر یک فرزندان اجازت نامه نزد پیران عربی و هندی و صاحب کمال و روزی  
حضرت بود فرستادند. شیخ شرف الدین محمد زکریا میگویی که الحال هر دو فرزندان حضرت جامع کمالات  
اند. بلکه میتوان گفت که از حضرت آخوند صاحب ذو کمالات اند جامع علوم عقلی و نقلی و ظاهری و باطنی  
و ذمی گرامات اند صاحب خزینة الاصفیای نگار که بعد وفات حضرت آخوند صاحب خواجه محمد عمر صاحب  
یوحید الدین خان قاضی القضاات سلطنت اسلامیة هندوستان و خواجه عبدالله بن خطاب به فرید الدین خان  
صفی اعلی سلطنت اسلامیة هندوستان بر مسند ارشاد نشستند و قایم مقام پدر بزرگوار گردیدند از خواجه  
محمد عمر صاحب چونکه پادشاه وقت اولو القزم مروج الدین شاه عالم پادشاه غازی عقیدت داشت و تعلیم  
و تکویم ایشان از حد کرد و از کارگزاری بود بایست ایشان بیحد خوشنود بود لهذا علاوه جاگیرات آبائی  
بتاریخ نسبت و چهارم بیع الثانی ششاله هجری ایشان را مواضعات رومی پور کمانده واقع پیر گننه  
سونی پت صوبه شاه جهان آباد بطریق جاگیر التمتع عطا فرمود و نیز پادشاه مذکور بخواجه عبدالله صاحب  
التفات تمام داشت و نظر مکرمت بر حال و شان هم مبذول داشت و از خدمات او شان هم خوشنود بود  
او شان را هم جاگیر سے بطور التمتع عطا فرمود. این هر دو برادر طویل العمر شدند و تا زمانه دراز بخت  
شاهی کار فرما ماندند. لیکن همچو والد بزرگوار خود گاهی دل بدنیاسه دون ندادند و گاهی از یاد آبی  
غافل نه شدند و با وجود تعلق خدمات شاهی بیشتر وقت در تعلیم علوم ظاهری و باطنی و تسلیم سلوک  
سالکان صرف میکردند. و طالبان علوم ظاهری و باطنی را به شفقت تمام تعلیم میدادند. اند فیض تعلیم  
حضرات مدحی بشمار اشخاص فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند. در اوایل عمر خواجه عبدالله صاحب

یک فرزند تولد شد و نام او خواجه معین الدین نهادند و در او اخر عمر خواجه محمد عمر صاحب یک دختر و  
 یک فرزند تولد شد و فرزند بخواجه امین الدین موسوم گردید. ایشان دختر خود را در زمانه حیات خود  
 به مرزا کمال الدین بیگ خان ابن عطاء الله بیگ خان منسوب فرمودند که از خاندان عالی و اکابر  
 روزگار بودند و در سلسله الهجری زوج خواجه محمد عمر صاحب در شهر شاهجهان آباد از عالم فانی به عالم  
 جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون گردیدند. قبرا ایشان از  
 سنگ باسی کتیره درست از انتقال ایشان بخواجه صاحب سحت ریخ و طلال شد و تا عرصه دراز  
 از ریخ مفارقت نشاثر ماندند. ماده تاریخ وفات این صبیبه خواجه مراد الدین خالصا صاحب همه اشد نسبت  
 نجات یافته از نام فاطمه

بعد چندی ایشان خود که همیشه فانی از خود و باقی سخن می بودند. قریب العز والد بزرگوار خود شدند و زمین  
 شهر را بی عالم جاودانی گردیدند. و در مقبره حضرت خواجه باقی باشد قدس سره بقاصه صد قدم طرف  
 مشرق از مقبره حضرت آسوده اند و قبرا ایشان هم از سنگ باسی و کتیره درست.

مذکره حالات مسند دزدان | خواجه معین الدین از والد خود خواجه عبداللہ تعلیم علوم ظاهری و باطنی  
 صاحبزادگان حضرت آخو صاحب | بالتکمیل یافتند و عالم شجر و فاضل اجل گردیدند و منظور نظر امراد و نذا

و پادشاه گردیده بعهده آباء بی خدمت مفتی شاهجهان آباد سرفراز شدند و نیز جاگیر آباء بی هم بر ایشان  
 بحال شد. و نامت و از ازان کامیاب و کار فرمای خدمت مضمونه ماندند عقدا ایشان بخاندان  
 شریعت و نجیب شده بود و از بطن آن زوج سه فرزند تولد شدند فرزندان اکبر موسوم به خواجه  
 مجید الدین خان شد و نام فرزند او وسط خواجه عزیز الدین خان نهادند و نام فرزند اصغر خواجه  
 محی الدین خان داشتند. خواجه امین الدین بوجه آنکه والد بزرگوار ایشان را بوجه کبرنی و مشاغل دینی  
 و دنیوی و نیز قلت زمانه که حقه موقع سعی تعلیم ایشان دست نداد و نیز بوجه آنکه ایشان اولاد خیر  
 بودند والد ایشان از ایشان محبت بسیار و خاطر ایشان بهر طور عزیز میداشتند و ایشان را به تعلیم  
 علوم ظاهری و باطنی التفاتی نبود. که حقه تعلیم علوم ظاهری و باطنی نیافتند تا هم از علوم ظاهری  
 بقدر ضرورت استفاده نموند. مگر چونکه برای خدمت آباء بی شجر علوم و دینی ضرور بود و ایشان  
 قابلیت انجام دهی خدمت قاضی القضات داشتند از خدمت آباء بی محروم ماندند مگر بطحا والد و عم  
 بزرگوار و عظمت خاندانی بمنصب سرفراز شدند. و نیز جاگیر آباء بی بر ایشان بحال گردید و از دیگر  
 خدمات معزز و ممتاز ماندند. و بیشتر اوقات ایشان بمصاحبت شاهزادگان میگذشت.

عقد ایشان در خاندان عالی و نجیب قضات شاه جهان آباد که از اکابر و مشایر آن زمان بودند شده بود  
و از بطن آن زوج یک فرزند تولد شد که نام آن خواجه محمد رشید الدین نهادند و زوج ایشان در  
صغری فرزند انتقال کرد و پدرش فرزند خر و سال از همشیره زوج ایشان متعلق شد - چونکه قریب  
این واقعه فرزند شاه عالم بادشاه غازی که ایشان مصاحب و رفیق او بودند قصد شهر بنارس نمود -  
و باین قصد ارادت معاودت داشت ایشان هم بدین اراده قصد شهر بنارس نمودند - و بیکه محر و مال  
خود را مع جاگیر به همشیره زوج خود تفویض نموده همراه شاهزاده را بی بنارس شدند - و قصد انتقال  
جاگیر بنام فرزند در آنوقت کردند - نه بعد از آنکه در بنارس انتقال کردند و اما انتقال ایشان  
بجنوبی تسلط سرکار انگریزی گردید - و بوجه صغری فرزند و عدم قابلیت انتظام جاگیر خاله صاحب  
او شان حالت جاگیر خراب بود - و هیچ کس پیرسان حال نمیشد بعد انتقال ایشان جاگیر بقبضه سرکار  
و آمد و چونکه از طرف فرزند ایشان بوجه صغری و عدم واقفیت طریقه کار روانی هیچ تدبیر بحالی جاگیر  
بنام خود نشد - در دعوی جاگیر تمامی عارض گردید - و بمجاظ قواعد آنوقت دیگر خرابیها برپا شدند  
که بوجه آن فرزند ایشان از جاگیر آباتی محروم ماندند -

تذکره حالات فرزندان خواجه <sup>(شاه)</sup> | از حالات مذکوره بخوبی ظاهرست که خواجه رشید الدین در حالت  
امین الدین خان خواجه مفتی معین الدین خان سخت بی سرو سامانی بودند و هیچ انتظام تعلیم و تربیت ایشان نبود  
لیکن بعبایت الکی و توجه باطنی بزرگان خود تعلیم علوم شروع کردند - و بالاخر بمولانا شاه عبدالغنی صاحب  
دعوی که تطهیر خود در علوم ظاهری و باطنی داشتند رجوع شدند و بر تربیت حضرت ممدوح از علوم ظاهری  
و باطنی بهره وافر برداشتند و عالم ببحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند - از علوم ظاهری بعلم  
کلام و معقولات و ریاضیات مشهور جهان بودند و در علوم دینیات هم اشهر ترین علمای وقت بودند -  
و در تسلیک سلوک هم کامل ترین اصحاب وقت بودند و در زمانه کامیابی ایشان حالت سلطنت مغلیه  
آنهم باقی ماند که وقت والد ایشان بود بلکه بادشاه شاه جهان آباد برای نام باقی بود - و بر همه ملک  
تسلط سرکار انگریزی گردیده بود - و انتظام ملک در دست بادشاه مغلیه مطلقا باقی نبود نه ملک  
و نه عمده های قدیمه باقی بودند بدینوجه بادشاه شاه جهان آباد ایشان را عمده آباتی ایشان  
دادن نتوانست تا هم اکبر شاه بادشاه غازی ایشان را بمخطاب خانی و بهادری سرفراز فرمود  
و در امرای دربارشاهی داخل نمود و بخدایتیکه در آنوقت بودند ممتاز داشت حالات ایشان  
مثل حالات جدا مجد ایشان حضرت آخوند صاحب قدس سره بودند همیشه در تعلیم علوم ظاهری و باطنی

مشغول میماندند - و بغایت متواضع و زاهد و عابد بودند - و از فیضان علوم ظاهری و باطنیه ایشان بسیار اشخاص عام متبحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند - اکثر تصنیفات ایشان در مناظره و علم کلام اند و نیز در دیگر علوم - عقد ایشان در اولاد حاجی عنایت الله خالص صاحب وزیر اورنگت بیالمگیر پادشاه غازی شد که از سادات عالی نسب و نجیب بود و در همراهی پادشاه بمقام اورنگت باد انتقال کرد - و در انجاء مدفون است و از بطن این زوج سه پسر و یک دختر تولد شدند - فرزند اکبر موسوم به سید الدین شد و نام فرزند اوسط موید الدین نهادند و فرزند اصغر را بنام سلیم الدین میخواندند - خواجه صاحب در زمانه طفولیت فرزندان قصد زیارت حرمین شریفین کردند و همه اسباب سفر همیا کردند و سوار سی تیار بود که یکا یک در گرده پیدا شد و در آن مرض تبایح هشتم محرم الحرام ۸۲۳ هجری از عالم فانی بجام جاوانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون شدند - چونکه مفتی خواجه معین الدین خان صاحب سکونت شهر لکنئو ملک اوده اختیار فرموده بودند و در شهر لکنئو انتقال فرمودند و در انجاء مدفون گردیدند و اولاد ایشان هم در شهر لکنئو ماند - هر سه فرزندان ایشان از علمای لکنئو تعلیم علوم و درجه یافتند و در همه آثار شرافت و اخلاق و تهذیب خاندانی بود و در سلطنت اوده سجدهات مختلف سرفراز ماندند - که خدائی ایشان در خاندانهای عالی و شریف و نجیب گردید فرزند اوسط خواجه معین الدین خالص صاحب لا ولد فوت گردیدند - و فرزند اکبر خواجه مجید الدین خان دو پسر و یک دختر داشتند فرزند کلان موسوم به خواجه حفیظ الدین خان و نام فرزند خرد و رفیع الدین خان نهاده بودند - و فرزند اصغر خواجه معین الدین خالص صاحب که موسوم بخواجه محی الدین خان معروف به مرزا غلام حسین بودند و ایشان یک پسر موسوم به یوسف علیخان و معروف به (راجا) و چهار دختر داشتند این هر سه برادران در لکنئو انتقال کردند و به انجاء مدفون اند -

تذکره <sup>(۸۴)</sup> خواجه جلیل الدین خان | ذکر خواجه جلیل الدین خان فرزند خواجه مراد الدین خالص صاحب قبل ازین نوشته شده است از آن ظاهریست که او شان از امرای اعظم شاه پادشاه غازی بودند و عقد ایشان هم بخاندان عالی و شریف و نجیب شده بود - و از بطن زوج و فرزند و یک دختر تولد شده بود - فرزند کلان ایشان خواجه بهاء الدین خان نام داشت و فرزند خرد و به خواجه صدر الدین خان موسوم بود - تعلیم و تربیت هر دو فرزند آن بخوبی نموده بودند در علوم ظاهری و باطنی فضیلت تمام داشتند خواجه صدر الدین خالص صاحب مذاق علم طلب زیاده ترمیداشتند و در معالجه و تشخیص امراض بکثای زمانه بودند از تعلیم او شان بسیار درمان فیضیاب گردیدند و از معالجه او شان هزارها مرمت



یا فتند عقد خواجه بهاء الدین خان بهم در خانان عالی و نجیب شد و یک دختر و دو فرزند متولد شدند فرزند  
کمال خان خواجه بنجم الدین خان نام داشت و فرزند ثمر و موسوم به خواجه شمس الدین خان بود - خواجه  
جلیل الدین خان صاحب دختر خود را به حکیم سیف الدین احمد خان صاحب منسوب فرمودند که از خانان عالی  
و اکابرین آنوقت بودند - لیکن هیچ اولادش نشد - خواجه جلیل الدین خان صاحب از اهل باطن بودند  
و نهایت فیاض و خوش اخلاق بهر طویل به شهر شاهجهان آباد انتقال فرمودند و در خانقاه حضرت شاه  
غلام علی صاحب مدفون گردیدند - هر دو فرزند آن ایشان از امرای تامار بودند در شهر بنارس اکثر  
میانند - خواجه صدر الدین خان صاحب لاولد در شهر بنارس انتقال کردند - و در اینجا مدفون اند -  
و خواجه بهاء الدین خان صاحب هم در شهر بنارس انتقال کردند لیکن وصیت کردند که جنازه او شان  
به شاهجهان آباد رسانیده نزد قبر والد بزرگوار مدفون کنند چنانچه همین شد و جنازه او شان از بنارس به  
شاهجهان آباد آورده در خانقاه حضرت غلام علی شاه صاحب مدفون ساختند - هر دو فرزند آن خواجه  
بهاء الدین خان صاحب در زمانه قیام ایشان در شهر بنارس لاولد انتقال کردند و در اینجا مدفون شدند  
صرف یک دختر باقی بود که او را در خانان نجیب و محترم منسوب کرده بودند - که از بطن او دو دختر متولد  
شدند یکی بنواجه رفیع الدین خان صاحب منسوب شد که از نسل خواجه عبداللہ الخا طب به فرید الدین خان  
بودند و دیگری به دیگر خانان عالی - لیکن دختری که از بطن زوجه بنواجه رفیع الدین خان شده بود -  
لا ولد فوت شد و هم نشان اولاد دختر دیگر یافته نمیشود -

تذکره حالات اولاد خواجه | خواجه حفیظ الدین خان و خواجه رفیع الدین خان خواجه یوسف علیخان  
محمد الدین خان و خواجه محی الدین خان | در ملک اوده میمانند - و تعلیم علوم مروجه بخوبی یافته بودند  
و ذی علم و لائق بودند و نیز منصف با خلاق حمیده و اوصاف جمیله بودند و از مختلف خدمات سلطنت و  
ممتاز ماندند و حالت ظاهری اینها نهایت ستحسن بود و به قول و خوشحالی بسر میکردند و خواجه  
حفیظ الدین خان در شهر کهنه لاولد انتقال کردند - و در شهر کهنه مدفون اند که خدائی خواجه رفیع الدین خان  
در خانان خود از صبیبه شده بود که در نسل خواجه جلیل الدین خان بود - لیکن خواجه رفیع الدین خان صرف  
یک دختر میداشتند که لاولد فوت شد - ایشان در علم طب مهارت کامل میداشتند و نیز از صنایع کثیره و علم  
نباتات بخوبی واقف بودند - و در علم کیمیا هم دخل میداشتند در شهر بنارس جائداد کثیر گذاشته انتقال  
کردند و در اینجا مدفون اند - همشیره خواجه رفیع الدین خان بنانان شریف و نجیب منسوب شده بود و یک  
بسر موسوم به اسد افندگذاشته انتقال کرد - خواجه یوسف علیخان و هر چهار همشیره ایشان بنانانهای

شریف و نجیب و خوشحال منسوب شده بودند. همشیره اکبر ایشان ستم دختر گزاشته انتقال کرد و همشیره دوم سیمین (۱) سید حسین (۲) سجاد حسین (۳) مرتضی حسین (۴) رضا حسین (۵) مهدی حسین (۶) هادی حسین (۷) کاظم - هفت فرزند گزاشته از عالم نانی رخصت شدند همشیره سومیم و دو فرزند سیمین آقا حسین و سید حسین و دو دختر گزاشته رحلت کرد. همشیره چهارم لا ولد فوت گردید. خواجه یوسف علی خان یک فرزند موسوم به تجمل حسین و چهار دختر گزاشته را بهی عالم جاودانی گردیدند.

تذکره اولان خواجه رشید الدین خان صاحب - بعد انتقال جناب خواجه رشید الدین خان صاحب فرزند ان ایشان آخر دو سال بودند در تعلیم و تربیت آنها جناب مولوی علوک علی صاحب و مولوی سید محمد صاحب بسیار سعی کردند که اشرف ترین علمای شاهجهان آباد و از تلامذه خواجه صاحب موصوف بودند. و در سعی خود نسبت فرزند اکبر و او وسط خواجه صاحب کما حقہ کامیاب شدند و این هر دو فرزند مثل والد بزرگوار خود عالم قبح شدند نسبت فرزند اصغر گو کما حقہ کامیابی حاصل نشد تا هم او شان نیز بقدر ضرورت از علوم واقف گردیدند. و ضروری تعلیم او شان هم گردید. هر گاه این فرزندان خواجه صاحب قابل کار شدند از سلطنت مغلیه بیج باقی نبود. صرن یا دگارا خیر بها در شاه بادشاه باقی بودند که از سلطنت انگریزی بقدر مناسب با هواری می یافتند که در آن بجا ناخراجات معینه او شان گنجایشی نبود. لیکن با اینهمه بجا ظ تعلقات قدیم همه را به بادشاه تعلق بود. بعد چندی آنهم بوجه فساد بغاوت فوج انگریزی و محاربه شاهجهان آباد باقی ماند درین اثنا مولوی خواجه سید الدین خان صاحب در صیغه تعلیمات صوبه بنگال سلطنت انگریزی منتخب شدند و بر خدمت مہتممی مدارس بامهور سکه صد و پنجاه و پیمامور گردیدند. بعد مدت و نظیف حاصل کرده خدمت را گذاشتند بعد از آن با اشتغال مختلف از ملازمت و تدریس و تالیف و تصنیف مشغول ماندند و بالاخر ایشان را نواب ریاست رامپور برای نظامت عدالت طلب فرمودند و ایشان بر خدمت مذکور مامور گردیدند. و تا مدت کار فرما ماندند. و بهر اهی نواب موصوف از زیارت حرمین شریفین مشرف شدند و بالاخر مرض میضنه در رامپور مبتلا شده ازین عالم بعالم جاودانی رحلت فرمودند. ایشان در علوم ظاهری و بر مانه خود نظیرند اشتند خصوصاً در علوم معقولات و مناظره و کلام. و نیز در علوم باطنی و واقفیت تا سه میدان داشتند و از اهل دل بودند. و در حصه اخیر عمر خود نهایت عابد و زاهد بودند. تلامذه ایشان اسم پیشما را اند از تعلیم و تربیت ایشان هزار پاشخاص کامیاب گردیده اند. و مالک هندوستان شهر ترین علمای وقت خود بودند. از تالیفات و تصنیفات ایشان اکثر کتب نامتام اند و بیشتر شایع گردیده اند که از بلا خطه آن نصیبت علم ایشان بخوبی ظاهر است خواجه سلیم الدین خان صاحب فرزند اصغر همشیره



عمر خود در ملازمت صیغه مالگزاری ریاست الوریس بر کردند و با آن خدمت اعلی در صیغه مالگزاری میداشتند -  
 از کارگزاری او شان راجه و رعایا همه خوشنودمانند - بعد مانده در از خود خدمت را گذاشته تادمه در لاهور  
 و پشاور ماندند - و در کشمیر رفته از زیارت آستانه حضرت آخون صاحب مشرف شدند - و از اغره کشمیر طاقات  
 کردند و شجره اغره کشمیر مرتب کرده آوردند و با آن خبره شاه جهان آباد رسیده انتظام جائداد آبائی خود نمودند  
 در سال ۱۰۳۰ هجری از عالم فانی بحالم جاودانی رحلت فرمودند - و در مقبره حضرت باقی بانشد قدس سره مدفون گردیدند  
 ایشان هم عامل بودند و نیز صاحب دل - و در آخر عمر اکثر عبادت میکردند و در کار همه کس بقدر قدرت خود امانت  
 میکردند - و در نفع همه کس همیشه می کوشیدند و در خیر الناس بودن ایشان شک نیست - مزاج ایشان  
 مثل اهل صوفیه بود - و عزت سالکان در نظر ایشان بسیار بود - بسیار تعظیم و تکریم فقرا میکردند - و نهایت سخی و غنی  
 و هر دل عزیز بودند - اکثرین اهل شاه جهان آباد را از مفارقت ایشان رنجی رو داد - فرزندان و وسط خواجسه  
 محمد صوفی الدین خان صاحب تادمه در تدریس و تعلیم اشخاص و تصنیفات و تالیفات مشغول ماندند -  
 و از تعلیم ایشان بسیار کسان بهره ور گردیدند و از تصنیفات و تالیفات ایشان بعضی کتب در نفع و بعضی  
 نفع و بعضی کتب در ادب و علم کلام اند - تشخیص المقال کتابی بسیط بزبان عربی در روفا را است که درین  
 فن نظر ندارد و بسیار قابل قدر است بعد چندی التفات ایشان بطرف ملازمت مایل شد و ایشان نزد  
 عزیز می که ملازمه ام ریاست الوریس بودند - راهی شدند و تادمه در درفاقت او شان ماندند و مختلف تجربات  
 انتظامی حاصل کردند و بر نظامت اعلی صیغه عدالت ریاست مامور شدند و تادمه در کار فرما ماندند - و درین  
 زمان مختلف تجربات عدالتی حاصل کردند چونکه انتظام ریاستها بوجه حکومت شخصی همیشه در تغییرات می باشد  
 از تغییرات و حالات مختلفه رای ایشان این شد که ملازمت ریاستها نامناسب است و ایشان خدمت  
 ریاست گذاشته باز به شاه جهان آباد و سپس آمدند چونکه انتظام سلطنت انگلشیا همیشه بالاستقلال  
 میماند و در آن تغییرات بجه اصول بغضور نمی آیند بدینوجه قصد ملازمت دولت انگلشیه نمودند - و در صیغه  
 عدالت ملازمت حاصل کردند - درین زمان نواب مختار الملک بر مدار المهای ریاست حیدرآباد سرفراز  
 شده بودند و حالت انتظام ملک کن سخت ابرو و در ریاست بیحد مقروض - و خزانه از رتبه بود انتظام  
 مالگزاری بدست تهمداران و تعلقداران و سر رشته داران و نائبان بود - سر رشته داران و نائبان  
 از و دیسپانندان سازش نموده از کاشتکاران خول محاصل سالانه میگرفتند تعلقداران  
 و گدی داران بسیار منفعت میداشتند - و به نائبان اجازت عام میدادند که هر چه خواهند از رعایا و خول  
 کنند - و کدای طریقه حفاظت کاشتکاران نبود که از بی امنی کاشتکاران محفوظ ماندند و با این همه

مشکل دیگر آن بود که تعلقداران از حاصل هر قدر که میخواهند میگردانند و هر قدر که میخواهند به سر کار میدادند. ازین وجه آدمی ریاست بسیار کم بود و حصه شیر بدست منتظران میرسید. و در آن زمان تعلقداران سرمایه دولت مشهور بود. و تعلقداران نهایت خود مختار بودند و هر چه میخواهند میگردانند و تقبیل احکام مدارالمهام چنان که باید نمیکردند. انتظام تقسیم اضلاع و تعلقات هیچ با قاعده نه بود و نه کافی قواعدی برای کار مالگزاری بودند. درین حالت صیغه مالگزاری ریاست بود و حالت صیغه عدالت و کو توالی هم بتر بود و در آن کو توالی اختیارات عدالتی هم میداشتند. در حیدرآباد یک عدالت دیوانی و یک عدالت فوجداری و در بیرونجا بیست و نه میسر عدل مقرر بودند. لیکن در حقیقت این جمله محکمه جات محض بر اسم نام بودند چرا که فیصله آخر بلا منظوری مدارالمهام نمی شد و فیصله جات بیرونجا بذر لویه عدالت صدر تعلقات منظور می شدند و عدالتی بنام عدالت بادشاهی قایم بود. مگر طریقه کار وائی عدالتها محض بجه اصول و بنقاعده بود و مقدمات معمولی اشخاص در عدالتهای مذکوره رجوع می شدند. مقدمات امر و علقه داران اینها و مقدمات جمعداران و علقه داران آنها بطور خود تصفی می شدند هیچ گاه رجوع عدالت نمیشدند علی هذا اساس کاران عروب و روابل ملازم میداشتند و زرقه خود از مدیونان بذریعہ عروب و روابل وصول میکردند هیچ گاه مقدمه بعدالت رجوع نمیکردند. و سود و بمقداری که میخواهند میگردانند و مظالم انواع و قسم بر مدیونان میکردند. همچنین امر و جمعدار همیشه که از آن ظاهر است که هر قوت دار هر چه میخواهد بر ضعیف تران خود میکرد و بغیر او کسی نمیرسید با این همه در عدالت و کو توالی بازار رشوت گرم بود و ریاست حیدرآباد در کزخیات و رشوت و مظالم گردیده بودند و انتظام عدالت با قاعده بودند و انتظام کو توالی نه کار فرمایان بخبره کار و ذی لیاقت بودند. نه قواعد کار وائی عدالت کافی موجود بودند. غرض حالت عدالت و کو توالی نهایت قابل تصرف بود. و حالت صیغه فوج هم خراب تر بود. با اسمای فرضی عمده داران فوج لکهار و پیه میگردانند علی هذا در تمامی صیغهای ملک خرابی و اجتری بر پا بود. که از آن رعایا هم بحالت پریشانی و تباهی و بی لایقانی مبتلا بود و سرکار هم زیر بار اخراجات بی سود و بدنام بود و چونکه تصحیح تمامی فیصله جات عدالتی و تمامی کار مالگزاری و دیگر صیغه جات بوجه عدم تعیین اختیارات عمده داران خود مدارالمهام انجام میدادند. کثرت کار مدارالمهام آنقدر بود که با وجود کارگزاری شبانه روزی کار با انجام نمیرسید. و نه کدامی عمده دار برای اعانت مدارالمهام بودند مدارالمهام از کدامی عمده دار اعانت میخواهند و از مخالفت عمده داران اعتبار آنها نمیکردند. چونکه این زمانه ابتدائی مدارالمهامی نواب مختار الملک بود و او شان هر آنچه نسبت اسناد و کارروائیهای مضر و نامناسب نظام میخواهند بعضی کسان بوجه فقدان منافع خود و بعضی اشخاص بوجه رشک حسد بعضی اصحاب

بوجود اوت مانع و مانع می شدند - و چونکه در آن زمان اکثر عمده داران و امارا و مقربان حضور متحد الاطلاق و متحد الصفات بودند و در انتظام بسیار نقصان آنها بود با هم یکدیگر سازشها می نمودند و از رئیس نسبت مدارالمهام شکایتها میکردند - و رئیس ابر مدارالمهام آشفته میکرد و بدین تدابیر مدارالمهام را از انتظام باز میکشیدند و سخت پریشان میکردند - چونکه مدارالمهام بعد تجربه چند سالین ام بخوبی فهمیده بودند که در عمده داران موجوده نکدامی شخص تجربه کافی میدارند و قابلیت و لیاقت ضروری میدارند و عاداتیکه از عرصه دراز در آنها پیدا شده بود هیچ گاه از ایشان منفک نخواهند شد و نیز خیالات مخالفانه آنها مبدل نخواهند شد بدین صورت مدارالمهام را غیر از این چهار نبود که از مالک غیر عمده داران تجربه کار طلب کنند و بذریعۀ آنها اصلاح حالت موجوده ملک نمایند - لهذا مدارالمهام در شخص تجسس عمده داران تجربه کار و متدین و راست باز بودند - چونکه مولو سے کرامت علی صاحب که از تلامذه والد ایشان بودند و درین ملک استاد مدارالمهام بودند و از تمامی حالات خواجه موبد الدین خالص صاحب مطلع بودند - روزی در انشائی گفتگو تذکرۀ ایشان آمد و مدارالمهام حالات غایتی و فضیلت علم و تجربه ایشان که در تمامی صیغه جات انتظام ملک میداشتند شنیده مشتاق ملاقات ایشان شدند و از مولو لوی صاحب خواهرش طلبی ایشان کردند - مولو لوی صاحب به خواجه صاحب نوشتند ایشان انکار کردند و چون مدارالمهام انکار ایشان شنیدند زیاده مشتاق گردیدند عرض تا عرصه دراز خط و کتابت ماند بالاخره چون مدارالمهام انتخاب ایشان برای ملازمت سرکار آصفیه نمودند در رای ایشان هم تبدیلی پیدا شد و ایشان قبول کردند و از ملازمت سرکار انگلشیه اراده ملازمت سرکار آصفیه نمودند - و بتاریخ یکم جون ۱۰۳۸ عیسوی درخواست رخصت تا ماه جولائی و از یکم اگست درخواست استعفا بخد مت مشر جارج و ندرس زملسل شش برج مهر فرستادند هر چند صاحب مدوح من خواست که ایشان از ملازمت سرکار انگلشیه علیحدہ شوند و ایشان را از استعفا باز میداشت لیکن ایشان بر منظوری درخواست خود اصرار کردند و در خط و کتابت چند روز این کار روانی ملتوی ماند بالاخر صاحب موصوف بر اصرار ایشان بتاریخ ۲۵ جون ۱۰۳۸ عیسوی بدین الفاظ استعفا منظور کرد که در ذیل مرقوم است -

مولوی موبد الدین خالص صاحب بدین وجه از خدمت عالی خود مستعفی میشوند که ایشان را خدمتی معین آبار حاصل میشود که مشا هره آنهم اندک است و آن خدمت اعزاز و اختیارات هم زیاده میدارد من همیشه انظرز عمل ایشان خوشنود ماندم و همیشه ایشان را مسکین و غریب و بر کار خود متوجه و مستعد یا فتم - ایشان در کار خود بسیار بهوشیار و بهر طور نیک و شریف اند و لحاظ دیانت طریقۀ عمل ایشان بی نهایت قابل الطمینان ماند و در زمانه محاربه شاهجهان آباد و فساد هندوستان خیرخواه سرکار و نیک رویه ماندند

برفتن ایشان سخت افسوس میدارم باینکه باج شدن در ترقی ایشان نمیخواهم اگر موقعی مرادست میداد از ترقی ایشان بر عهده بزرگ بسیار خوشنودمی شدم مگر افسوس است که چنین موقعه دست نداد.

غرض ایشان راهی حیدرآباد گردیدند و قصد حضرت شاه مسعود صاحب رحمہ اللہ که از مکاتبه او شان مذکوره بالا نسبت دکن بود در پشت پنجم بنظر آمد القصه بعد رسیدن حیدرآباد نواب مختار الملک مدارالمهام سرکار آصفیه ایشانرا بر خدمت نظامت مملکت تصحیح صدر تعلقات امور فرمودند و نیز از ایشان در فقه هدایه شروع نمودند و در مختلف امور از ایشان مشوره میکردند و بعد تجربه مدتی نواب صاحب را بر ایشان اطمینان کافی پیدا شد و از ایشان در تمامی امور مشوره آغاز کردند و وقتاً فوقتاً اطمینان نواب صاحب نسبت ایشان را فرمود و شورت ایشان نهایت مفید ثابت گردید بالاخر نواب صاحب از ایشان در امور مملکت مشوره آغاز نمودند و بعد چند ساله حالتی چنان روداد که از امور سرگامی بغیر مشوره ایشان طی نمیشد و از مشاورت ایشان امداد و افریه نواب صاحب میرسد ایشان در مدت دو سال انحالات ملک و اهل ملک و انتظام موجوده ملک بخوبی و کیفیت حاصل کرده بر امور قابل انسداد و قابل اجراء و طریق آن بخوبی غور کردند و نسبت انتظام تمامی صیغه جات از نواب صاحب بارها گفتگو کردند و بطرف اجرای انتظام جدید متوجه میگردد و گو نواب صاحب را از رای ایشان با تکلیف اتفاق بود لیکن بدینوجه که در آن زمان بوجه مخالفت مخالفین و دخالت رئیس کارروائی مدارالمهام اجرای انتظام بحد شکل بود و در کار بسیار تا مل میگردد و چونکه زیاده ضرورت تقسیم ملک در صوبه جات و تقسیم صوبه جات در اضلاع و تقسیم اضلاع در تعلقات بود و نیز تقرر حکام اسامات و مملعات و تعلقات از صیغه مالکزی و عدالت کو توالی بود تا انتظام ملک با قاعده شود و وقت وصول مالکزی را می و انتظام عدالتی و کو توالی دور گردد و نیز زیاده تر ضرورت این امر بود که کاری که بی انتها بر نواب مدارالمهام است آن کار فضول و غیر ضروری کم کرده شود و هر قدر هر کار که بعد از این ماند انتظام آن چنان شود که در آن وقت مدارالمهام بسیار صرف نشود و کافی مددی او شان را در انضمام آن از دیگر عهده داران رسد تا که مدارالمهام را وقتی برای غور امور اہم متعلقه مملکت دست دهد و رای ایشان این بود که بالفعل یک معتمد مالکزی و یک معتمد عدالت و کو توالی مقرر کرده شود تا که کثیر المقدار کار که هست دو فائز معتمدی تقسیم شود و از معتمدین در اجرای آن مدارالمهام مدوهم رسد و نیز نگدانی عهده داران ماتحت هم بخوبی شود و چنانچه حسب رای ایشان نواب مدارالمهام در آنکه افضل مطابق شایسته هجری انتظام ضلع بندی و غیره و بعضی تهرات فرمودند و در آنکه افضل مطابق شایسته هجری دو عهده جدید معتمدین قایم کردند و به معتمدی عدالت

و کو تو الی وغیره خواجہ موید الدین خان صاحب را مامور فرمودند و بر معتمدی مالگزار سیّد محمد الدین صاحب را  
سرفراز نمودند - و کار کثیر المقدّر متعلقه خود را درین هر دو دفاتر تقسیم کردند که ازان خود هم تا حدی  
سبکدوش شدند - و نیز نگرانی عمده داران ماتحت هم آغاز گردید - بطریق با اصول اجرائی کار آغاز شد  
که ازان روز بروز حالت کار رو با صلاح می شد و ترقی می پذیرفت و اتبری و بد انتظامی بتدریج رفع  
می شد غرض بعد تقریر خواجہ صاحب بر معتمدی از ایشان بسیار مدد به نواب صاحب میرسید و از انداز سه سال  
ایشان مصروف انتظام و اصلاح کار صیغه جات متعلقه خود بودند و قواعد اجرائی کار عدالتی و کو تو الی  
و غیره وضع مینمودند و نواب مدارالمهام بشورہ ایشان قواعد و ہدایات و دساتیر اجرائی فرمودند و در  
اصلاح و دیگر صیغه جات و امور اہم ریاست مشورہ بہ مدارالمهام نیز میدادند و سرگرم رفع بی اطمینانی و تکالیف  
خلایق و جلب منافع سرکار و رعایا بودند - و چونکہ اہل فوج و امر و اسواہو کاران بوجہ ضعف حکومت تمیل احکام  
سرکار نمیکردند در چند مقامات چندان تنبیہ و تهدید آنها کردند کہ مزاحمت ہای تمیل احکام بحدی رفع گردید  
اکثر امر از ارتکاب جرائم نمی ترسیدند و مرتکب جرائم میشدند چونکہ دران زمان فرزندان نواب میرکبیر پادشہ  
کہ داماد رئیس بودند باعث موت شخصی شدند و مدارالمهام بوجہ تقرب و قرابت رئیس متامل بودند ایشان  
بلا رعایت امری محرک تحقیقات این مقدمہ شدند و ضرورت اجازت رئیس شد نواب صاحب  
ایشان را پیش رئیس فرستادند ایشان از حضرت غفران مآب نواب افضل الدولہ بہادر بر بنای  
احکام شرع گفتگو کردند و بالاخر بموجبی رئیس اجازت فرمود و بعد تحقیقات مقدمہ نسبت او شان  
سزا تجویز شد ازین واقعہ بر دیگر امر اثر سے قوی رود و آہن از ارتکاب جرائم محترز شدند -  
در زمانہ ایشان تا تا تو پیامرہ در حوالی حیدرآباد رسیدہ سازش اجتماع اشخاص بر مجاہدہ  
سرکار انگریزی کردہ بسیار مردمان را آمادہ کردہ بود ایشان از سازشہای مطلع شدہ بجلت تمام  
بحکمت علمی انشد و کردند و اگر خجست بعض شرکامی او گرفتار شدہ سزا یافتند اگر او کامیاب می شد  
ریاست را صدمہ عظیم میرسید -

چونکہ رشوت خواری در حیدرآباد و بسیا رشایع بود ایشان با جماع مواد کافی میر مجلس عدالت العالیہ کہ  
مولوی احمد علی صاحب کہ در رشوت خواری از حد نام آور و در مظالم یکتای زمان بودند معطل کنانیدہ  
جماعت عمدہ داران کہ در آن خود ہم شریک بودند بر تحقیقات الزامات او شان مقرر کنانیدند  
و بذریعہ فیصلہ بسیط بدلائل و وجوہ قوی او شان مجرم قرار یافتہ سزایاب شدند - ازین واقعہ بر  
رشوت خواریان اثری تمام شد و دیگر چنین بدخصالان را در ارتکاب تامل گردید - همچنین دیگر چند کس

معزول و مظل و سزا یاب شدند و اثر قومی برگزیده آنها شد که تاحد سے مانع ارتکاب گردید۔  
ایشان در کد امی انتظام بحز اہل این ملک دیگران را خدمات و ادن مناسب تصور نہ کردند و عموماً  
اہل این ملک را منتخب و مامور میفرمودند و انتخاب ایشان نہایت صحیح و مفید ثابت می شد  
خیال ایشان این بود کہ حتی المقدرت اہل ممالک غیر را خدمات دادہ نشوند۔ کہ اثر آن باعث  
خرابی اہل ملک خواہد شد چنانچہ خود ایشان گاہی کسی را از ملک خود یا ممالک غیر برخدستی  
مامور نہ کردند۔

مذکرہ متعلقہ خدمات ایشان و کار ہای نمایان ایشان چندان است کہ اگر بہ تفصیل مناسب  
بیان کردہ شود کتابی نہایت بسیط خواہد شد و درین مختصر گنجایش چنین تفصیلات نیست  
لہذا بر بیان مذکورہ اختصار میکنم۔ و با اینہما از تعلیم علوم طلبا و تدریس ہم باز نمیانند۔  
چونکہ ایشان بر طریق اجداد خود چنانکہ بطرف ظاہر توجہ میداشتند زاید از ان بطرف باطن متوجہ  
سے بودند۔ و ہر دو حالت ایشان رو بہ ترقی بود اصحاب خدمات باطنی این ملک پیش ایشان  
می آمدند و از ایشان ملاقات میکردند۔ منجملہ آنها از اہل عرب شیخ عبدالرحیم صاحب دست بود  
و نیز قلندر دیگر و آنها با ایشان از حالات باطنی مطلع میکردند از تلامذہ ارشد ایشان از اشخاص  
عالی خاندان این ملک جناب مولوی شیخ احمد حسین صاحب و جناب مولوی شیخ محمد صدیق  
صاحب اند و نیز مولوی میر سلامت علی خان صاحب بودند۔ و نیز بعض دیگر اصحاب ایشان بسیار  
محبت از جناب مولوی محمد صدیق صاحب میداشتند کہ بعلوم مروجہ دست گاہ کافی میدادند  
و در کار گزار می خدمت سرکاری چنان تجربہ کار اند کہ نظیر ایشان درین ملک نیست و بصلہ  
دیانت و کار گزار می خود از خطاب نواب عماد جنگ بہادر ممتاز و بخدمت معتمدی عدالت و کوتوالی  
سرفراز اند مولوی عبدالعلیم نصر اللہ خان صاحب خوجوی کہ قدیم ڈپٹی کلکٹر سرکار انگریزی و صدر  
تعلقہ ار سرکار آصفیہ بودند۔ در تاریخ دکن کہ مصنفہ ایشان است نسبت خواجہ صاحب می نگارند کہ

ہر قدر کار را کہ بر قانون آورده است ذات سامی ایشان است نہایت  
کار گزار و مدبر و دیانت دار و محنت کش در کار سرکار تیز قلم نہایت  
درجہ معاملہ فہم تجربہ کار سرکار انگریزی و ہندوستانی اندازہ بہنگام صبح  
تا زمان شمساعت شب قلم از دست ایشان نمی افتد شخصے را  
در کار ایشان دخل نیست و بر مرادات ایشان کسی را خبر سے نے



(۸۷) ذکر کرد خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب کد خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب و سلیم الدین خان صاحب اولاد ایشان و دودہ و در شاہجہان آباد و در خاندان ہای اکابر و معززین شدہ بود کہ بشرافت و نجابت ممتاز بودند۔ خواجہ سدید الدین خان صاحب ہشت فرزند و پنج دختر میداشتند و خواجہ سلیم الدین خان صاحب سہ فرزند و چارہ دختر میداشتند کہ حالات ایشان زیادہ تفصیل طلب نیند۔ و نیز تا اینجا تذکرہ اولاد دختران حضرت آخون صاحب نشدہ است کہ کثیر التعداد است و نیز تذکرہ بعض مستورات کہ از نسل حضرت اند تا حال نشدہ است مناسب بینماید کہ شجرہ تمامی نسل حضرت کہ از ان تفصیل اولاد دختران حضرت و خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب و دیگر بعض مستورات کہ از نسل حضرت اند و جملہ کسان بخوبی ظاہر شود و اسماء ہمہ ذکر و انات در ان مندرج باشند و آخر کتاب منضبط کردہ شود و نیز نقشہ کہ در ان اسمای ہمہ کسان درج باشند و مختصر حالات ہمہ نوشتہ شوند با و منسلک کردہ آید تا کہ بلا حطّ آن اسمائی ہمہ کسان نسل حضرت و بہر حالات آنہا اجمالاً اطلاع شود چہر کہ بالتفصیل تذکرہ ہمہ کسان درین مختصر گنجایش ندارد و پس بچنین کردہ خواهند و بر تذکرہ اولاد خواجہ مویہ الدین خان صاحب این کتاب ختم کردہ خواہد شد۔

(۸۸) ذکر کرد خدائی خواجہ مویہ الدین عقد خواجہ مویہ الدین خان صاحب اولاد از صبیہ فرزند حافظ عبد الرحیم خان صاحب خان صاحب و اولاد ایشان شدہ بود کہ او ستاد شاہ عالم بادشاہ غازی بودند و از بطن آن و فرزند و یک دختر تولد شد۔ فرزند اکبر موسوم بہ امین الدین خان شد و فرزند اوسط موسوم بہ عین الدین گردید و دختر بعد چندی انتقال کرد۔ و نیز این زوجہ اولی بعد چندی ازین عالم رحلت نمود بعد ازین ایشان از صبیہ خواجہ مرزا خان صاحب کہ برادر غلام نقشبند خان صاحب بودند و از اکابر سادات حسنیہ و حسینیہ مشائخین عظام و امرا می شاہجہان آباد بودند۔ عقد نمودند۔ والدہ این صبیہ از نسل نواب مہابت خان صاحب وزیر اعظم و سپہ سالار سلطنت مغلیہ بودند کہ در عہد جهانگیر وزیر نام آور بودند و بہ قوت ایشان شاہجہان بر تخت سلطنت نشستند و در زمانہ شاہجہان بادشاہ غازی ہم تازمانہ دراز وزیر اعظم و سپہ سالار ماندند و سلسلہ نسب والدین صبیہ بصحت تمام تا بحضرت غوث الاعظم میر سید تازمانہ پدراپن صبیہ نشان قدم برگردن اولاد این نسل می شد چنانچہ برگردن والدین صبیہ آن نشان خاص و ممتاز گان ایشان میگفتند کہ این نشانی اولاد صحیح نسب حضرت غوث الاعظم است بدینوجہ تعظیم و تکریم بزرگان خواجہ صاحب سلاطین مغلیہ بسیار میکردند۔ و ہمہ کسان قابل بسیار تعظیم مے شمرند۔



وایشان از اہل دل و علوم ظاہری و باطنی مشرف بودند در سلسلہ قرابت داران ایشان یکی نواب  
عظیم الملک میر حجلہ از امرای اعظم بودند۔ و در ملک دکن بامور بکار سرکار بودند۔ و از نسل و شان  
میر عبد السلام خان صاحب مخاطب بہ نواب مقتدر جنگ بہادر صوبہ دار و میر دوست علیخان صاحب  
دوم تعلقہ ارو نواب محمد علیخان صاحب بہادر متمم تقسیم منصبہ داران در حیدر آباد موجود اند غرض از بطن  
این زوجہ ہم دو فرزند تولد شدند نام فرزند کلان محمد علی الدین بنادند و فرزند خرد و در یک ہفتہ انتقال کرد  
و بعد چندی مادرش ہم ازین جہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود۔

زوجہ ثانیہ ایشان چونکہ بسیار ذی علم و بسیار خوش اخلاق و زاہدہ و عابدہ و صوفیہ بود۔ و تعلیم علوم  
ظاہری و باطنی از بزرگان خود بخوبی یافتہ بود۔ و ہمیشہ زنان را تعلیم علوم ظاہری و باطنی میداد و بروز  
ہر جمعہ بسیار زنان پیش او جمع میشدند و او وعظ میکرد و ہمیشہ در مجاہدہ باطنی میباند۔ بدینوجہ از انتقال  
او خواجہ صاحب را بسیار تاسف و ملال رو داد قصد کردند کہ تارک الدنیا شوند لیکن ضروریات نگذشتند۔  
لکن تا ہم از روز انتقال زوجہ ثانیہ ہرگز بدینا دل نہ دادند و مثل تارک الدنیا بسر کردند۔ و بعد این واقعہ  
بہ نیت ہجرت بہ دکن را ہی شدند۔ فرزند خرد و سال را بہ خوشدامن حوالہ نمودند۔ او کفیل پرورش او شد  
و ہر دو فرزندان کلان ہمراہ خود بہ حیدر آباد دکن بردند۔

تذکرہ وفات مولوی انتظامی کہ بمقتوریت خواجہ صاحب جاری می شد ہنوز مکمل نہ شدہ بود و بیشتر  
خواجہ موید الدین خان صاحب اجزاء را طلب بودند بسبب دفعہ نامی آنوقت نوبت اجرای نرسیدہ بود  
کہ یکا یک خواجہ صاحب بمرض الموت مبتلا شد نہ بعضی میگویند کہ وجہ مرض زہر بود و بعضی میگویند کہ  
وجہ سحر بود بہر حال ہرچہ باشد از شانزدہم شعبان ۱۱۸۷ ہجری در قی واسہال خون روان شد و تباریخ  
بہم شعبان ۱۱۸۷ ہجری از عالم فانی بعالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبرہ حضرت یوسف صاحب  
شریف صاحب کہ بمقام نام پبی واقع است متصل گنبد حضرت ممدوح آسودند قطعہ تاریخ وفات  
ایشان اینست۔

شدن دنیا موید الدین خان	عالم بے نظیر و بے ہمتا
گفت تاریخ رحلتش والا	از جہان رفت عادل یکتا
رقعہ کہ نواب مختار الملک مرحوم بعد انتقال خواجہ صاحب بمولوی امین الدین خان صاحب نوشتند حسب ذیل است۔	
(۱) با ستماع واقعہ انتقال والد آن مہربان کہ یکا یک امروز بوقت ہفت	

گفته معلوم شد رنجیکه بخاطر اینجانب گذشت تفصیل و تشریح آن دشوار  
بلکه ناممکن است -

(۲) اگر چه والد آنمهربان را عرصه دراز نشده بود که در اینجا وارد شوند و سرانجام دو  
کار با سسرکار ماندند لیکن بهر سرگرمی و مشقت و امانت داری و غیره خواهی که آنرا  
انصراف دادند فی الحقیقت قابل تحسین و آفرین بوده -

(۳) خواهش اینجانب این بود که روزی شود که ثمره مشقت و غیره خواهی خود بینند  
و تاعرصه دراز آن کامیاب باشند مگر خواهش این جانب را پیش خواهش و رضا  
اتمی فروغ کو بهر حال هر چه رضای مولی از همه اولی - آن مهربان را و ما هم را بغیر  
ازین چاره نیست که امور خود را بدست اختیار او تعالی شانه بدو هم  
و صبر اخستیار کنیم -

(۴) این جانب را همواره خواهان بهتری و نیکنمایی آن مهربان تصور نموده و بهر چه  
ضرورت آن واقع شود بدرخواست و اطلاع آن هیچ تامل نه نمایند و با هم بدوستی  
و اتفاق بوده در اجرای کار با سسرکار ساعی و جا بهر باید بود -

مدارالمهام درین زمان نه صرف مدارالمهام بودند بلکه بوجه صغر سن رئیس ایشان را در ریاست اختیارات  
کامل حاصل بودند - تحریر آن زمانه ایشان وقعت تحریر رئیس میدان را از فقره اول رقمه مذکوره ظاهرست  
که نواب مدارالمهام را چه قدر رنج مفارقت خواجه صاحب گردید و چه قدر تا سرف روداد و از فقره  
دویم ظاهراً میشود که مدارالمهام خدمات خواجه صاحب مرحوم چه قدر قابل قدر تسلیم میکردند و نیز از آن  
شان طرز کار گزار می مولو یصاحب ظاهراً میشود که چنان کار سرکار میکردند از فقره دویم آن اراده  
نواب مدارالمهام ظاهراً میشود که نیت عطای جاگیر میداشتند از فقره اخیر ظاهراً میشود که لمجاظ خدمات  
و حقوق خواجه صاحب نواب مدارالمهام چه قدر استعمال مهربانی با اولاد ایشان و اجبی خیال  
می فرمودند - از انتقال ایشان نه صرف مدارالمهام رنجیدند بلکه اکثر امراء و عمده داران و اکثر اهل شهر  
سبباً رنجور گردیدند -

(۵) انتظامیکه جاری شده بود اصول آن و از خیالات والد مرحوم خود نسبت اجرای  
بقیه انتظام مولوی خواجه امین الدین خان نصاحب بخوبی واقف بودند و نیز  
اکثر آرای مرحوم و تحریرات مرحوم متعلقه انتظام نزد ایشان موجود بودند و نواب مدارالمهام نسبت  
بجای

قایم مقامی مرحوم بدین وجه سخت متروک بودند که تکمیل انتظام بنیر از واقفیت کامله شیراز اصول انتظام جاری شده ممکن نبود چنانچه نواب مدارالمهام در رقعہ دیگر موسومہ خواجہ امین الدین خان تحریری فرمایند -

از انتقال والد آن مہربان اینجانب را برای اجرای کار ہم خیلے  
تر دوست زیرا کہ قطع نظر از لیاقت باین سبب کہ پیشتر از اجرای کار  
(انتظام) دارو اینجا بودند و از ہمہ حالات واقفیت بہرسانیدہ  
بودند کہ بوقت شروع کار انتظام اجنبیت نداشتند -

جناب مولوی نصیر الدین خان صاحب خوجو کے در تاریخ و کن نسبت ایشان می نگارند  
کہ مولوی امین الدین خان صاحب فرزند ارشد مولانا  
موسوید الدین خان صاحب نہایت زیرک و صاحب علم و خلیق  
وصاف طبع و خوشش رو و نیک خویستین کہ زود بطلب  
معاہلہ میرسند بعد تجربہ بہ چند روز سر آمد مجربین و بی نظیر  
خواہند بود -

نواب مدارالمهام بعد غور کامل برای معتمدی عدالت و کوتوالی وغیرہ انتخاب ایشان نمودند ایشان  
دران زمان ناظم محکمہ صدر تعلقات بودند - از خدمت مذکورہ برخدشت والد ایشان ایشان  
را ترقی دادند و مامور فرمودند و از مشورہ او شان بقیہ انتظام جدید کہ اجرا طلب بود جاری  
فرمودند و انتظام ہر صیغہ ملک بخوبی مکمل گردید - پس انتظامی کہ بمشورہ والد ایشان آغاز  
شدہ بود بہ مشورہ ایشان باختتام رسید بدین وجہ نواب مدارالمهام بسیار قدر ایشان میکردند  
و بسیار عزیز میداشتند - چنانچہ بیشتر اوقات نواب مدارالمهام بہ نسبت ایشان نہایت عمدہ  
را می ظاہر فرمودند کہ تذکرہ آن ہمہ خالی از تطویل نیست صرف بمقدمہ شیخ متا بنام فخر الدین  
خان ہرچہ نسبت ایشان تحریر فرمودند تذکرہ آن کافیست و آن حسب ذیل است -

آن مہربان را از والد مرحوم آن مہربان فائق ترمی بنیم و امید  
میدارم کہ روز بروز درین ترقی خواہد شد -

و نواب مدارالمهام حکمی کہ بتاریخ ۲۳ شعبان ۱۲۹۰ ہجری نسبت بقایای تخواہ ایشان تحریر  
فرمودند بعض عبارت آن در ذیل مندرج است و از ان ظاہرست کہ چہ قدر وقعت ایشان  
در دل مدارالمهام بود -

اگر چه گاهی اینجانب و عده خود را فراموش نه نموده بودند لیکن همیشه مدد خود تخمین صبر و شکیب آن مهربان نمود که در انبای روزگار مردم را متصف به چنین صفات کم می یابیم فی الحقیقت میگویم که نه صرف این صفت صبر و تحمل بلکه بعض صفات دیگر در آن مهربان دیده ام و می بینم که بارک الله میگویم و نه من این میگویم بلکه اکثر همین میگویند و بس -

ایشان تا ستمه هجری کار مقوضه انجام دادند و در سنه مذکور نواب صاحب را در بعض ترمیمات در انتظام قدیم فرمودند که از اجرای اکثر آن ایشان متفق نه بودند و نواب صاحب را در اجرای آن ترمیمات اصرار بود و ایشان کار گزاشته رخصت یک ساله گرفتند - هر چند نواب مدارالمهام بعد ازین بسیار سعی ملاقات ایشان کردند و خود بر مکان ایشان قصد آمدن نمودند لیکن ایشان نه بر تشریف آوری نواب صاحب رضا مند شدند نه خود بر ملاقات رفتند نه از ان اشخاص ملاقات کردند که پیام های نواب صاحب می آوردند - مقصود نواب مدارالمهام آن بود که ایشان را رضا مند نمایند و در ترمیماتیکه ایشان را سخت اختلاف بودند کنند لیکن ایشان رضا مند نه شدند اکثر خط و کتابت نواب مدارالمهام متعلق ازین موجود است که بلحاظ مضامین سخت چیرت انگیز است چونکه اندراج آن بسیار طوالت میدارد - ازین وجه دریغ کرده نشد - درین اثنا نواب مختار الملک انتقال فرمودند و در اسی ایشان تبدیلی نشد لهذا نواب عماد السلطنه مدارالمهام ثانی مجبوراً بلحاظ حقوق سابقه نصف تنخواه ایشان قس صد روپیہ بطور وظیفه اجر کرده ایشان را از خدمت معتمد می سبکدوش نمودند -

ایشان از والد بزرگوار خود تعلیم علوم ظاهری و باطنی یافته بودند و به کامیابی تمام در علوم ظاهری بهره ور گردیدند و نیز در علوم باطنی و اقیقیت کافی بهم رسانیدند و در خاندان عالی و نجیب که خدائی ایشان شده بود لیکن زوجه ایشان بوجہ ولادت انتقال کرد و بعد از ان ایشان هیچ گاه قصد نکاح نکردند - و این واقعہ زمانه شباب ایشان است ازینج مفارقت و انتقال زوجه بر ایشان چندان اثر شده بود که تا یک سال محض از خود رفته بودند و در غمتها میماندند - بوجه بزرگان در آن حالت افاقت بهم رسید ایشان بطرف سلوک مایل شدند

و در آن کامیاب گردیدند. ایشان خلیق و فیاض و رحم دل و خدا ترس و نیکو کار بودند -  
 و تاملت العمر هر چه از اخراجات باقی میانند همه بنام خدا خیرات میکردند و در وقت ترک دنیا جمله  
 اشیای موجوده خانه که بسیار قیمت داشت همه خیرات کردند و چیزی باقی نداشتند بر زمین خواب  
 میکردند و در ظروف گلی طعام میخوردند و آب می نوشیدند ایشان تا زمانه هفده سال معتمد عدالت و غیره  
 مانند و هیچ گاه سفارتش ایشان مدارا ملهام نامقبول نه کردند و در اکثر امور حسب رای ایشان  
 حکم دادند ایشان بنام بسیار کسان منصب جاری کنانیدند و بسیار کسان را خدمات و بمانیدند  
 و بسیار کسان را یومیه کنانیدند و بسیار کسان را بطور خیرات از سر کار نقد رقومات و بمانیدند  
 نهایت با خیر بودند از احسانات ایشان اکثر اهل ملک و اکثر اهل ممالک غیر بهره یاب گردیدند  
 و تا حال از آن کامیاب هستند. ایشان در تدین و اوصاف حمیده شهرترین شخصاصل بر صفتها  
 گردیدند اهل این ملک ایشان را همیشه بنیکی یاد میکنند بعد گذشتن خدمت ایشان محض تارک الدنیا  
 گردیدند و ریاضت شاقه آغاز نهادند و تا قریب هشت سال از هیچ کس ملاقات نکردند  
 و در ریاضتها شاقه مشغول ماندند و ذمی تصرف گردیده در ماه رمضان ۱۰۳۰ هجری ازین  
 عالم فانی ب عالم جاودانی رحلت فرمودند و متصل قبر والد بزرگوار خود در درگاه یوسف صاحب  
 و شریف صاحب مدفون گردیدند ماده تاریخ وفات ایشان انیست -

آفتاب عز و جاه و عدل شد زیر زمین

(۹۱)

تذکره خواجہ معین الدین خان صاحب - مولوی خواجہ معین الدین خان صاحب فرزند اوسط خواجہ بوید الدین  
 خان صاحب هم تعلیم علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار خود حاصل نمودند و در علوم ظاهری باطنی  
 بهره وافر برداشتند ابتداء بر نیابت معتمدی عدالت و کو توالی بزمانه معتمدی والد خود مامور بودند  
 چنانچه مولوی نصر الله خان صاحب در تاریخ دکن می نگارند که نایب ایشان فرزند کوچک  
 ایشان است آنهم جامع صفات حمیده است و نفوت پسندیده اگر چه پدر موسوید الدین است  
 مگر الحمد لله که پسر معین الدین است و بعد از آن بر نظامت عدالت الحالیه فوجداری ترقی یافتند  
 و تاملت و از مامور ماندند بعد زمانه و از باز در خواست معاودت بر خدمت سابقه نمودند و بمشاهره  
 موجوده که کمترین از و بر نیابت معتمدی عدالت عود کردند ایشان از زمانه شهاب دریا و الکی مشغول می بودند  
 هیچ گاه قصد که خدائی نکردند همیشه بر ریاضتها مشغول ماندند و لمح از یاد خدا غافل نمیانند  
 و هر چه از مشا هر بعد اخراجات باقی میانند همه بنام خدا خیرات میکردند - تمامی عمر خود در مطالعہ کتب

و یا داکمی صرف کردند - در ولی کامل بودن ایشان هیچ شک نیست تمام عمر ایشان در اطاعت برادر  
 بزرگوار خود صرف کردند و بجز رحم دل و فیاض و بطریق و متین و نهایت ادیب و انشا پر داز بودند -  
 از چند سال بعوارض نوازل مبتلا شده در سال هجری ازین عالم فانی بعالم جاوانی رحلت فرمودند  
 و متصل مرقد پدر بزرگوار خود در مقبره حضرت یوسف صاحب شریف صاحب مدفون گردیدند -  
 تذکره خواجه محمد محی الدین خان | خواجه محمد محی الدین خان فرزند اصغر خواجه موید الدین خان صاحب  
 بسیار صغیر سن بودند که والد ایشان انتقال کردند پرورش ایشان جد ایشان میکردند و برادر حقیقی  
 جد ایشان که حکیم محمد حسین خان صاحب در علوم ظاهری و باطنی دستگاه کافی میداشتند سلسله عقیدت  
 ایشان از جناب مولانا فخر الدین صاحب قدس سره بچند واسطه در طریقه عالیّه قادریه چسبیده بود -  
 و همه خاندان ایشان به همین طریقه مشرف بود - در علم طب و عل آن در هندوستان نظیر ایشان نه بود -  
 و در علم معقولات و ریاضیات نیز ایشان یکتای زمانه بودند و نهایت مذهب و سنجیده و بطریق و متین و  
 در علم فلسفه بجز تمام میداشتند و مزاج ایشان فلسفیان و سالکان بودند و بسیار تنهایی پسند و نهایت  
 تجربه کار و حکیم گویا افلاطون وقت بودند او شان از عمر پنج ساله ایشان را تعلیم تهذیب و اخلاق  
 میدادند و چونکه غیر ایشان کسی نبود به وقت تجربات خود در امور دنیاوی پیش ایشان بیان میکردند  
 چون عمر ایشان تا هفت سال رسید تعلیم ایشان آغاز کنانیدند که تعلیم اساتذّه مختلف میکردند لیکن  
 حکیم صاحب خود بهم مکرر آن تعلیم میدادند - تا آنکه ایشان بر خط و کتابت صحیح قادر گردیدند و از تعلیم فارسی  
 فارغ گردیدند - گویند هنوز نوبت خواندن کتب اخلاق و معقولات نیامده بود لیکن ایشان از فیض صحبت  
 حکیم صاحب از اکثر مسائل علوم مذکوره بخوبی واقف گردیدند - درین اثنا ایشان حسب الطلب  
 بکسیر آباد رسیدند - و از برادر کلان خود تعلیم صرف و نحو عربی آغاز نهادند - و بعد از فراغ آن کتب منطق  
 و ادب آغاز کردند که درین اثنا نواب مختار الملک مدار المہام سرکار آصفیه ایشان را بطور کار آموز  
 برای تجربه کار سرکاری در دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و غیره که حاکم آن دفتر برادر کلان ایشان بودند  
 مامور نمودند و از غره جمادی الاول ۱۱۸۷ هجری بطور مدد خرج و دود و روپیه ماهوار اجبر نمودند -  
 ایشان کار سرکاری هم میکردند و تعلیم علوم هم جاری داشتند - چندی در علم ادب توجه کردند  
 و زود تر بیاقت انشا پر دازی و شعر گوئی در زبان عربی حاصل نمودند چون از کتب درسیه علم ادب  
 و منطق فارغ شدند فقه و اصول فقه آغاز نهادند - چون از کتب درسیه فقه و اصول فقه فارغ شدند  
 کتب علم حدیث و تنقیح و اسما و الرجال آغاز کردند هنوز صحاح سته با ختمان نرسیده بود که بمصوب



رخصت حسب الطلب محمد حسین خان صاحب دہلی رفتند و در اینجا بقیہ کتب صحاح از مختلف علما ختم کردند۔ چونکہ در آن زمان شوق قرأت مصحف مجید و اعمال میداشتند و خواہش ایشان آن بود کہ اجازت مصحف مجید حاصل کنند و محمد حسین خان صاحب بسلسلہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجاز قرأت مصحف مجید بودند ایشان طالب اجازت گردیدند و از ایشان تمامی مصحف مجید سماعت کردہ اجازت حاصل نمودند کہ سلسلہ آن حسب ذیل است۔

يقول الفقير محمد حسين اني اخذت القرآن العظيم على جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن قراءتا واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا مولانا مولوى قطب الدين وهو اخذ عن مولانا مولوى محمد اسحق صاحب دہلوی وهو اخذ عن سيدنا العلامة الفقيه المحدث القاري المتقن سیدی ابوالحسن علی بن عبدالبرکات الحنفی الزبیدی ثم المصري وعن شيخ القراء والقراءات بالجامع الازہری ابی اللطائف عبدالرحمن بن محمد الزبیری القرشي المجوسي قالارونيہ عن شيخ المعتمد بن محمد الحسنی البليدي زاد الثاني فقال وعن الفاضل المقرئ المعمر شهاب الدين احمد ابی السماع بن احمد القرشي قال عن شيخ الاقراء بالديار المصرية الشمس بن عبد الله محمد بن القاسم بن سميع القرشي عن شمس بن الباہلي عن خالد سليمان بن عبد الكريم الباہلي وغيره بنجم الدين ابی الاشرف محمد بن احمد بن علی السكندري عن شمس بن محمد بن عمر النشلي عن قطب الدين محمد بن محمد عبد الخبير عن شمس محمد بن ناصر الدين الدمشقي عن العاد ابی بكر بن ابراهيم بن ابی قدامتہ عن ابی عبد الله محمد بن جابر الوادي الحشقي عن الامام ابی العباس احمد بن محمد الخزاز عن الشيرازي بن العمار عن ابی الحسن محمد بن احمد سلمون البليدي عن ابی الحسن علی بن محمد بن هزبل عن ابی عمرو عثمان سعيد بن عثمان الداني عن فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسين المقرئ عن احمد بن سالم النخعي عن الحسن بن مخلد عن النيرمي عن عكرمة ابن سليمان عن اسمعيل بن عبد الله بن كثير عن مجاهد عن عبد الله بن عباس عن ابی بن كعب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال ابی فلما بلغت والفجر قال كبر حتى تختم مع خاتمة كل صورة۔

نقد سمع مني الفاتحة وسورة الصنف محمد محي الدين خان فاجزته بها و سایر القرآن العظيم وكل ما يجوز في رواية رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔

بعد از آن ایشان بطرف علم تصوف و تفسیر متوجہ شدند و در زمانہ قلیل از عالم تفسیر و تصوف بہ کاسیانی تمام فراغت یافته و رفاندان عالمیہ قادر بر چہشتیہ بروست محمد حسین خان صاحب بیت کردند و بطرف



تزکیه و تصفیة متوجه شدند بعد چندی در علوم باطنی بهم دست گماهی حاصل نمودند سلسله نسبت ایشان متعلقه بطریقه قادریه و چشتیه حسب ذیل است -

### سلسله خاندان عالیة قادریه قدس الشدا و احکم

مرشد ایشان جناب فضیلت آقا باب محمد حسین خاں صاحب و مرشد ایشان حاجی حسین شریفین حضرت  
خواجہ شاہ غلام امام القادری الفخری الانہری و مرشد ایشان مولانا جامع علوم انحفی و الحلی حضرت  
خواجہ محمد سرفراز علی الحسنی القادری الفخری الانہری و مرشد ایشان حضرت مولانا محمد اظہر فخری و  
مرشد ایشان حضرت مولانا محمد سبحان علی فخری و مرشد ایشان حضرت خواجہ مولانا محمد فخر الدین صاحب  
و مرشد ایشان حضرت شیخ نظام الدین صاحب اورنگ آبادی و مرشد ایشان حضرت شیخ کلیم اللہ  
جہان آبادی و مرشد ایشان حضرت شیخ یحیی المدنی و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد و مرشد ایشان  
حضرت شیخ حسن محمد و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد غیاث نور بخش و مرشد ایشان حضرت شیخ  
محمد علی نور بخش و مرشد ایشان حضرت سید محمد نور بخش و مرشد ایشان حضرت خواجہ ابی استحقاق  
الختلانی و مرشد ایشان حضرت سید علی ہدائی و مرشد ایشان حضرت شیخ محمود و مرشد ایشان حضرت  
شیخ علاء الدین و مرشد ایشان حضرت شیخ نور الدین المشہور بالکبیر و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد  
جوزفانی و مرشد ایشان حضرت شیخ رضی الدین المعروف بعلی الا و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد الدین  
البغدادی و مرشد ایشان حضرت نجم الحق والدین الکبری و مرشد ایشان حضرت شیخ عمار بن یاسر البیدسی  
و مرشد ایشان حضرت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سہروردی و مرشد ایشان حضرت محبوب سبحانی  
قطب ربانی غوث صمدانی سید سلطان عبدالقادر جیلانی و مرشد ایشان حضرت شیخ المشایخ شیخ ابی سعید علی  
المبارک الخزومی و مرشد ایشان حضرت شیخ ابی الحسن علی ہنگاری و مرشد ایشان حضرت ابی الفرج  
طوسی و مرشد ایشان حضرت شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز و مرشد ایشان حضرت شیخ ابی بکر  
محمد شہابی و مرشد ایشان حضرت شیخ الاعظم الحبید البغدادی و مرشد ایشان حضرت ابی الحسن سری سقطی  
و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف الکرمی و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رننا و مرشد ایشان  
حضرت امام موسی کاظم و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر  
و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین و مرشد ایشان حضرت امام حسین شہید و مرشد ایشان  
امام المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بذرہ کہ از جناب خواجہ بہر و مرشد حضرت  
احمد مجتبی محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیضیاب گردیدہ بودند۔

ایشان بعد چندی بجیدر آباد رسیدند و تقریباً یکسال در حیدرآباد مقیم ماندند و درین زمان کتب توانین عدالت و کتوالتی و مال به توجه کافی مطالعه نموده در آن دستگاه کافی حاصل کردند باز بطلب حکیم صاحب حصول رخصت بدلی روانه شدند حکیم صاحب در فکر عقد ایشان بودند و خیال و شان این بود که در عذر قریب عقد نمایند چنانچه ایشان همیشه زادی والده ایشان تجویز کردند و بتاریخ پنجم ربیع الثانی ۱۲۹۵ هجری بروز یک شنبه علی الصبح قریب عقد ایشان نمودند و از که خدائی ایشان بدین طور انفرار یافتند - بعد از انفرار رسوم که خدائی ایشان کتب فلسفه از ان ثانی افلاطون آغاز کردند و تمامی کتب درسیه ختم نمودند بعد از ان تا چندی در علم طب مصروف ماندند و کتب درسیه آن هم تمام کردند - و کتب هیئت و ریاضیات آغاز کرده زودتر از جمیع علوم متداوله انفرار حاصل کردند - لیکن چونکه ایشان بالطبع بسیار علم دوست بودند همیشه در مطالعه کتب علوم و فنون مختلف بسر می کردند از بطن زوجه مذکوره بتاریخ پنجم محرم الحرام ۱۲۹۵ هجری فرزندی تولد شد موسوم به محمد نصیر الدین گردید و بتاریخ دهم جمادی الثانی ۱۲۹۶ هجری فرزند دیگر تولد شد و موسوم به محمد بشیر الدین گردید - تقریباً دو سال برین نگذشته بود که فرزند سوم تولد شد و موسوم به محمد نذیر الدین گردید - چونکه ایشان فارغ التحصیل هم گردیده بودند و در کار سرکاری هم مهارت کامل و تجربه وافر حاصل کرده بودند و از توانین عدالت و کتوالتی و مال بخوبی واقف گردیده بودند و در محکجات سرکار انگریزی ملک پنجاب تجربه بطریقه کارروائی هم حاصل کرده بودند و بلحاظ حقوق و لیاقت ایشان نواب مختار الملک مدارالمهام سرکار آصفیه برای ایشان خدمت مددکاری معتمدی عدالت و کتوالتی تجویز فرموده بودند لیکن ایشان بوجه مختلف آن خدمت را پسند نیکردند و تقرر خود بران خدمت ننخواستند بدین وجه تا آخر ۱۲۹۶ هجری ایشان بجاالت سابقه خود ماندند و در ۱۲۹۷ هجری نواب مختار الملک مرحوم میخواستند که خدمتی اعلی تر از مددکاری معتمدی عطا فرمایند لیکن قبل از آنکه حسب اراده خود تجویز کنند ازین عالم فانی بعالم جاودانی رحلت کردند و موقه ظهور اراده ایشان نشد - بعد از انتقال نواب مختار الملک مرحوم راجه راجایان مهاراجه نزد بهادر پیشکار منصرم مدارالمهام سرکار آصفیه مقرر شدند و ایشان درخواستی بالغاظ ذیل بخدمت ایشان پیش کردند -

بالفعل خدمتی بطور امتحان برای چندی سپرد فرموده شود تا کار گزار می خیراندیشش ملاحظه گردد - چونکه درین وقت صرف خدمت مددکاری معتمد صدرالمهام کتوالتی خالی بود فوراً مهاراجه ذیل بر چهار صدر و پیه ماهوار بران تقرر فرمودند -

فرزند اصغر مولوی محمد موید الدین خاں صاحب مرحوم سابق معتد سرکار عالی  
که قابلیت و لیاقت این عمده دارند و ذمی حوصله بوده اند-

و بقرط عنایت تنخواہ سابقہ ایشان علی الشادی بنام محمد نصیر الدین خان و محمد بشیر الدین خان هر دو  
فرزندان ایشان بطور منصب جاری فرمودند- بعد چندی محکمہ نظامت کو توالی اضلاع قائم شد و نوشتہ  
صدر المہام کو توالی تخفیف درآمد و ناظم کو توالی اضلاع کرنل لٹو صاحب سی- نمیس- آئی- مقرر شدند  
و ایشان بطور مدد کار ایشان در محکمہ نظامت کو توالی کار گزار ماند بعد چندی بدینوجہ کہ در محکمہ نظامت کو توالی  
اضلاع جائدادی برای ایشان نبود برای تقرر ایشان کرنل صاحب موصوف بالفاظ ذیل بتاریخ ہشتم  
ربیع الثانی ۱۳۰۲ م بہ معتد صاحب اصلاح مصارف تحریر نمودند-

مولوی صاحب موصوف عالی خاندان و لائق و ہوشیار و کار گزار متدین  
بودہ اند و از قوانین و ضوابط و کاروائی ہائے صیغہ عدالت مال کو توالی  
بخوبی واقف اند و لیاقت ایجاد ہی کار ہر علاقہ در ہند ایشان موجود  
پس در ہر علاقہ جائدادیکہ فراخور مولوی صاحب معز خالی باشد زودتر  
مامور خواہند فرمود-

درین اثنا چونکہ نظام جدید عدالتی صوبہ غربی در پیش بود برای صدر منصفی انتخاب ایشان شد  
و بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۳۰۲ ہجری بر صدر منصفی درجہ اول باہوار پنجہد روپیہ مامور  
گردیدند لیکن بدینوجہ کہ قبل ازین کار کردہی خدمت صیغہ عدالت انجام ندادہ بودند اختیار سماعت  
مرافعہ بایشان عطا نہ شدہ بود- بعد چندی بتاریخ ۱۷- شہر یور ۱۳۰۲ الفصلی از سرکار بالفاظ ذیل اختیار  
سماعت مرافعہ ہم عطا شد-

چون از بیان ناظم عدالت صوبہ غربی واضح شد کہ ناظم عدالت دیوانی  
ضلع بیڑ کار خود را بہ لیاقت و عمدگی بانصرام می رسانند و از حاصل نبودن  
اختیار سماعت مرافعہ تجاوز نہ منصفین باہل مقدمات ضرورت رسیدن  
نزد ناظم موصوف واقع شدہ آنہا را ہرج و مرج و تکلیف میشود و لہذا بہ ناظم  
موصوف اشل دیگر نظام اختیار سماعت مرافعہ دادہ شود-

درین اثنا از سرکار حکم تبدل ایشان بہ ضلع دیگر شد و حافظ سید احمد رضا خاں صاحب ناظم صدر عدالت  
صوبہ از عدالت العالیہ بالفاظ ذیل سفارش تنسیخ تبدل کردند-

ناظم عدالت دیوانی ضلع بیڑیکی مدوح ولایتی شخصانند و تا این وقت  
چندان که فیصله جات ایشان بصیغه مراغه بنظر من رسیدند بلحاظ آن  
طریقه کارگزاری ایشان را پسندیده نوشتن میتوانم پس سفارش میکنم  
که تبدل ایشان نگردد شود۔

بعد چندی بتاریخ ۳۱ تیر ۱۲۹۱ فصلی برای انتظام عدالتهای صوبه شمالی ایشان برای صدر دژکاری  
عدالت منتخب شدند و بر صدر دژکاری مامور گردیدند۔ صوبه دار صاحب صوبه شمالی بلحاظ عمده  
کارگزاری ایشان سفارش ایشان براسے ترقی بر خدمت اول تعلق داری کردند۔  
چون نسبت آن نواب مدارالمهام رامی صوبه دار سابق نواب مقتدر جنگ بهادر و ناظم صدر عدالت  
صوبه غربی که ایشان ماتحت ابن هر دو حکام تا زمانه مانده بودند دریافت کردند نواب مقتدر جنگ بهادر  
بالفاظ ذیل رامی ظاهر فرمودند۔

ذمانت و بهوشیاری و مستعدی ایشان قابل تسلیم است تا اینوقت  
چندان که لیاقت عدالتی ایشان حاصل کرده اند قابل قدر است اگر چه  
بصیغه مال کارگزار مانند امید است که تجربه کافی حاصل خواهند کرد۔  
و حافظ سید احمد رضا خان صاحب بالفاظ ذیل اظهار راے نمودند۔

در حکام عدالتهاے صوبه غربی ایشان لیاقت درجه اعلی میدارند و  
با این بر دیانت ایشان هم چندان و فوق میدارم که بر دیانت خود  
و باعتبار تعلق عدالتی من صاف و بالیقین گفتن میتوانم که ایشان کار  
تعلق داری بخوبی انجام دادند و باعتبار معامله منصف و محنت  
و مستعدی ایشان رامی من آنست که ایشان کار صیغه مالگزاری هم  
بخوبی انجام خواهند داد۔

هنوز تصفیة این کار روائی نشده بود که بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۱۲۹۱ هجری ترقی ایشان بر بنیابت  
مستعدی عدالت و کوتوالی بر بنای کارگزاری و لیاقت ایشان گردید که درین اضا و ما هو ارسهم بقدر  
دو صد و پنجاه روپیچ پایانه بود۔ برین خدمت سالانه گذشته بود که بر بنای لیاقت و کارگزاری ایشان  
عدالت العالیة انتخاب ایشان برای خدمت نظامت صدر عدالت صوبه غربی نمود و بعد منظوری  
سرکار بتاریخ ۲۱ فروردی ۱۲۹۱ فصلی کار نظامت عدالت آغاز کردند و برین هم ترقی مامور بقدر

دو صد و پنجاه روپیه بود - غرض ما هو را ایشان بکنز اگر دیدیم چونکه ایشان در زمانه نیابت معتمد  
خود معتمد نواب معین المہام عدالت و نواب معین المہام کو توالی بودند بوجه گذشت خدمت  
نیابت عنایت نامہ کہ بہ ایشان نواب فخر الملک بہادر معین المہام عدالت تحریر فرمودند -  
حسب ذیل است -

در عرضہ قلیل ہر قدر کار مددکاری معتمد انصاحب انجام دادند آنرا  
بنظر بسیار وقعت می نگرم و این غیبت کافی کارگزاری واقعی دیانت  
درجہ اعلیٰ و اعزاز خاندانی آن صاحب سست گو بر علیحدگی ایشان  
ازین محکمہ افسوس دارم - مگر با انیمہ برین امر اظہار مسرت اتم و صامندی  
تمام خود می کنم کہ ایشان از اینجا ترقی علیحدہ میشوند و بر نظامت اورنگ آباد  
کہ در اینجا بسیار ضرورت ہر شخص لایق بود ما مور کردہ میشوند و نیز  
از صیغہ ماتحت من علیحدہ نمیشوند آیندہ من از ترقی ہر قسم  
ایشان مسرور خواہم ماند چرا کہ من در انجام دہی امور سرکاری  
انصاحب را عمدہ داری مفید خیال میکنم -

و عنایت نامہ کہ نواب شہاب جنگ بہادر معین المہام کو توالی تحریر فرمودند اینست  
تبدل آن مہربان بر نظامت صوبہ غریبی بعل آمدہ است و از محکمہ ہذا  
علیحدہ میشوند بہ سماعت این خبر اینجا ب را بسیار بسیار سست  
رو نمود - کارروائی ہای آن مہربان این قدر درست از نقص پاک بود  
کہ اگر آن مہربان معتمد سرکار علاقہ کو توالی میشدند اینجا بی فہمید  
کہ از جستی و چالاکی و جفا کفی آن مہربان بسیار مدد بہن میرسید و از  
معتمدی آن مہربان دفتر کو توالی بسیار درست می شد خیر اکنون چارہ  
نیست بجز اینکہ آن مہربان را از خود علیحدہ معاینہ کنم مگر آن مہربان  
یقین دارند کہ کارروائی آن مہربان آن قدر درست است کہ اگر اینجا ب  
ہر روز بخور می بچو علی آن مہربان را یاد کنند سزاوارست بہر حال میخو اہم کہ  
آن مہربان ہر جا کہ باشند خوش باشند بلکہ بہ ترقی اگر آیندہ پیش من باز  
کارگزاری باشند موجب بسیار مسرت این جانب است -

چونکه حالت عدالتهای صوبه غربی قبل از تقرر ایشان بسیار خراب بود چون ایشان رسیدند بسیار اصلاحات نمودند که در عرصه قلیل ازان تغییر کثیر بهم رسید و حالت رو با صلاح گردید و حالت غیر منظمه باقی نماند بعد در ختم سال رپورت سال تمام قلمبند کرده برای ملاحظه سرکار فرستادند نواب مدارالمهام سرکار آصفیه بعد ملاحظه آن هر چه تحریر فرمودند حسب ذیل است

رپورت دلچسپ ایشان رسید نواب مدارالمهام از محنت و قابلیت ایشان آنچه ازین رپورت ظاهر میشود نهایت مسرور شدند -

در اصل از ایشان همین امید است که در زمانه انظمامت ایشان بیشتر ازین ترقی بظهور خواهد آمد -

چونکه بعض حکام در صوبه غربی سخت بد اعمال و رشوت خوار و ظالم بودند بمجلس آن سید عبدالغفار خان صاحب اول قلندار ضلع پیر پنی که مشاهره او یک هزار روپیه بود سرگروه ظالمان و رشوت خواران بود و بعد آن منصفی ظالم اعظم موسوم بحیات پیر حسنی منصف هنگولی بود و بعد آن خواجہ کریم الدین صاحب صدر منصف بطیر جفا شعار و رشوت خوار بود و بعد ازان نور خان تحصیلدار تری در رشوت خواری کمال داشت بعد آن گو بعض عهده داران بد افعال بودند لیکن بدرجه انتهائی رسیدند ایشان بطرف این ظالمان اعظم متوجه شدند - و فریاد های رعایا شنیدند و بعد سعی بلیغ ایشان سید عبدالغفار خان و خواجہ کریم الدین خان صاحب و نور خان و حیات پیر معزول شدند و مساوی حیات پیر نسبت او تجویز محسن و ام بیور در یامی شور شد همه از خدمت موقوف گردیدند - و از بعض عهده داران اختیارات عدالتی مسلوب کرده شدند و بعضی اعمال از خدمت موقوف کرده شدند و بنسبت بعضی تنزل تجویز شد و اکثر اعمال و عهده داران از مقامات تعیناتی تبدیل کرده شدند ازین بر عهده داران و عمال اثر تمام شد و از مظالم و رشوت خواری اکثران بکلی اجتناب کردند و همه احتیاط تمام اختیار کردند - چونکه درین صوبه ظلم و ستم اهل کوتوالی هم از حد فرو ن بود هر کسی را که میخواستند می گرفتند و در حراست خود تا مدت های دراز میداشتند و همه تها نه های کوتوالی از مردمان پرمایه بودند و بغیر ازین که حسب مرضی خود از آنها نه گیرند هرگز نمی گذاشتند ایشان بطرف اهل کوتوالی هم توجه نمودند چند عهده داران کوتوالی را سپرد عدالت فوجداری نمودند و چند عهده داران را سزا دادند چنانچه یک جمعدار کوتوالی موسوم به موسی خان بود که در مظالم یکتای زمانه بود شانه فروشی را چوبی زده بود که استخوان دست او شکسته دست بیکار گردیده بود ایشان مدین جرم او را سزای قید بهفت ساله





هم همراه او شریک باشند چنانچه ایشان تمیل حکم کردند و بروز تشریف آوری ولی عهد شهنشاه  
بخدا آباد رسیده و استقبال شریک ماندند و از واز و وزیر و امرا و افسران فوج همراہیان او  
ملاقات کردند و تا قیام او در طعام هر وقت شریک ماندند و در غار با یکدیگر پیورہ نینہ  
همراہ او رفتند و بہر جا ہمراہ او ماندند۔ آن ولعیہ بموجبہ وفات والد خود الحال شهنشاه  
روس است از ان ہمراہیان او شان تبارت کامل میدارند۔ بعد چندی چون در عدالت العالیہ  
جای رکنی خالی شد تمامی ارکان و میر مجلس عدالت العالیہ باتفاق برای آن بوجہ لیاقت و دیانت و کارگزاری  
و علم و استعدادی انتخاب ایشان نمودند و نواب سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام وقت این انتخاب با تہنای  
۲۴۔ ربیع الثانی سلسلہ مع منظور فرمودند و ایشان با ہوار یکہزار و پنچصد و پینہ ہر خدمت رکنیت  
عدالت العالیہ مامور گردیدند۔ و نواب سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام وقت بالفاظ ذیل نسبت ایشان  
را سئ ظاہر فرمودند۔

ایشان در زمانہ ابتدای وزارت اینجانب ہر خدمت صدر مددکاری  
عدالت صوبہ شمالی مامور بودند بوجہ لیاقت و کارگزاری را از انجا بزرگوار  
معمدی عدالت ترقی و ادم و ہر خدمت مذکورہ بہر لیاقت و محنت  
و دیانت کہ سرانجام وہ کار ماندند آن در حقیقت قابل قدر بود  
درین اثنا حکام عدالت العالیہ بطلبہ آرا انتخاب ایشان برای نظام  
صوبہ غربی نمودند و آنرا منظور نموده ترقی و ادم ایشان کار نظام  
ہم بخت بسیار و لیاقت تمام انجام دادند و در زمانہ دورہ چون دفتر  
عدالت ملاحظہ نمودم حالت آن نہایت عمدہ یافتہ و علی العموم رعایا  
و عمدہ داران را از ایشان خوشنود یافتہ و تعریف ہر قسم ایشان شنیدہ  
خوشنود شدم چون حکام عدالت العالیہ بعد ازین برای رکنیت  
عدالت العالیہ انتخاب ایشان نمودند و نواب معین المہام عدالت  
ہم اتفاق کردند من ہم منظور نمودم و چندان کہ از ارکان عدالت العالیہ  
و میر مجلسان عدالت العالیہ و معتمدین خود نسبت ایشان شنیدم  
ہمین بود کہ ایشان ذمی علم و فقیہ و شائستہ دان و لایق و دیانت دار  
و تجربہ کار و مفید حاکم عدالت اند۔

براموری ایشان بر کیفیت عدالت العالیه زبان نه گزشته بود که اعلیٰ حضرت قوی شوکت رئیس و کن قصد ترمیم انتظام موجوده ملک فرمودند و ایشانرا بغرض مشاورت بطور خاص برای چندے شریک معتمد خود مقرر کردند. و بمشوره ایشان انتظام جدید جاری گردید که در حقیقت نهایت مفید بود لیکن بمصالح مختلف ایشان زیاده تر بر آن خدمت ماندن نه پسندیدند و بعد چندے با جازت اعلیٰ حضرت بخدمت خود در عدالت العالیه عود نمودند. نسبت کارگزاری و لیاقت و مفید خلایق و هر دل عزیز بودن ایشان کثیر التعداد آرای عمده داران و رعایا و تحریرات سرکارانکه بالتفصیل اندراج آن خالی از تطویل نیست و نیز بسیار حالات تفصیل طلب قابل ذکر اند که درین مختصر گنجایش نیست این همه در سوانح عمری ایشان مندرج کرده خواهند شد. ایشان با وجودیکه همیشه در کار سرکاری مشغول میماند و فرصتی از کارهای عمده خود نمی دارند و در کار سرکاری همه تن مصروف میمانند تا هم بوجه آنکه بعلوم بالطبع رغبت میدارند علاوه علوم دینی خود در علوم ادیان مختلف هم مهارت کامل بهم رسانیده اند چنانچه از علوم قدیمه هندو بخوبی واقف اند که کیفیت آن از رای مرسوم و نکثا چاری شاستری عدالت العالیه ظاهراً هر شن میتواند که اکابر علمای هندو بودند. و آن در ذیل مرقوم است -

ایشان از علوم قدیمه اهل هندو بخوبی واقف اند خصوصاً از برهم و دیای یعنی علم (تصوف) و فلسفه و شاستری یعنی (فقه) و دیگر علوم راز ایشان عالم علم ویداند. ایشان ترجمه (۳۳) او پنشد یعنی راز مرسته رک ویدو (۱۲) او پنشد بحیر ویدو (۱) او پنشد سام ویدو (۲۳) او پنشد اترون ویدو. بزبان سلیس اردو به کمال لیاقت فرمودند. که مقابله آن از اصل سنسکرت نمودم و همه ترجمه ایشان صحیح و نهایت خوب یافتیم و حقیقت کتابی از و بد شکل تر در کتب هندو نیست مطالب آن از حد اوق و بعید الفهم اند لیکن ایشان بقوت علوم خود آن مشکلات را حل کردند و چنان ترجمه فرمودند که از آن مطالب اسهل تر به فهم میرسند و هیچ وقتی باقی نمانده است ایشان از امور عبادات هم واقفیتی تمام میدارند و اکثر منتر و اشلوک بهیچون پڑتان ذی علم بر زبان میدارند. من بالیقین گفتن میتوانم که کدامی شخص در اهل اسلام با بهیچ لیاقت شاستری و ویدوانی با واقفیت و دیگر علوم اهل هندو بهم رسیدن دشوار و در اهل هندو کمیاب است و بلحاظ معلومات

جو تش یعنی علم نجوم و دیگر علوم قدیمیہ مجموعاً لیاقتی کہ ایشان میدارند بمقا بلہ آن در لایق پنڈتان ہنود نہایت کم اشتخاص خواہند بود من بطور منصفانہ بالیقین گفتن میتوانم کہ در شاستر و علوم قدیمیہ ایشان نہایت اعلیٰ تر لیاقت میدارند و نیز با وجود قلت فرصت تا این زمان حسب ذیل کتب تالیف و تصنیف و ترجمہ از السنہ دیگر کردہ اند۔

(۱) احمال حسنہ - ترجمہ فارسی ماہ الفوائد عربی مولفہ

علامہ کمال الدین میری شافعی رحمہ اللہ۔

(۲) بحر الحکم - بزبان عربی - در علم کیمیائے کتابست مہبوط۔

(۳) تعلیم الفرائض - بزبان اردو - در علم فرائض

کتابست مختصر و جامع کہ ازان بہ سہولت تمام

جمع مسائل بعرضہ تخیل معلوم میشوند۔

(۴) فیض الوجود - بزبان اردو - در مسئلہ وحدت الوجود

کتابست کہ در ان جمع مسائل موجود اند و تشریح

روح بہ تفصیل تمام است در جمع کتب تصوف ہرچہ

یافتن بسیار مشکل است ازین بہ سہولت تمام ازہمہ

واقفیت حاصل شدن می تواند۔

(۵) عمدۃ الافکار - بزبان اردو - در علم منطق کتابست

حاوی تمامی مسائل علم منطق کہ ازان فہمیدن

ہمہ مسائل پیچیدہ بسیار سہل است ہمہ ہرچہ

در جمع کتب منطق است ازین یک کتاب سہولت

تمام حاصل شدن می تواند۔

(۶) محبوب القلوب - بزبان اردو - کتابست در علم

مناظرہ کہ بہ تشریح تمام مولف تحریر نمودہ است

از مطالعہ آن حصول مناظرہ بطور کامل ممکن است۔

(۷) منظر الاسرار - بزبان اردو ترجمہ سبیل مندرجہ ذیل مصنفہ

ارسطائیس کہ بہ مسائل علم منطق اندک نہایت مفید بہ حصول علم

(۱) ایساغوجی (۲) قاطنیوریاس (۳) پارمانیاس

(۴) الیولوطیتیا (۵) انولوطیتیا الشانی -

(۸) فخر الافکار - بزبان اردو - ترجمہ شراق اشراقی

کہ کتاب عجیب ست در علم منطق و نہایت مفید  
کہ از فرمساوی عبری ترجمہ شدہ بود -

(۹) طبعیات - بزبان اردو - در طبعیات فلسفہ این ہر سہ کتب قائم مقام اسفار اربعہ فلسفہ اند

(۱۰) علم النفس - " - در فلسفہ صرف فرق نیست کہ مباحث غیر ضروری

(۱۱) الکیات - " - در فلسفہ ساقط شدہ اند و ہمہ ضروری سایل مندرج اند -

ازین کتاب ہمہ سایل مشککہ بہ سہولت تمام بفہم میرند  
در فلسفہ صرف این کتاب کافی ست -

(۱۲) احادیث الصحاح - بزبان اردو - در علم حدیث - این کتاب در علم حدیث کہ مؤلف بحجت

شاکہ ہمہ احادیث صحاح ستہ باسقاط اسانید

واحادیث مکررہ بلحاظ مضامین بترتیب ص ہمہ یکجا

جمع کردہ است و چنین فہرست با منضبط نمودہ است

کہ حدیث ہر مضمونی کہ خواہند در لمحہ بر آوردن بتوانند

و نیز ترجمہ ہم نہایت سلیس و صحیح کردہ است

این کتاب نہایت قابل قدر ست کہ بمعائنہ آن

بر تمامی احادیث صحاح ستہ عبور میشود - و ہم معلوم میگردد

کہ ہر حدیث از صحاح ستہ در کدام کدام کتاب ست

(۱۳) تفسیر القرآن - بزبان اردو - در علم تفسیر - ابن ہم کتابیست کہ دران ترجمہ قرآن ہم

نہایت سلیس و صحیح ست - و تفسیر ہم نہایت

خوب ست کہ بالاخصار مطالب بیان

کردہ است و چنین فہرستہا باہن ملحق اند کہ

بلحاظ مضمون ہر مضمونے کہ خواہند در لمحہ

بر آوردن بتوانند -

(۱۳) اثبات الحق بزبان اردو - ترجمہ تحفہ فیصل المقال عربی - مصنفہ خواجہ مودل الدین خاں صاحب حمد اللہ

والد بزرگوار ایشان کن کتابت عجیبے رد نصاری کہ

جواب کتاب ایندم از علما کی کسی نوشتن ننوشتین کتابی

مبسوط است و ترجمہ اردو نہایت سلیس و عمدہ قابل دیدست

(۱۵) رک وید اردو - اردو کتاب آسمانی اہل ہندو - ترجمہ نہایت سلیس

(۱۶) بجز وید اردو - ولطیف و پاکیزہ است کہ از ان طلب بخوبی

(۱۷) شام وید اردو - بہ فہم میرسد

(۱۸) اتھرون وید اردو -

(۱۹) سکہ اوپنشد روک وید - اردو کتاب علم تصوف اہل ہندو دست

(۲۰) دوازده اوپنشد بجز وید

(۲۱) چمانڈوک اوپنشد سام وید

(۲۲) سی و سہ اوپنشد اتھرون وید

(۲۳) جاگیہ و لگیہ سمرتی کتاب علم فقہ اہل ہندو دست

(۲۴) منو سمرتی

مذکرہ شجرہ حضرت آخوند صاحب از | بلحاظ وعدہ مندرجہ مادہ (۸۷) مناسب مینماید کہ شجرہ حضرت

حضرت آدم علیہ السلام تا انوقت آخوند صاحب قدس سرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام

بیان نموده از طبقہ حضرت آخون صاحب تفصیل اشخاص بیان کنم - و شمار افراد ہر طبقہ علیحدہ علیحدہ

نمایم تاکہ افراد ہر طبقہ معلوم شوند - پس حضرت خواجہ شاہ مسعود الحسنی نقشبندی قدس سرہ از حضرت

آدم ابوالبشر علیہ السلام در طبقہ ہشتاد و ہفتم ظہور فرما شدہ اند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از چار

نہیستند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از نہ ہستند و افراد طبقہ نودم زاید از ہشت یافتہ نہ ہیشوند

و افراد طبقہ نود و یکم دہ اند و افراد طبقہ نود و دویم بیست اند و افراد طبقہ نود و سوم شصت

دستہ اند و افراد طبقہ نود و چارم پنجاہ و ہشت اند و شجرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام تا حضرت

خواجہ شاہ محمود الحسنی نقشبندی رحمہ اللہ بلا تفصیل افراد ہر طبقہ حسب ذیل است -

(۱) حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام (۲) شیت علیہ السلام (۳) انوش

(۴) قینان (۵) ملاییل (۶) بیارد

(۹) لامک	(۸) متوشلح	(۷) اخنوخ
(۱۲) ارغشند	(۱۱) سام	(۱۰) نوح
(۱۵) فالخ	(۱۴) قابر	(۱۳) شالخ
(۱۸) ناخور	(۱۷) شاروخ	(۱۶) ارغو
(۲۱) اسمعیل علیه السلام	(۲۰) ابراهیم علیه السلام	(۱۹) ازر
(۲۴) ثابت	(۲۳) حمل	(۲۲) قیذار
(۲۷) اوو	(۲۶) جمیع	(۲۵) سلمان
(۳۰) مَفَّه	(۲۹) عدنان	(۲۸) اوو
(۳۳) الیاس	(۳۲) مضر	(۳۱) نزار
(۳۶) کنانه	(۳۵) خزیمه	(۳۴) مدرکه
(۳۹) قمر	(۳۸) مالک	(۳۷) نصر
(۴۲) کعب	(۴۱) لوی	(۴۰) غالب
(۴۵) قصی	(۴۴) کلاب	(۴۳) مره
(۴۸) عبدالمطلب	(۴۷) ہاشم	(۴۶) عبدالمناف
(۵۱) حضرت امام حسن اولی علیہ التحیہ	(۵۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ	(۴۹) ابی طالب
(۵۴) حضرت ابویس اولی	(۵۳) حضرت عبداللہ اولی مرقی عبدالحسن	(۵۲) حضرت امام حسن المثنی رحمہ اللہ
(۵۷) عبد اللہ ثانی	(۵۶) احمد	(۵۵) عمر
(۶۰) علی	(۵۹) حمود	(۵۸) محمود
(۶۳) عکر	(۶۲) یحییٰ	(۶۱) ناصرالدین الحسنی
(۶۶) سید طاہر	(۶۵) سید طیب	(۶۴) ابویس ثانی
(۶۹) سید اسمعیل غوری	(۶۸) سید عبدالغنی ثانی بظاقان اوراق	(۶۷) نواب ابوالقاسم الحسنی
(۷۲) سید عبداللہ الحسنی	(۷۱) سید شہاب الدین غوری	(۷۰) سید عبدالرحمن غوری
(۷۵) سید حافظ عبدالغفور	(۷۴) سید مولانا محمد صالح الحسنی	(۷۳) سید مولانا عبدالمبین الحسنی
(۷۸) سید برہان الدین ابراہیم	(۷۷) سید ضی الدین الحسنی نقشبندی	(۷۶) عبد الرزاق
الحسنی	معروف بابی بکر عبداللہ الحسنی	الحسنی
(۸۱) سید نورالدین علی	(۸۰) سید غوث الدین آل صفی	(۷۹) سید نورالدین احمد
الحسنی	خفوی الحسنی	الحسنی
(۸۴) سید ابی زکی حسن الحسنی	(۸۳) سید توفیق الدین محمد الحسنی نقشبندی	(۸۲) سید ابی کمال محمد الحسنی
(۸۵) سید ابی نصر بلخی الحسنی	(۸۴) سید ابی سعید محمود الحسنی	(۸۶) سید شاہ مسعود الحسنی



و تبقیه شجره خاندان حضرت مع تفصیل افراد و نسبت مختصر حالات افراد همین شجره بعد ازین ورق علمه منضبط است

ردیف	تفصیل طبقه	نام افراد و طبقه	نام شخص	تفصیل و آثار
۸۸	الف ۱	خواجه ابراهیم الدین خان	خواجه نسیم الدین خان	الف طبقه (۹۲)
	ب ۲	شیخ الاسلام آقا میرزا محمد	خواجه مجید الدین خان	ج " "
	ج ۳	ملا خواجه عبدالکریم	خواجه میرزا الدین خان	د " "
	د ۴	خواجه محمد ابراهیم	محمد الدین خان	د " "
۸۹	الف ۵	خواجه حبیب الدین خان	خواجه سید کمال الدین	ه " "
	ب ۶	دختر	احمد شاه	و " "
	ج ۷	دختر	دختر	و " "
	د ۸	وحید الدین خان	دختر	ز " (۹۳) الف طبقه
	ب ۹	فرید الدین خان	دختر	ح " "
	ج ۱۰	دختر	دختر	د " "
	د ۱۱	دختر	مولوی سید الدین خان	ه " ب " "
	ه ۱۲	دختر	دختر	و " ج " "
	ج ۱۳	محمد رضا	میرزا خواجه میرزا الدین خان	د " د " "
۹۰	الف ۱۴	بهاو الدین خان	میرزا خواجه میرزا الدین خان	ه " ه " "
	ب ۱۵	صدر الدین خان	خواجه حفیظ الدین خان	و " "
	ج ۱۶	دختر	خواجه رفیع الدین خان	ز " و " "
	د ۱۷	امین الدین خان	دختر	ح " ز " "
	ب ۱۸	دختر	دختر	د " ج " "
	ج ۱۹	معین الدین خان	دختر	د " ط " "
	د ۲۰	خواجه اکبر	دختر	ه " ی " "
	ه ۲۱	دختر	دختر	و " "
۹۱	الف ۲۲	دختر	راجا یوسف علی خان	ز " ک " "
	ب ۲۳	خواجه نجم الدین خان	سید محمد شاه	ح " ل " "
	ج ۲۴	خواجه میرزا الدین خان	سید احمد شاه	د " م " "

ردیف	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام اشخاص	نشانی تفصیل از مادر	ردیف	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام اشخاص	نشانی تفصیل از مادر
	۲	۴۹	دختر			۵	۴۵	رضی الدین خان	ز
	۴	۵۰	سید اسد الله شاه	ن		۶	۴۶	دختر	
	۵	۵۱	غلام شاه	س		۷	۴۷	علاء الدین خان	
۹۳	الف	۵۲	دختر			۸	۴۸	دختر	
	ب	۵۳	وحید الدین خان			۹	۴۹	سید اسد الله خان	
	۲	۵۴	دختر	(۹۴) الف طبقه		۱۰	۵۰	دختر	
	۳	۵۵	دختر	ب		۱۱	۵۱	دختر	
	۴	۵۶	حمید الدین خان	ج		۱۲	۵۲	دختر	
	۵	۵۷	فرید الدین خان			۱۳	۵۳	سید حسین	
	۶	۵۸	دختر			۱۴	۵۴	سجاد حسین	
	۷	۵۹	اکبر حسین			۱۵	۵۵	مرتضی حسین	
	۸	۶۰	اصغر حسین			۱۶	۵۶	رضا حسین	
	۹	۶۱	عزیز الدین خان			۱۷	۵۷	مدی حسین	
	۱۰	۶۲	دختر			۱۸	۵۸	بادی حسین	
	۱۱	۶۳	مراد الدین خان	(۹۴) د طبقه		۱۹	۵۹	کاظم حسین	
	۱۲	۶۴	دختر	ه		۲۰	۶۰	سید حسین	
	ج	۶۵	تفضل حسین	ب		۲۱	۶۱	آغا حسین	
	۱	۶۶	امین الدین خان			۲۲	۶۲	دختر	
	۲	۶۷	معین الدین خان			۲۳	۶۳	دختر	
	۳	۶۸	دختر			۲۴	۶۴	دختر	
	۴	۶۹	محمد الدین خان	و		۲۵	۶۵	دختر	ح
	۵	۷۰	طفل چند روزه			۲۶	۶۶	دختر	
	ه	۷۱	دختر			۲۷	۶۷	سید جلال الدین	ط
	۲	۷۲	دختر			۲۸	۶۸	سید عزیز الله	ی
	۳	۷۳	علیم الدین خان			۲۹	۶۹	دختر	ک
	۴	۷۴	دختر			۳۰	۷۰	دختر	ل

طبیب	تفصیل طبقہ	تعداد از طبقہ	نام شخص	نشان تفصیل راول	طبیب	تفصیل طبقہ	تعداد از طبقہ	نام شخص	نشان تفصیل راول
	۵	۱۰۱	دختر	م		۳	۱۲۷	نذیر الدین خان	
	۱۱	۱۰۲	سید حمید اللہ شاہ	ن		۴	۱۲۸	رشید الدین خان	
	۶	۱۰۳	سید عبداللہ شاہ	س		۵	۱۲۹	غلام غوث خان	
	۲	۱۰۴	سید رسول شاہ	ع		۱	۱۳۰	دختر	
	۳	۱۰۵	سید کمال شاہ	ف		۲	۱۳۱	رفیع الدین خان	
	۴	۱۰۶	سید صمد شاہ	ص		۳	۱۳۲	دختر	
	۵	۱۰۷	سید احمد شاہ	ق		۴	۱۳۳	ایباز الدین خان	
	۶	۱۰۸	سید مقبول شاہ			۱	۱۳۴	تجمل حسین	
	۷	۱۰۹	دختر			۲	۱۳۵	دختر	
	۸	۱۱۰	دختر	س		۱	۱۳۶	صدر الدین	
	۹	۱۱۱	دختر			۲	۱۳۷	قادر	
	۱۰	۱۱۲	احمد شاہ	ش		۳	۱۳۸	مصطفیٰ	
	۱۱	۱۱۳	دختر			۴	۱۳۹	احمد اللہ	
	۱۲	۱۱۴	محمد شاہ			۵	۱۴۰	ولی شاہ	
۹۴	الف	۱۱۵	دختر			۶	۱۴۱	دختر	
	۲	۱۱۶	سید احمد خان			۷	۱۴۲	دختر	
	۳	۱۱۷	سید محمد خان			۱	۱۴۳	علی شاہ	
	۴	۱۱۸	دختر			۲	۱۴۴	دختر	
	۵	۱۱۹	مجید الدین خان			۳	۱۴۵	دختر	
	۶	۱۲۰	سعید الدین خان			۴	۱۴۶	محمد شاہ	
	۷	۱۲۱	ریاض الدین خان			۱	۱۴۷	دختر	
	۸	۱۲۲	احمد الدین خان			۲	۱۴۸	دختر	
	۹	۱۲۳	عظمت اللہ خان			۳	۱۴۹	حی الدین	
	۱۰	۱۲۴	دختر			۱	۱۵۰	علی شاہ	
	۱۱	۱۲۵	نصیر الدین خان			۱	۱۵۱	میر احمد شاہ	
	۱۲	۱۲۶	بشیر الدین خان			۲	۱۵۲	نور الدین	

ردیف	نام اشخاص	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام اشخاص	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	ردیف
	سعید شاه	۲	۱۵۳	غلام محی الدین	۲	۱۶۳	
	حسین شاه	۳	۱۵۴	دختر	۳	۱۶۴	
	حسن	۱	۱۵۵	دختر	ص	۱۶۵	
	قاسم	۲	۱۵۶	سید غریب الله	۲	۱۶۶	
	دختر	۳	۱۵۷	سید احمد شاه	۳	۱۶۷	
	دختر	ع	۱۵۸	سید غلام	ق	۱۶۸	
	سید حسین شاه	۲	۱۵۹	سید غلام مصطفی	۲	۱۶۹	
	سید غلام شاه	۳	۱۶۰	سید محمد شاه	۴	۱۷۰	
	سید غلام شاه	۴	۱۶۱	دختر	۲	۱۷۱	
	دختر	ف	۱۶۲	علی شاه	ش	۱۷۲	

## مختصر حالات اصحاب شجره تفصیلی مذکورہ بالا

- (۱) دروفعات ۴ و ۵ کتاب ہذا تذکرہ ایشان ست -
- (۲) از حالات ایشان تمام کتاب مملوست -
- (۳) دروفعات ۶ و ۱۳ و ۸ تذکرہ ایشان ست -
- (۴) دروفعات ۱۱ و ۱۳ و ۸ تذکرہ ایشان ست -
- (۵) دروفعہ ۱۳ - تذکرہ ایشان ست -
- (۶) از خواجہ محمد عمر المخاطب بو حید الدین خان منسوب شدند در وہلی بمقبرہ حضرت باقی باشند مدفون گردیدند قبر از سنگ باسی کنکرہ دارست -
- (۷) از ملا عبد اللہ المخاطب بہ فرید الدین خان منسوب شدند -
- (۸) در مقبرہ حضرت خواجہ باقی باشند صاحب بہ شہر وہلی بقاصہ صد قدم طرف مشرق از مزار حضرت آسودہ اند قبر از سنگ باسی ست -
- (۹)
- (۱۰) از سید خواجہ افضل صاحب منسوب شدند کہ فرزند خواجہ قابل بیگ خان صاحب فرزند سید باقی صاحب کا شغری بودند کہ از خاندان عالی و اکابر کشمیر بودند و بمقبرہ آخون صاحب مدفون اند -
- (۱۱) از خواجہ محمد سالم منسوب شدند و بمقبرہ آخون صاحب مدفون اند -
- (۱۲)
- (۱۳) یک دختر داشت کہ از سید عبد الباقی گنجدار شدہ و لا ولد فوت شدہ در نو شہرہ مدفون ست -
- (۱۴) در خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب مدفون اند -
- (۱۵) در طب مشہور بودند در بنارس لا ولد فوت شدند و در انجا مدفون اند -
- (۱۶) از حکیم سیف الدین احمد خان منسوب شدند -
- (۱۷) از قمر النساء معروف بی زینب صاحبہ منسوب شدند و در بنارس انتقال کردہ و در انجا مدفون شدند -

(۱۸) از مرزا کمال الدین بیگ خان بن عطاء الدین بیگ خان منسوب شدند.

(۱۹) از نیاز می بیگم همشیره مرزا اسیتا بیگ کو تو ال لکھنؤ منسوب شدند و در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند.

(۲۰) در ۱۰۰۰ هجری تولد شدند و بتاریخ ۸ ربیع الاول ۱۲۲۵ هـ انتقال کردند و در عمر ۷۵ سال در مقبره آخون صاحب مدفون شدند از دختر سید قاسم شاه صاحب منسوب بودند و مرید حضرت آخون صاحب بطریقہ نقشبندیہ بودند.

(۲۱) به خواجه خیر الله صاحب منسوب بودند و در کشمیر بمقبره لکھا مدفون اند.

(۲۲)

(۲۳) لا ولد در بنارس انتقال کردند و مدفون شدند.

(۲۴)

(۲۵) بتاریخ ۸ محرم ۱۲۲۳ هجری در دہلی انتقال کردند و در مقبره حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند.

(۲۶) در لکھنؤ مدفون اند.

(۲۷) لا ولد انتقال کردند.

(۲۸) در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند.

(۲۹) در ۹۰۰ هجری تولد شدند و بتاریخ ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۵۵ هـ انتقال فرمودند بطریقہ نقشبندیہ مرید محی الدین صاحب بودند تاریخ وفات (شیخ دین بنی کمال الدین) در مقبره کامل بیگ مدفون اند.

(۳۰) بعمر سی سال بعد که خدائی لا ولد انتقال کرد.

(۳۱) در کشمیر بمقبره لکھا مدفون اند.

(۳۲) از رفیع الدین خان بن مجید الدین خان منسوب شدند و در بنارس مدفون گردیدند.

(۳۳)

(۳۴) خسر و سال انتقال کردند و در دہلی به سنہری مسجد مدفون اند.

(۳۵) در رامپور انتقال کردند و در اسحاق مدفون گردیدند - مفتی ریاست

رام پور بودند.



(۳۶) در مهرت نزد برادر خود مولوی سید الدین خان رفته بودند در آنجا علیل گردیده انتقال نمودند و در آنجا مدفون اند.

(۳۷) در حیدرآباد دکن به عهده معتمدی مدارا المہام مامور بودند در آنجا بیمار شدند و بتاریخ ۱۸ شعبان ۱۲۸۳ هجری انتقال کردند در مقبره یوسف صاحب شریف صاحب مدفون اند.

(۳۸) بتاریخ یکم رجب ۱۲۸۹ ه تولد شدند و در ۱۳۱۲ ه در ممبلی انتقال کردند در مقبره حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند.

(۳۹) در لکھنؤ مدفون اند.

(۴۰) در بنارس مدفون اند.

(۴۱) در لکھنؤ مدفون اند.

(۴۲)

(۴۳)

(۴۴)

(۴۵)

(۴۶) در لکھنؤ انتقال کردند.

(۴۷) در ۱۳۱۲ ه تولد شدند و در ۱۳۱۲ ه بتاریخ ۵ شوال ۱۳۷۳ سال انتقال کردند. در مقبره آخون صاحب مدفون اند.

(۴۸) بمر ۳۲ سال در ۱۳۱۲ ه در ماه ربیع الاول انتقال کردند ۱۳۱۲ ه سنه تولد او شان ست بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۴۹) ناگز خدا اولد فوت شدند در ۱۳۱۲ ه هجری تولد شدند و در ۱۳۱۲ ه انتقال کردند بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۵۰) بتاریخ ۲ شوال ۱۳۱۲ ه روز دوشنبه تولد شدند و بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۱۳۱۲ ه انتقال کردند و در خانقاه مرزا کامل بیگ صاحب مدفون گردیدند.

(۵۱) در ۱۳۱۲ ه تولد شدند و بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۲ ه بروز پنجشنبه انتقال نمودند و بمقبره شیخ بہاء الدین صاحب گنج بخش مدفون گردیدند.

(۵۲)

(۵۳) در علاقه الورد ترکیه مدفون اند-

(۵۴) در ۱۳۸۵ هـ در دہلی انتقال کردند از سید شیر محمد خاں صاحب شخص عالی خاندان منسوب بودند در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب مدفون شدند-

(۵۵) در دہلی در ۱۳۸۵ هـ انتقال کردند از سید تفضل حسین بن حیات النساء بیگم منسوب بودند در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند-

(۵۶) از دختر مولوی سلیم الدین خان مسماست بستی بیگم عقد کردند و در ۱۳۸۵ هـ انتقال کردند و در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند-

(۵۷) در جیو پور مستقل اقامت میدارند و طبابت میکنند مشہور طبیب اند-

(۵۸) بعمر هفت سال در دہلی انتقال کرده در خانقاه حضرت باقی باللہ مدفون شدند-

(۵۹) در ۱۳۸۵ هـ بمقام اکبر آباد انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید-

(۶۰) در ۱۳۸۵ هـ بمقام کلکتہ انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید-

(۶۱) در ۱۳۸۵ هـ بمقام دہلی انتقال کردند و بنخا نقاہ حضرت باقی باللہ مدفون شد-

(۶۲) "

(۶۳) از دختر خواجہ ابوالحسن عقد کردند و در حیدر آباد دکن بصیغہ مالگزاری ملازم اند-

(۶۴) از نعمت اللہ خاں صاحب علوی کہ مرد عالی خاندان اند منسوب شدند و ہمراہ شوہر خود در حیدر آباد دکن مقیم اند شوہر ایشان بر خدمت معزز مامورست-

(۶۵) یک دختر گزاشته در ۱۳۸۵ هـ انتقال کردند و در دہلی مدفون شدند-

(۶۶) در حیدر آباد معتقد مدارالمہام علاقہ عدالت و کوتوالی بودند و عالم علوم و قبل از انتقال خود با صراحت تمام خدمت گذاشته چند سال تارک الدنیا ماندند و بتاریخ ۱۴ رمضان ۱۳۸۵ ہجری انتقال کردند و در مقبرہ یوسف صاحب شریف صاحب مدفون شدند-

(۶۷) در حیدرآباد خدمت جلیل القدر نظامت عدالت العالمیه فوجداری میباشند و نهایت عابد و زاہد و عالم بودند و مجرد ماندند و در ۱۳۹۱ھ انتقال کردند و در مقبرہ یوسف صاحب شریف صاحب مدفون شدند۔

(۶۸) در خسر و سالی در وہلی انتقال کرده و در مقبرہ خواجہ باقی باللہ نزد قبر مادر خود مدفون شدند۔

(۶۹) در حیدرآباد مستقل سکونت میدارند در کمن مجلس عالمیہ عدالت اند۔

(۷۰) در خسر و سالی انتقال کرده و در مرث مدفون گردید۔

(۷۱) بعد عقد انتقال کردند و بہلی مدفون اند۔

(۷۲) بہ حمید الدین خان منسوب شدند و در وہلی موجود اند۔

(۷۳) خسر و سال انتقال کرده و در خانقاہ خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

" (۷۴) "

(۷۵) بتاریخ ۲۹ رمضان ۱۳۰۳ھ ہجری انتقال کرده و در وہلی بخانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

(۷۶) خسر و سال انتقال کرد و در خانقاہ خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

" (۷۷) "

(۷۸) در خاندان عالی و نجیب عقد شدہ بود لیکن در شہر بنارس لا ولد انتقال کردند و در انجا مدفون گردیدند۔

(۷۹) در شہر لکھنؤ انتقال کردند و در انجا مدفون گردیدند۔

(۸۰)

(۸۱)

(۸۲)

(۸۳)

(۸۴)

(۸۵)

(۸۶)

(۸۷)

(۸۸)

(۸۸)

(۸۹)

(۹۰)

(۹۱)

(۹۲)

(۹۳)

(۹۴)

(۹۵)

(۹۶)

(۹۷) بتاریخ ۵ اردیبهشت ۱۲۹۰ هـ تولد شده بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۰ هـ انتقال کرد در خانقاه آخون صاحب مدفون گردید.

(۹۸) بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۰۰ هـ تولد شد و در ۲۳ ۱۲۹۰ هـ از وبا فوت گردید در خانقاه آخون صاحب مدفون است.

(۹۹) بتاریخ ۴ محرم ۱۳۰۰ هـ تولد شدند از سلام صاحب فرزند شیخ عمر خلف حاجی عبدالسلام صاحب منسوب شدند و بتاریخ ۳ جمادی الثانی ۱۳۰۰ هـ انتقال کردند و در مقبره حاجی عبدالسلام صاحب بجله علی کدل مدفون گردیدند.

(۱۰۰) در ۱۳۰۰ هـ هجری تولد شده از احمد شاه مرحوم عقد شده در ۱۳۰۵ هـ انتقال کردند و در کتخا مدفون گردیدند.

(۱۰۱) در ۱۳۰۰ هـ تولد شده از میر مختار شاه منسوب شدند و در ۱۳۰۰ هـ انتقال کردند بتاریخ بستم و بجه در مقبره بهاء الدین صاحب مدفون گردیدند.

(۱۰۲) بتاریخ چهارم محرم ۱۳۰۰ هـ تولد شدند و در ۱۳۰۳ هـ انتقال کردند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند.

(۱۰۳) بتاریخ ۲۴ شعبان ۱۳۰۰ هـ هجری یوم جمعه تولد شدند و در ۱۳۰۹ هـ انتقال فرمودند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند و مرید والد خود در طریقه قادریه بودند.

(۱۰۳) بتاریخ هفدهم شعبان ۱۲۹۵ هـ تولد شدند -

(۱۰۵) بتاریخ غره ربیع الاول ۱۲۵۸ هـ تولد شدند و در ۱۳۱۸ هـ انتقال کردند در مقبره مرزا اکمل الدین مدفون گردیدند -

(۱۰۶) بتاریخ غره شوال ۱۲۶۱ هـ تولد شد -

(۱۰۷) بتاریخ دوم رمضان ۱۲۶۶ هـ تولد شد -

(۱۰۸) بتاریخ ۲۶ - شعبان ۱۲۸۰ هـ تولد شد و در ۱۳۰۸ هـ فوت گردید و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشانی مدفون گردید -

(۱۰۹) بتاریخ ۱۸ - شوال ۱۲۸۵ هـ تولد شد و در ۱۳۰۸ هـ فوت گردید از سید حمید الله شاه صاحب ششوب و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشانی مدفون گردیدند -

(۱۱۰) بتاریخ ۲۲ - ذیحجه ۱۲۵۵ هـ تولد شد از حضرت یوسف صاحب فسوب گردید و بتاریخ ۱۴ جمادی الاول ۱۲۸۵ هـ انتقال کرده در مقبره کامل بیگ صاحب متصل قبر والده خود مدفون گردیدند -

(۱۱۱) بتاریخ ۵ - شوال ۱۲۸۸ هـ تولد شدند -

(۱۱۲)

(۱۱۳) از احمد صاحب عقد گردید و بعد از آن انتقال کرد و در کشمیر مدفون است -

(۱۱۴) مفقود الحجز گردید -

(۱۱۵) در دہلی نزد والد خود موجود اند -

(۱۱۶) نهایت ذی علم و لائق و خلیق متصف باوصاف حمیده و در سرکار آصفیه کامیاب با امتحان و کالت درجه اول و تا چند می منتظم دفتر رئیس حیدر آباد بود و خود مستعفی شده کار و کالت آغاز کرد نهایت خوشحال نیکو سیرست و ازین جوان زیرک بسیار امید داشت و یقین است که اشهرترین اهل دنیا و دین خواهد شد و در ملک او کن میاند -

(۱۱۷) نهایت سلیم الطبع و خوش خصال عابد و زاهد و نیک بخت است در دہلی سکونت میدارد -

(۱۱۸) از احسان الرحمن خاں صاحب برادر حقیقی مولوی عنایت الرحمن خان صاحب ڈپٹی کمشنر انعام سرکار آصفیه حیدر آباد که مرد شریف و نجیب بودند فسوب بودند نهایت

شریف انحصال و نیک خوز کی و پابند صوم و صلوة بودند در مرض ولادت انتقال کردند و در خانقاه حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون گردیدند۔

(۱۱۹) در دہلی نزد والدہ خود موجود اند معمولی نوشت و خواندہم بخوبی نمیدانند۔ و اطوار و افعال ایشان نادرست اند امید اصلاح کم است۔

(۱۲۰) در دہلی نزد والدہ خود اند و طرف الکتاب علم توجہ میدارند و امید است کہ متوسط معلومات حاصل کنند۔

(۱۲۱) خسر و سال ست و ہمراہ والد خود در حیدرآباد ست۔

(۱۲۲)

(۱۲۳) گو خسر و سال ست و ہمراہ والد خود در حیدرآباد ست و الکتاب علم میکنند لیکن نہایت زکی و سلیم الطبع و ذی قابلیت ست و امید است کہ شخص نام آور خواهد شد۔

(۱۲۴) خسر و سال ست و ہمراہ والدین خود در حیدرآباد ست و قرآن شریف میخواند۔ امید است کہ نیک سیر خوش اخلاق بنجیدہ خواهد شد۔

(۱۲۵) از معمولی تعلیم فارغ شدہ است امید است کہ متوسط لیاقت حاصل خواهد کرد و نیز در ملازمت ہم متوسط خواهد ماند و آئندہ حالات این فرزند پسندیدہ تر خواهد شد و در مزاج این تبدیلی بطور خواہد آمد بامواریکصد روپیہ منصبدار سرکار آصفیہ است و امید است کہ آئندہ از دیگر خدمات سرکار آصفیہ کہ زاید المشاہرہ باشند ممتاز خواهد شد۔

(۱۲۶) نہایت بنجیدہ و لائق و ذی علم و خلیق و ہوشیار و ذی مروت و ذی محبت و ذی قابلیت و عابد و زاهد ست و در علم انگریزی ہم کامیاب ست و ہمہ نیک امید ہا صرف ازین فرزند ست و یقین ست کہ این فرزند همچو اجداد خود در علوم ظاہری و باطنی کامیابی حاصل خواہد کرد۔ و نیز در دنیا علوی مراتب علیہ حاصل خواہد نمود و نیز کما حقہ بکار اعزہ خواہد آمد خداوند کریم در ہمہ اراوات نیک این را کامیاب گرداند فی الحال منصبدار سرکار آصفیہ است و یکصد مامواری می یابد۔

(۱۲۷) این حافظ قرآن ست و از یک چشم نابینا و از چشم دیگر چیزے بینا نہایت بنجیدہ و متقی و عابد و زاهد ست و چیزے در علوم ہمارت میدارد و امید ترقی ست۔

(۱۲۸) این طفل شہ سالہ در حیدرآباد انتقال کرد و در تکیہ چادر گھاٹ مدفون ست اگر زندہ بماند لایق ترین اعزہ خود می شد۔

(۱۲۹) این طفل روزی که در حیدرآباد از انتقال کرد روز دوم والده او انتقال کرد والده در مقبره حضرت نورالدین شاه صاحب قادری مدفون اند و او در مکان قدیمی واقع حشمت گنج-  
(۱۳۰) در دہلی نزد والده خود موجود است نهایت سلیم الطبع نیک سیرت از فنون زمان شرفا واقف و از نوشت و خواند هم واقف است امید است از محمدالدین خان منسوب خواهد شد.

(۱۳۱) خوشنویس است و سلیم الطبع و چیزے بطرف علوم راغب ممکن است کامیابی حاصل کند.

(۱۳۲) مثل همشیره خود نمبر (۱۳۰) ممکن است که بر سعیدالدین خان منسوب شود.

(۱۳۳) مثل برادر خود نمبر ۱۳۱-

(۱۳۴)

(۱۳۵)

(۱۳۶) بتاریخ ۲۳- ذیقعدہ ۱۲۵۶ هـ تولد شد اولاً از صاحبزادی سلام صاحب و بعد از آن از دختر حاجی عبدالسلام عقد کرد در رجب ۱۲۵۷ هـ بوجه هبضه فوت شد در مقبره آخولصاحب مدفون شد.

(۱۳۷) بتاریخ ۱۵ رجب ۱۲۵۹ هـ تولد شد و از دختر نجم الدین کاتب شادی کرد و بتاریخ ۱۵ رجب ۱۲۶۰ هـ فوت شد و در مقبره آخولصاحب مدفون شد.

(۱۳۸) بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۶۱ هـ تولد شد و از دختر احمد شاه منسوب شد.

(۱۳۹) بتاریخ ۵- ذیقعدہ ۱۲۶۹ هـ تولد شد و در رمضان ۱۲۷۰ هـ فوت شده بمقبره آخون صاحب مدفون گردید.

(۱۴۰) بتاریخ ۸ صفر ۱۲۷۳ هـ تولد شده بعد سه ماه انتقال کرد.

(۱۴۱) بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۷۴ هـ تولد شد و از احمد شاه منسوب شد و در ۱۲ رجب ۱۲۷۵ هـ یک دختر مسماة زینب بی بی گذاشته فوت شد.

(۱۴۲) بتاریخ ۱۴ صفر ۱۲۷۶ هـ تولد شد و از نجم الدین شاه صاحب عقد شد و در ۱۲ رجب ۱۲۷۷ هـ یک دختر مسماة ساجده بی بی گذاشته فوت شد.

(۱۴۳) بتاریخ ۲۹- رمضان ۱۲۷۹ هـ تولد شد.

(۱۴۴) بتاریخ ۱۸ ذیحجه ۱۲۸۰ هـ تولد شد و از محمد شاه خاندان غیر عقد شده و در ۱۳ جمادی



فوت شد و اولاد او نیز فوت شده - یک فرزند و دو دختر داشت -

(۱۴۵) بتاریخ ۲۷ - شوال ۸۳۷ هـ تولد شد و از نورالدین پیرسید حمید الدین شاه از خاندان خود عقد شده یک پسر تولد شد و پسر او خود فوت شده در ۸۳۷ هـ -

(۱۴۶) بتاریخ ۱ - صفر ۸۳۷ هـ تولد شد در عمر یازده سالگی از کشمیر به شکر رسیده نزد مولوی عبدالسلام صاحب عزیز خود تا هفت سال مانده از اینجا به بمبئی و از اینجا بحیدرآباد و از اینجا بزیارت حرمین شریفین مشرف شده و الپس آمد -

(۱۴۷) بتاریخ ۴ - شعبان ۸۳۷ هـ تولد شد و به نورالدین از خاندان غیر منسوب شده بتاریخ ۶ شوال ۸۳۷ هـ فوت شده در مقبره لکھامدفون شد -

(۱۴۸) بتاریخ دهم ربیع الاول ۸۳۷ هـ هجری تولد شد و از صدرالدین فرزند سید جمال الدین منسوب شد -

(۱۴۹) بتاریخ نوزدهم ربیع الآخر ۸۳۷ هـ تولد شد و از دختر لطف الله شاه منسوب شد - (۱۵۰) خرد سال انتقال کردند -

(۱۵۱) در ماه ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۲) بتاریخ ۲۷ ربیع الاول ۸۳۷ هـ تولد شد -

(۱۵۳) بتاریخ ۷ - رجب ۸۳۷ هـ تولد شد و در امرت سر مقیم است و در اینجا توطن ختیار کرده است پیری مریدی میکند در محله بنگالی قلعه - امرت سر میماند - (۱۵۴) در ۸۳۷ هـ تولد شد -

(۱۵۵) بتاریخ ۱۹ محرم ۸۳۷ هـ تولد شد -

(۱۵۶) بتاریخ ۹ جمادی الثانی ۸۳۷ هـ تولد شد -

(۱۵۷) بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۸۳۷ هـ تولد شد -

(۱۵۸) یک و نیم ساله فوت گردید -

(۱۵۹)

(۱۶۰)

(۱۶۱)

(۱۶۲)

(۱۶۳)

(۱۶۴)

(۱۶۵)

(۱۶۶)

(۱۶۷)

(۱۶۸)

(۱۶۹)

(۱۷۰) بتاریخ ۲۹ - صفر ۱۲۴۳ هـ تولد شد -

(۱۷۱) بتاریخ ۲۲ - جمادی الثانی ۱۲۴۵ هـ تولد شد -

(۱۷۲)

بیان احتیاط مؤلف  
در تالیف کتاب و فائده

صاحب روضۃ السلام گویشتر حالات حضرت آخون صاحب در کتاب خود  
نوشته است. لیکن چندان که حالات اقربای حضرت و تعلقات خانگی بیان  
کرده است بمقابلہ مکاتیب والدہ بزرگوار حضرت و فرزندان حضرت و نیز دیگر محرمات خلفای حضرت  
اکثر غلط ثابت میشوند صرف تائید بعض حالات حضرت و ظهور خوارق البتہ از دیگر کتب و مکاتیب  
میشود و وجه این غیر ازین معلوم نمیشود که صاحب روضۃ السلام محقق نبود خبری که می شنید بلا لحاظ علم  
و اقصیت ناقل و حیثیت ناقل و حالات ناقل و پابندی اصول اعتبار نقل بلا تحقیق هست بار میکرد  
و بر همچنین مبادی مجهولہ قیاسات قایم میکرد. پس بوجوه مذکورہ روایات صاحب روضۃ السلام بغیر  
از تیکہ تائید آن از طریق دیگر شود قابل اعتبار نمیشوند. لہذا منجمہ اندراجات روضۃ السلام تائید  
اموری که از دیگر کتب و مکتوبات خلفای حضرت و محرمات اراکین این خاندان گردید درین  
کتاب درج نمودم و اموری که تائید آن از کدامی چیز دیگر نشد آنرا گنہ اشم بہر حال تحقیق کامل حالانیکہ  
بہم رسیدند درج این کتاب نمودم و در تحقیق احتیاط کامل بکار بردم. واللہ اعلم بالصواب  
والیہ المرجع والمآب. حالانیکہ درین کتاب مندرج کردہ شدہ اند نہایت مختصرا اند در تفصیل  
حالات بزرگان این خاندان ہستم اگر وقتی وسعت داد و حالات بہم رسیدند در جلد دوم این کتاب  
درج خواہم کرد. جلد اول را برین ختم میکنم۔

زما ہر فورہ خاک افتد بجائے  
کہ ہستی را نمی بینم بقائے  
کند در کار این مسکین دعائے

بماند سالہا این نظم و تر تیب  
غرض نقشی ست کز ما یاد ماند  
ولی صاحب دلی روز می بر حمت

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تتم







R K ۲۹۷۶۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---



کتبخانه  
 جامعہ اسلامیہ  
 ۱۔ دارالکتاب  
 ۲۔ دارالکتاب  
 ۳۔ دارالکتاب  
 ۴۔ دارالکتاب  
 ۵۔ دارالکتاب  
 ۶۔ دارالکتاب  
 ۷۔ دارالکتاب  
 ۸۔ دارالکتاب  
 ۹۔ دارالکتاب  
 ۱۰۔ دارالکتاب  
 ۱۱۔ دارالکتاب  
 ۱۲۔ دارالکتاب  
 ۱۳۔ دارالکتاب  
 ۱۴۔ دارالکتاب  
 ۱۵۔ دارالکتاب  
 ۱۶۔ دارالکتاب  
 ۱۷۔ دارالکتاب  
 ۱۸۔ دارالکتاب  
 ۱۹۔ دارالکتاب  
 ۲۰۔ دارالکتاب  
 ۲۱۔ دارالکتاب  
 ۲۲۔ دارالکتاب  
 ۲۳۔ دارالکتاب  
 ۲۴۔ دارالکتاب  
 ۲۵۔ دارالکتاب  
 ۲۶۔ دارالکتاب  
 ۲۷۔ دارالکتاب  
 ۲۸۔ دارالکتاب  
 ۲۹۔ دارالکتاب  
 ۳۰۔ دارالکتاب  
 ۳۱۔ دارالکتاب  
 ۳۲۔ دارالکتاب  
 ۳۳۔ دارالکتاب  
 ۳۴۔ دارالکتاب  
 ۳۵۔ دارالکتاب  
 ۳۶۔ دارالکتاب  
 ۳۷۔ دارالکتاب  
 ۳۸۔ دارالکتاب  
 ۳۹۔ دارالکتاب  
 ۴۰۔ دارالکتاب  
 ۴۱۔ دارالکتاب  
 ۴۲۔ دارالکتاب  
 ۴۳۔ دارالکتاب  
 ۴۴۔ دارالکتاب  
 ۴۵۔ دارالکتاب  
 ۴۶۔ دارالکتاب  
 ۴۷۔ دارالکتاب  
 ۴۸۔ دارالکتاب  
 ۴۹۔ دارالکتاب  
 ۵۰۔ دارالکتاب  
 ۵۱۔ دارالکتاب  
 ۵۲۔ دارالکتاب  
 ۵۳۔ دارالکتاب  
 ۵۴۔ دارالکتاب  
 ۵۵۔ دارالکتاب  
 ۵۶۔ دارالکتاب  
 ۵۷۔ دارالکتاب  
 ۵۸۔ دارالکتاب  
 ۵۹۔ دارالکتاب  
 ۶۰۔ دارالکتاب  
 ۶۱۔ دارالکتاب  
 ۶۲۔ دارالکتاب  
 ۶۳۔ دارالکتاب  
 ۶۴۔ دارالکتاب  
 ۶۵۔ دارالکتاب  
 ۶۶۔ دارالکتاب  
 ۶۷۔ دارالکتاب  
 ۶۸۔ دارالکتاب  
 ۶۹۔ دارالکتاب  
 ۷۰۔ دارالکتاب  
 ۷۱۔ دارالکتاب  
 ۷۲۔ دارالکتاب  
 ۷۳۔ دارالکتاب  
 ۷۴۔ دارالکتاب  
 ۷۵۔ دارالکتاب  
 ۷۶۔ دارالکتاب  
 ۷۷۔ دارالکتاب  
 ۷۸۔ دارالکتاب  
 ۷۹۔ دارالکتاب  
 ۸۰۔ دارالکتاب  
 ۸۱۔ دارالکتاب  
 ۸۲۔ دارالکتاب  
 ۸۳۔ دارالکتاب  
 ۸۴۔ دارالکتاب  
 ۸۵۔ دارالکتاب  
 ۸۶۔ دارالکتاب  
 ۸۷۔ دارالکتاب  
 ۸۸۔ دارالکتاب  
 ۸۹۔ دارالکتاب  
 ۹۰۔ دارالکتاب  
 ۹۱۔ دارالکتاب  
 ۹۲۔ دارالکتاب  
 ۹۳۔ دارالکتاب  
 ۹۴۔ دارالکتاب  
 ۹۵۔ دارالکتاب  
 ۹۶۔ دارالکتاب  
 ۹۷۔ دارالکتاب  
 ۹۸۔ دارالکتاب  
 ۹۹۔ دارالکتاب  
 ۱۰۰۔ دارالکتاب



